

خيال و سانس

العنوان: و سانس - خالد خان خلجمي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَنَّ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى

اور انسان کو اتنا ہی ملے گا جتنی کہ اس نے کوشش کی "القرآن"

خیال و سانس

من چو

لے مالک کل میرے والدین پر رحم

امین

مصنف و مولف: خالد خان خلجمی

قیمت: 100 روپے

انتساب

اپنی والدہ ماجدہ کے نام
 جن کی مستاں سے ہمیشہ^ہ
 سکون و تربیت میں غرق
 رہتا ہوں۔

خالد خان خلبی

"بہرہ حق حق صفت محفوظ ہیں"

نام کتاب: خیال و مسائیں

صفت: خالد خان خلبی

تعداد: 1000

اڈاول: باراول

قیمت: ۱۰۰

سروری: مہدا الحمیہ

کپیو ہر کپیو زنگ: المصور کپیو ہر گھر فہر کوئی

اوارہ رو حافی ساتھ

بیوی محمد خان خلبی روڈ کوئی پاکستان فون: 840565

حروف اول

فہرست مضمایں	
۳۷	غرض مصنف
۳۹	روایتی انسان کو پہنچا کر کہا
۵۰	چاہوں میں پیشگی کا تعارف
۵۱	چاہوں کو پہنچا کر کہا
۵۱	عمول سے کام لیا
۵۲	لیکوں پیشگی
۵۲	دری یادوں سے چیز کارا
۵۲	مشابہات اور حقائیکی مکتوپی
۵۲	امر ارض کا علاج
۵۲	اقداد
۵۲	دور دل کا علاج
۵۳	ہمہ انسانوں میں پیچے کوں سن سکتے ہیں؟
۵۳	فانکی علاج
۵۳	ہمہ انسانوں میں پیشگی کو وجود اڑات
۵۴	خوب و نیک احساس کی طلاق
۵۴	قوت را بولی
۵۶	تو وید ای سوال و جواب
۵۶	قوت را بولی بوجھے کی ملن
۵۶	کسکی کے مختلف اڑات
۵۶	تصوری پرچلی ملن نہ رہا
۶۲	لہائے پلی پیشگی
۶۲	پوری بینی ملن نہ رہا
۶۲	طیور ایک ملن نہ رہا
۶۲	طریق خود رونی
۶۵	شمس بینی
۶۶	تجریب نہر اخود رونی
۶۶	ہاتھوں کی مختلطیت
۶۶	تجریب نہر ۲ اخود رونی
۶۶	ہاتھوں میں مختلطیت پیدا کرنے کی ملن
۶۶	تجریب نہر ۳ اخود رونی
۶۶	عملی تجریبات دکانش
۶۷	تجریب چند دھانیات
۶۹	لوگوں کو پہنچا کر کہا
۶۹	ضع بینی
۶۹	عمول کو پہنچا کر کہا
۷۰	جس نالپیٹے غرس کر کیا جان لیا اس
۷۰	نیزہ کا حجحان
۷۰	سالسی اقسام اور بوقات
۷۰	کامیابی
۸۳	لٹاٹھہ گلابت اس

عزیز بزرگون دعائیں!

آپ لائق مبارک باد بیس، خداوند کریم آپ کر لین رسا کو اور
عرج اور بلندی عطا کرے، میریق دم دم کی دعا بھر، خداوند کریم
علم کا سندر بیناہے، اور انشاء اللہ یہاں بس جوگا کہ میرا بینا
میرا صاحبین جانشین بن جائیں گا، باقی بزرگ دعا بھر۔

والسلام
شاد گیلانی

غرض مصنف

ہاتھوں دشی و دشی پر سکھوں کی بارا میں بھر مار دیے جس میں اکٹھا کاروبار کے لئے کوئی گئی ہے۔

خدماتی کلیک کتاب "فاؤس افگر" کو جو ہم میں محدود ہے ہوئی وہاں پہنچنے شائع ہو اکاٹ میں جو ہے
اور فاؤن گو نیاں کی سکن کے درست ہوئے کا مٹوت محدود ہے اور وہاں اسٹاٹ ہے "فاؤس افگر" کے
حد: چیز کو کی کچھ کارکر کچھ کے بعد علم کی سوچی مچیں چاہو اگر ملیں مچیں ایسا مرض ہے جس پر کچھ سے
اگل پر اڑ میں کوئی معاہدہ ہے حقیقی کتاب موجود نہیں ہے۔ تمام اگرچہ یہ کتابوں کے تراجم اور اگرچہ جوں سے
مذاہد ہرات کی تباہیں ہیں۔ جس میں کوئی رہا، تسبیب ہر کچھ نہیں۔ لیکن ہم لے کتاب "خیال" و
"سماں" میں ایسا اخراج کی طرف سوں کے ساتھ چاہو اگر ملیں مچیں اور علم اپنی سیاست کے علم پر نہیں ہو
کارپول، تسبیب دار، ذاتی گجرات، مشابدات اور کوشش کا عظیم علم، مچیں وہیں کیا ہے کہ علم دوست اور
اہمیں، حقیقی علم بہر جائے ہیں کہ اس کتاب کا تراجم اور درستہ است کیا ہے اور جو کام۔

کتاب میں روایتی تام، اصول، خیال، ساسیں بروقت اردوی کا جو ایجنسی میں حاضر تھا میں
صرف ان سے پاکستان بھر کے بے شمار تنوں کی زندگی میں خدا کا نام لورہ و جل جل ایک کو فریبے میعاد
و اخلاق بہرہ پر چکایا تھا شاگین عام ادا و احوال اصولی اور برا احوال کوہ فکر کئے ہوئے ایک کی برا ضرور،
محتویوں اور تجھیوں کا اندازہ کریں لوگ مختلف و موت کرتے ہیں اس کا کپائے ودیہ بیان کا دعویٰ ہے کہ
کتاب "خیال و ساسیں" کا ہر کھر میں سیل بہرہ فرد کے ساتھ ہو جیسے ضروری ہے۔ کتاب میں ہر انسان کے
پاس موجود ایسے خاکہ کاہ کرے کہ اپنے کو کمی محال بیان کر سکیں اور کافی محسوس کر سکیں گے جن چب
اپ ہماری ذاتی تجویزات کا خود جو گہرے کریں گے پوچھا مل کر کریں گے واپسے مل جو ہے پوچھا مل جو ہے
جس اور فکر کریں گے جس کا پا کر سکتے ہاں کہ اپنے "خیال و ساسیں" ہر جا جو ہے پہنچا کے کاہ سلیں میں اور
اپنے مل جو ہے۔ اسکی ایسا تھیں میں خوشیں بہت کوچھ اخڑ کو دعا میں بیار رکھ۔

فیاض

خالد خان خلیجی

سائبان سے صدایں کا عالم ۸۸
 مرو رو ایپ، ایرو و رو فقیر ۸۹
 محسے کی خواہ ۸۹
 مصلی خون ۹۰
 بڑی بارات خواہشات سے پچکارا ۹۰
 قوت بادا جو زیر الہ کی قرار کنا ۹۱
 بیشہ گست دنگر سی ۹۲
 دگر گجرات سائب ۹۲
 صدری سے شکاہ کپ ہوگی ۹۳
 ہر ارض اور صدری کا جرت آگیر ۹۴
 در کا عالم ۹۵
 سوال کا اپنے پری خلیم انفس ۹۵
 محبت و حبیر کا لقی عالم ۹۶
 پڑپا القبر کا کام در و زگار مل ۹۷
 احمد قمری مدح قوت ۹۸
 اندرا و اصل کرے کا طریقہ ۱۰۱
 کمال بھیں ۱۰۲
 مر ایک سیر دھر ۱۰۵

بہپنا نزرم و میلی میتھی کا تعارف

تھیم یا فن طبقہ اور شاکین مغلی علوم کی اکثریت اس علم کے ہم سے آٹھا ہیں اس کے اثرات اور وجود کے قائل ہیں۔ مشرق ایل ٹوم میں کافی پست ہے۔ اس کی اہم وجہ جب تک مغرب کی علم و فن کے کرشمے مشرق پر عیال میں کرتے جب تک مشرق اس علم و فن کے ہم سے بھی ہو اقتدار ہتا ہے۔ حالانکہ علم و فنون مسلمانوں کی میراث ہے ہم نے اس میراث سے ٹمیج ٹھی کر کے دوسروں کے حوالے کیا اور غیروں نے ان علوم سے دو فوائد اور سو لیات زندگی حاصل کی جن کی ہم صرف ٹھیلیں دیتے ہیں۔ ہماری تھیم و تجویز اور حلاش یہاں تک ہے کہ جب تک کسی امر میں مغرب کا امر شرحت ہو، ہم ان چیزوں کے مکمل ہوتے ہیں۔

جب علوم روحاںی، جنر، رمل، عملیات، تجویزات جہات کا ذکر کرتا ہے تو ہر کوئی بول اتنا ہے کہ یہ تو ہاتھے اثوروں پر ضرر چیزیں جیسی یہ کیے ممکن ہے کہ مغل کرنے؟ تجویز سے کامن جاتے ہیں یا انجام میاتے ہیں؟

اور جب ذکر بہپنا نزرم یا میلی میتھی، روحاںی سائنس، یوگا وغیرہ کا آتا ہے تو کہ ایسے ہیں کہ یہاں سے اس کاروگ نہیں یہاں کے لیے ہے جو میاں وہ پر قدم رکھتے ہیں۔ اب مغرب نے حالیہ دور میں مغلی اور روحاںی علوم قال لٹالا، درج سے باشیں کرنا وغیرہ ہے یقین کا پار کر دیا ہے اور ہمارے عوام اور روکسا، امر اوزرا افسران خاص نے بھی مغرب کی تھیمیں سر تھیم کیا۔

ان علوم پر بھروسہ اور اعتقاد علیحدہ ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ علوم مغلی اور روحاںی انبیاء صوفیا کرام کے تھیم کردہ ہیں ہم آج تک مکرین علوم میں سے تھے جس

مغرب نے تجویز سے لے کر بہرہ روح اور جاہل مکث تمام تھیتوں پر اپنا اصریت کر دیا تو ہم نے تو ہاتھ اور تصورات کو تھیت اور مل کر شروع کر دیا۔

بعض غیروں سے مبتدا تھیات اگر بیزی اور دیگر مسلمانوں کی کتب کے تراجم کر کے اس علم کی سوئی کو دوسروں کی ایجاد قرار دیتے ہیں۔ مختلف اگر بیزی نہ ہرین افیات و اکنڑوں کے نام وے کر کنہوں کو رعب داہنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

حضرت عمر فاروقؑ کے دور خلافت میں اکپؑ جو کے دن طلب فرماؤتے ہیں اور مسلمانوں کا لٹکر بیکاروں میں دو کفار کے خلاف مفت کرا ہے اکپؑ میرے یہ سالار مسلمان لٹکر کو حکم دیا یعنی بھتے ہیں کہ پہلا کے پیچھے سے ایک لٹکر کارہ چپ کر مل کر نے والا ہے اکپؑ کا یہ بیان ہے سالار اس قابل پر بھی وصول کر لیتا ہے اور بعد میں وہ بھی پہ سالار اس امر کی تائید کرتا ہے کہ ہمیں ایسے لگا جیسے ایمروں میں ہمارے ساروں پر ہو اور کوئا دسے رہا ہو۔ یہ روحاںی اور ایمانی روایات ہیں۔ آج یہ گمان عروج پر ہے کہ واقعی غیروں نے ترقی اور پیش رفت کی ہے نہ صرف دیگر علم و فن میں بہتر بہپنا نزرم و میلی میتھی میں بھی وہ ہمیں بہت پیچھے دھکیل کر کے ہیں۔

اس بھتی اور زوال کی وجہ ہمارے معاشرے کا ایک ان پڑھ فرد بھی بھت غوب ہتا ہے کہ سی اور محنت کا فدق ان ہے، دنیا کے مختلف ممالک میں بھیج و غریب انسان پائے جاتے ہیں۔ کوئی اکنڈوں سے کیا کر شے دکھاتا ہے تو کوئی بہ اکنڈوں میں کیا رکھتا ہے۔ کوئی سانسیں روک کر پریشان و حیران کر دھاتا ہے۔ ملزم کو بہپنا نزرم کے قید میں لا کر راز اگلوائے جاتے ہیں جوں کی ذہنیت کو پر کر تھیم وی جاتی ہے عامہ صاریع، اصر ارض اور عادت کا پہلوثوم سے ملاج کرتے ہیں۔ پاگل کو پتھر نہیں راستے دچپا گل پن حلاش کرتے ہیں دوسروں کے سکون

۱۱۸۔ پناہ و ملی پتیہ حضرات اپنے علم کو سینے میں چھائے رہے ہیں

کمال اناں کی نظر و عزت میں عجیب ہے۔ یہ در مرشد جا پسند کرتے ہیں حالانکہ اکٹھان کے عجیب کر شے علم یکسوئی سے ہی انجام پاتے ہیں لیکن یہ علم تعلیم کرتے وقت کچھ اور نام دیتے ہیں کتاب جو اپ کے ہاتھ میں ہے اس کا اصل مقصود یہی ہے کہ علم یکسوئی کے حقوق لور ان کی ریاست چینی سے عوام کو کاہہ دیا جائے۔ مختصر مشقین لور یا ٹھی چیز کی جائیں عملیات و طائف میں رجحت کا خوف رہتا ہے یکسوئی کی مشقوں میں یہ خوف و ذر نہیں ہوتا چین کے ترتیب اور غلط مشق کرنے سے انسانی صحت خاص کر آنکھوں اور دماغ کا خالق ہو چاہا ممکن ہے

کتاب ہائی مشقیں اور بیانیں اس ترتیب اور بہاکے ساتھ یہاں کی جائیں کی جس طرح یہ مشقیں میں نامی خود کرچکا ہوں پہنچ کتاب میں تجویزات و مشاہدات اور ترتیب و استعمال کو اس طرح پیش کیا جائے گا کہ کسی مرحلے پر لمحن یا سالہ ڈاہن میں دیکھنے میں خطا کار پر اس علم کا اکاشف بھی روحرانی استوار محترم قبلہ عالمت الدھر مرحوم حضرت غلام عباس شاہ گیانی صاحب اکف شور کوٹ نے کیا۔ قطع نظر روحرانی باب کے یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں اس علم کی جتنی خدمت کپ نے کی شاید کسی نے کی ہو۔ مختلف روحرانی رساکل اور کتب کے خلاude میں شادرست یا پات ہونے والے مریض اور ساکل میزج کوہاں ہیں جو اپنی مرادوں کی پانچی ہیں۔ کپ نے پہنچی حقیقت و مجموعہ تجویزات کے ان کے لیے الگ و ففرور کا رہے۔ کپ نے ہر علم کی الگ الگ پیچان کرائے گے عوام پر احسان علمی

فہرست

پاکستان کے بڑے شہروں میں چند ایک ہنزا نام کے گلینک بننے نظر آ رہے ہیں یہ ایک ثابت و جرات مند کام ہے اس سے عام ہے اڑاکوں مخراویات کے کار بیڈاں طبقے کی حوصلہ ٹھنپی ہو گی۔ جو حضرات گوش ٹھنپیں ہیں ہماری گنڈاوش ہے کہ ٹوٹ کر میدان عمل میں آئیں اور غلط خدا کے کام آئیں۔

ہمپنا شرم :-

کتاب کے مطالعے سے تمام قارئین جان چاہیں گے کہ پہنچا نوٹم کیا ہے کیوں کہ
ٹریلر و ہجود رکھتا ہے تاہم اس کے معنی و مطلب بھی کے لیے یہ کہ پہنچا نوٹم اگرچہ یہی
بیان کا لفظ ہے جس کے معنی "خنودگی" "بیندھی حالت" یا "خیم خوبیہ" کے ہیں لفظ
پہنچا نوٹم انگریز کی مقرر کردہ ہے جبکہ اسلامی روحانی تعلیمیات مراتب میں سے اخذ شدہ اولیٰ
سے اولیٰ و سے ایحیت کو پہنچا نوٹم لور ملی ہو گی کہ سکتے ہیں۔

ہپناٹزم کی قوت سے کسی بھی انسان کو شم خوبیہ کیا جاتا ہے اس عالم تو یہم میں (ہپناٹسٹ عالی) (ہپناٹائزڈ میڈیم) کو حکم میا پیغام دیتا ہے اور پر عالی معمول کو واپس نام جالت میں لے آتا ہے۔ اب معمول جو بیان حکمی بیانات ووران غنو گی وصول کیا اس پر دل وچان سے عمل کے لیے کوشش کرے گا۔ یہ پیغام میا حکم کسی بھی نویت کا ہو گا تو معمول عالی کے حکم کا ہجت ہو گا۔ معمول کو بالکل خیال و احساس نہ ہو گا کہ وہ کیون کریں کام کر رہا ہے

ہپنائوم کو جائز دانا جائزہر دو کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے مٹاکسی کو "عمل تجویم"

نے سفر کیا اور سفر برق کی طرح کام و کامیابی اسے ہم پہنچانم سے قوی تر کیسیں گے کوئی کوئی میں معمول کی موجودگی لازمی نہیں۔ جبکہ میں پتیتہ سینکڑوں میں مشرق سے مغرب میں پتیتہ چکا ہوتا ہے۔

مشابہات اور حقائق یکسوئی:

ارٹکلز توجہ کے اڑا اور دار کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا بلکہ احساس یا لگان ہو جاتا ہے کہ کوئی عمل یا طریقہ کار فراہوا ہے بالکل جملی کی امری کی طرح کر کرٹ سے فوائد تو لیتے ہیں لیکن کرٹ دیکھا نہیں گیا۔ اسی طرح یکسوئی کے کمالات ہیں۔ ان کی افادہات اور اڑاٹ دخود میں کتنے رہتے ہیں۔

لویاں اللہ، صوفیائے کرام کے رابطہ بغیر قاصد اور خطوط کے قائم رہتے ہیں۔ حسب فشارہ دوسروں کو خواب دکھاتے ہیں۔ فقراء اور عالم یکسوئی کے سامنے جانے سے ساگر کی کیفیت اور خیالات کو بھانپ لیتے ہیں۔ بغیر سوال کے جواب دتے ہیں۔ حال تاتے بغیر حاجت میں مدعاہان فرماتے ہیں۔ بغیر فال یا قرحد کے عائد کام اور سستہ ہتھیں ہیں۔ کسی مقام کا نشہ یوں یا ان کر تے ہیں گویا وہیں سے مبارہ ہے ہیں اور اسی مقام پر موجود ہیں۔

اسلامی یکسوئی، سراقبہ علم و عرقان اور دلایت کا درجہ مقام اس سے کمی گناہ کر اعلیٰ وارفع ہے پہنچانم لور میں پتیتی اسلامی روحانیت کی دھول ہے۔ ہر نہ ہب میں روحانیت کا غصہ غالب ہے۔ ہر نہ ہب کا دعویٰ بندہ رہت ہو تا ہے۔ لیکن اسلام کی روحانیت کو وہ فضیلت و خصوصیت رب حاصل ہے کہ اختار و رحمانیت غیر نہ ہب ابتدا و رحمانیت اسلام ہے۔ جہاں غردوں کی روحانیت کے پر جل جاتے ہیں وہاں اسلامی روحانیت لطیف کوڑا

میں حکم دیا چاہئے کہ چوری کر، فلاں سے لڑائی کر، ہڈاکڑ ڈال مطلب ہر دہ کام جس سے شیطان راضی ہو اس کے در عکس ہر دہ کام بھی ہو سکتا ہے جس میں رضا رب ہو، غردوں کا انسانیت ہو، ہداوا دکھ لورہ ہلی و قلی سکون ہو۔

میں پتیتی:

یہ بھی اگر بھی یہی زندگانی کا لفظ ہے جس کے متنے "ربکا ٹول" رابطہ کا طریقہ لور ترکیل خیالات دغیرہ کے ہے۔ پہنچانم اور میں پتیتی کا چیلی دامن کا ساتھ ہے جب انسان یکسوئی اور ارٹکلز توجہ کی مشقیں کر رہتا ہے تو دونوں شعبوں میں عبور پا لیتا ہے ہر دکا تھلن یکسوئی اور قوت ارادی سے ہے۔ جب یہ قوتی یہی ارادہ ہو جاتی ہیں تو ان میں ملکے حاصل کرنا بادر ہو جاتا ہے۔ میں پتیتی میں مزید ارادے کی مجبوبی اور یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہنچانم کے عمل میں معمول کی موجودگی ضروری ہے جبکہ میں پتیتی ہر داروں میں دور آپ کا پیغام کی کے دماغ پر پڑھا سکتا ہے۔

دور دراز مقامات اور خطوط کے افراد خیالات کو قبول کرنے پر مجبور ہوں گے کسی کی کیفیت، حالت معلوم کر سکتے ہیں یکسوئی کی کامیابی توکال کر دیتا ہے آپ دنیا کے کسی بھی خلیل کے کسی بھی شخص، مقام، شہر کی تصور میں موجود ہیں کے اسکرین کی طرح اپنے خیالات و دماغ میں اندھار سکتے ہیں یہ تصور بالکل ذیلی و فرضی نہ ہو گا بلکہ من و میں میں حال کے مطابق ہو گا۔ میں پتیتی میں کامیابی پر انسان مختار ہے جو بیویام تصور، حکم، بات، خیالات کے لئے بکھر کا اسی پر مطلوبہ عمل ضرور ہو گا کوئی پیش و پیش نہ ہو گا۔

لوگ آئے دن اپنے خیالات میلوں دور لو گوں پر بھگتے ہیں۔ مجبوب قوت ارادی و پنکھ خیالات رک نہیں سکتے اس کے سامنے کوئی نیز ٹھلی ڈھال نہیں ہو سکتا اور خیال

الله واحد کے وہ پر گل جاتے ہیں جس کی حزل خالق بر جن کی درستی ہے چونکہ غیر
تمہب کی روشنائیت جادو کی طرح صرف زمین تک محدود ہے اور ہماری حزل و اثر عرش،
کری، لوح و قلم سے ہازل ہو کر کچھ تحت الشری تک ہے۔ بھر مواد کی مقابلہ کیا
۔۔۔۔۔

معمولات و حوالوں زندگی ہے کہ فلاں مملکت میں فلاں تبدیلی آئی۔ فلاں صدر یا
ذری اعظم نے یہ کیا، فلاں ساحدہ ان غدار ہو پاگل ہوا۔ فلاں جزل نے بخات کی فلاں
حکم جاری کیا۔ یہ مشورہ ملائیں ہیں ان تمام امور میں علم یکسوئی اور خیال کا وہ ضرور اور
ضرور ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر لیک اور خلیل کے کوئے میں اس علم کے ہماریں موجود
ہیں۔ جن میں پہلا ایک اس علم میں کمال فن حاصل کر کے تک د قوم کی عصت کے لیے
پیش بر کام کرتے ہیں اکثر ماہرین ذلتی فرض اور امور تک محدود ہو جاتے ہیں جبکہ ملکہ
قوم کے لیے کام کرنے والے درسرے ماہرین غیر ممالک کی اہم شخصیات کو ہمچنانم اور
ٹیلی پتھری کے ذریعے ذپی کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔

بڑی شخصیات صدر، وزراء جنرلز کو ہو لانا اگر ان میں کوئی کم جب ان کی
طرف بیقام بھیجا جانا تو یہ عوام اور مشیروں میں گھبرے ہوئے ہوتے ہیں اور
اعزیز اضافات اور مشاورت کے مقید ہوتے ہیں اور بہادر سچانہ پسلوں کو سوچنے کے علاوہ
اعزیز اضافات اور مشاورت، ارسال شدہ بیقام کو دھنلا کر دیتا ہے۔ ہمارا جو ہے کہ
پہنچاٹ یا ٹیلی پتھر کے ایک عین بارے کے لمری بیقام سے کوئی معمول اضافات کے نہیں میں
مدد نہیں ہو سکا۔ بھر پہنچاٹ میں اور میظبوط خیال کے ساتھ بیقام کو ہوا
کے دو شیل پر بھیجا ہو گا۔

وہ تمن بارے مطلوب بیقام اٹل اڑ نہیں دکھا سکا چیزے کے بھن نہیں نہیں قصور،

کمانچوں اور فتوں میں ہوتا ہے یہاں تو بھن کرنا ہے کہ گر کر شہوار بھاہے۔ موجودہ
حالات میں تمام ممالک کے ہے مور ساحدہ اولوں اور جنگوں پر سخت پرے اور پاہیوں
ہیں؟ چاکہ مختلف خوبیں عالم نہ کر سکے فار مولے اور رازہ اگلوںے مختلف ذرائع سے
معلوم ہے کہ مغرب نے اس علم کو کیسے استعمال میں لایا ہے۔

گور بارچف نے سویت یونیون کو گلروں میں تقسیم کر دیا۔ چارچ بیش چیان میں
کری سے گر پڑتے ہیں غدوگی کی کیفیت ہو جاتی ہیں بیٹھی معاک کرنے پر وہ معلوم نہ ہو
تو یہ کیا اڑا ہے؟ ہلکے بدلے میں مشورہ ہے کہ مجھ کو ہمچنانہ کر کے ختاب کر ہے۔
لینین تمام دوس میں واحد مفرد نظر یئے کا علم بردار تھا۔ اس نظریے کو مشبوط خیال سے
منویا بیکوئی کی پتھری کا کمال ہے کہ بخن کے خیال میں ہائی کا تصور لمحہ کے لیے میں کیا
لور ہم جو تھے کہی نے تمام افغانستان میں انقلاب برپا کیا امام یعنی نے شہنشاہ ایران کا تختہ اٹ
دیا۔ بخن مذنبیا نے میظبوط خیال اور ارادے سے افریقہ کا قلام تبدیل کیا۔ میریا یئے
افزو کی ہے ہلکہ مٹالیں ہیں جنہوں نے قوت اردوی بھوکی اور اسحقت کے گوڑے پر
ٹھک کر کی خطرناک اور ہلکل ترین صحروں کو پورا کیے۔

ایسے افراد اور اس کی گئی کرنی مٹکل ہے۔ جو کامیاب اور خوشحال زندگی نہر کر رہے ہیں اور
لیکن بے ہلکم اور بے چالبودی کی بنا پر مشورہ ہوئے یہاں کے ارادے اور حزاں کا پروف
ہی ہو گا۔

پاکستان اور اگس پاس کی مختلف ہستیوں اور معروف اشخاص کا مطابعہ کیا جائے تو یہ حقیقت
سامنے آئے گی کہ واقعی ان کے ارادے پر پلاسے بھی زیادہ مشبوط ثابت ہوئے ہیں دل و
دماغ میں لفڑا یا ٹکن یا مشکل ہو کر کی جگہ نہیں دیجے جبکہ عام لوگ عام زندگی میں معمولی
پر یعنی اور کلیف سے گھبر اکر را لے اور خیال کے علاوہ اپنے گھر بار کو تبدیل کر دیتے ہیں

پھیں دیتے ہیں جبکہ انسانوں کا انتہا ہے تو سانا سا ہو جاتا ہے یہ اس فحش کے ارادے اور خیال کی طاقت ہے۔

بھی کبھار کسی محفل میں ایک فرد، تن ہاتھیں کر کے محفل کو ساکن کر دیتا ہے۔ رش بھیز میں بھی کبھی کوئی فحش آتا ہے تو ہر کوئی اس کے اڑ کو قبول کر دیتا ہے اور لوگ مظلوم ہو جاتے ہیں۔

فحش دوست کسی بھی یا محفل میں ہانے میں بھی محظی محسوس کرتے ہیں۔ جلد کسی کوئے میں بیٹھے ہانے اور پھاٹ کیکھنے سے سارے ہیں جبکہ بھن لوگ اس کے بر عکس ہوتے ہیں۔ پلے بھٹک کی وجہ اجتماع و قبضہ کام جانا یا محفل و بھج کے لوگوں کی نظریوں سے پھوپھانا کر ہو جانا ہے۔ کوئی کسی جماعت میں داخل ہوتے ہیں تمام لوگوں کی نظریں اپ پر لگ جاتی ہیں اتنی تھدوں میں آگئیں جب اپ پر متوجہ ہو جاتی ہیں تو بینا آپ یکمود رہ سکتی ہے اگر آپ نے ان تمام آنکھوں کا مقابلہ کیا تو آپ بھی ایک کھلاڑی کی طرح ان لوگوں کو توجہ دیں گے بھداپنے فرض سے عشق ہو گیکیل کے میدان میں اکٹھ کھلاڑی لوگوں کی توجہ سے گھبر اکھار جاتے ہیں لیکن کامیاب لوگ کسی دفتر، میدان، اجتماع، محفل، جلسہ میں جاتے دفتر یا دکام ہلا صدر و ذرائع، آفسر ان پالا کے روپ و ہونے سے قبیل اپنی تمام تر توجہ کو بیکھا کر کے قوت بیکوئی حاصل کر کے تھ پھر و مخاطب ہوتے ہیں۔ اور م مقابلہ کو کام کرنے یا مظلوم ہونے پر راضی کر لیتے ہیں۔

ارادے اور خیال کی کمزوری کو بھن لوگ شر میلان پن کا نام دیتے ہیں۔ جو کہ درست نہیں۔ بھن امور کا تینجہ خوف یا خوشی کی صورت میں گلں الوقت ہمیں معلوم ہو جاتا ہے اور کام کا تینجہ بالکل اندازہ ہیگاں کے مطابق ہو جاتا ہے۔ یہ ہماری رکھاڑ توجہ ہی کی پیش کوئی ہے ہندو نہ ہب میں دوسرے جنم کا تصور غالب ہے، ہم بھی کبھار کسی اپنے اندر

بلاعہ کے خوف سے جوانی کو شائع کر دیتے ہیں۔ موت سے ڈر کر زندگی کو اچھر ان گرد دیتے ہیں۔

ہم زندگی میں چیزوں کا سامنا کرتے دلت ہر تین ہیں حقیقت کو ماننا ہی زندگی کی کامیابی ہے۔ حقیقت سے خوف کو دل سے دور بھکڑا چائے تو زندگی بہت سیں، روشن، واضح، مزعل اور مقصود کے ساتھ نظر آئے گی۔ فطرت کے ساتھ آج تک لڑائی یا جنگ میں کسی کو فتح ہوئی ہے نہ ہوگی۔ البتہ فطرت و قدرت نے اپ کو جو شرف اور توانائی زندگی کا مذرا نے کے لیے خوبی میں استعمال کر کیا میاں اور زندگی ہے۔ اور یہی قدرت کا

تفاضل اور ضابطہ ہے اس طرح فطرت کے خلام میں کوئی نامہ دیام کیا جا سکتا ہے۔ سانپ اپنے شکار کو گور گور کر ہپھانا نہ کر لیتا ہے پچھ کس سانپ کی آنکھیں بیٹھ کھلی رہتی ہیں اسی لیے ہپھانا نہ کرنے کی خصوصیت آنکھوں میں ہوتی ہے۔ انسان کا سانپ سے خوف یا ڈر کی وجہ بھی سانپ کی آنکھوں کا اڑا ہے کہ انسان پر غنو می یا سکونت کی

حالت طاری کر دیتا ہے بلکہ اسی طرح کب تری کو کبکھیں بکر لیتی ہیں یہ ہپھانا نہ ہی تو ہے۔ میں چیزوں پر چوہے کو ٹکار کرتے دلت چند لوگوں کے لیے گھورتی ہے جب مظلومہ ٹکار پر غنو می کی بیٹھت پھاپت جاتی ہے۔ اس طرح جیلی اپنے دار اور مقصود میں ہکام سیسی رہتی

حالا۔ لگنی چوہے کے مل میں جائیں سکتیں ورچیا کے ساتھ لاٹھیں سکتی۔ بھن اوقات تو بیالا بیجوں میں گیند کی طرح ٹکار کے ساتھ کھیلتی رہتی ہیں اور ٹکار غنو می کی حالت میں رہتا ہے۔ کسی بھن کرے میں ملی کو بھج کر ہکارہ ٹکاری جائے تو ملی کی تیز و خونرخوار آنکھیں

بیچتا ہے اپ کو کسی چند کے لیے ہپھانا نہ کر لیتا۔ اس طرح کے واقعات دھالات زندگی میں روشن و دلائل میں جاں بکوئی اور تصور کی پہلی اپنے لڑائی کو ہماچے تو مل جو ہوتے ہیں۔ ایک ابھی شخصیت کو اٹھ پر تقریر دیاں کے لیے دعوی کی جاتی ہے لوگ توجہ

ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔
افادیت:

بچپن اور تینی دو خالی سالیں ہے۔ اس کے وجود سے الہار نہیں کیا جا سکتا
صول ممکن ہے اس کی قوتیں حاصل کرنے کے بعد انسان اُسی زندگی میں قدم رکھتا
ہے۔ اور اُسکی قوت و طاقت کا بھی ان جاتا ہے کہ ہر کام و عمل میں اپنے اڑات سے
جیز اور رہتا ہے۔

اس علم کے ذریعے بڑی عادت، نئی کی عادت، بحوث کی عادت، پڑھنے کی
عادت، زندگی کی عادت اور پڑھنے کی عادت کا خاتر کریا جا سکتا ہے۔

غصہ، گلری، رنج، خوف اور وہم تک کا علاج ممکن ہے، مرگی، بہرہ، پن، قاتج، دود،
اندھا، لکھن، سکل، دوق، ہستی، ناروی کا علاج ہوتا ہے۔ درود کا علاج، عبادت کا
شوق، سچائی، محبت اور خلوص کے جذبات پورا اکرنا کے عمومی کر شے ہیں۔ لوگوں سے
کام نکلوائے جا سکتے ہیں۔ اپنی بیات اور مقدمہ منوایا جا سکتا ہے۔

قطول اور جائز کاموں میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے جس کی دعا خاتم ضروری
ہیں ان پر میور کے اعداء میں ہر در استوں کا طریقہ جان جاتا ہے۔

یہ علم چالنیات کا گنجیدہ ہے جس سے انسانی مصل پکرا جاتی ہے اس کے اڑات
جس کی پر جھیکے جائیں اسے بے دام نکام ہجا پڑے گا۔ فوائد بے شمار ہیں۔ وہ حضرات
محترم جن پر بیان و مدد حال لوگوں کا تائید حارہت ہے۔ یہیں مرشد، حکیم، ذاکر،
عالی، منصف، ناسیح و غیرہ ان کے لیے نواب عظیم ہے کہ بھوکی کے کر شے دکھائے۔
یہی حضرات و کمی انسانیت کے طبیب روحاںی و جسمانی ہیں یکسوئی میں جس نے کامیابی

مقام، مکالہ، نقش، خاکہ یا مظفر میں سے ضرور گزرتے ہیں جہاں یہ خیال ڈھنیں جائے
ہے کہ یہیں یہ واقعہ مکالہ یا مظفر پلے ہی بھی بھی میرے سامنے یا میرے ساتھ مم و من
حرف ہے حرف بیٹھ ہوا ہے۔ واقعہ یا مکالہ کے شروع ہوتے ہی اندازہ ہونے لگتا ہے کہ
اپ ہے ہو گا۔ خیال یہ کہ گا۔ خیال یہ بات کے گا اپ یہ پیش رفت ہو گی۔ وہ غیرہ
باکل کسی دیکھی ہوئی قلم، ڈرامہ یا ثواب کی طرح، ہر انسان اپنی زندگی میں ایسے واقعات
محسوس کر جاتا ہے۔ اسے ہندو ہب میں دوسرا جنم تصور کیا جاتا ہے کہ یہ پلے جنم کے
واقعات ہیں جو اس جنم موجودہ میں پیش کرے گے۔ اسی مسْتَحْدِی اور آنکھ کے واقعات و حالات
سے آگاہ ہونا یکسوئی کا کام ہے لور انسانی دماغ میں موجودہ خودہ بُلُبُلیہ کا کمال ہے جس کی خوبی
اڑکاڑ کر آنکھ کے لوار اکیل میں ہوگا۔

سوئے میں انسان عجیب و غریب امور غنی سے آگاہ ہوتا ہے جو کہ چاگئے میں عالی
ہے یہ کیا ہے کوئی قوتی طاقت ہے جو میں لیٹے لیٹاں خیال و خوب لور کرہ عرض کا قریب
قریب دکھاتا ہے۔ غریب گلکری کو لوا اقْتیار کی جائے تو معمولات حیات حال ماضی قریب دیجید
میں ایسی، ہستیوں کا غاہک و خیال ڈھنیں میں اکھر آتا ہے کہ ہم کئے پر بھور ہوں گے کہ
حقیقت میں ان حضرات نے بھوکی کے چالنیات دکھائے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ بھوکی
کی ریاضت و مشق انسان کو درستوں کی نسبت ملیخہ اور منزدہ نہاتا ہے۔ جو مشاہدات و
تجربات دیکھنے میں آتے ہیں یہاں سے باہر ہیں ہر معاملہ لور سل میں بالآخر کلیدی کروار
ہوتا ہے۔ ان فرازیت ذات کو انسان محسوس کرنے لگتا ہے لوگ مظلوب ہوتے ہیں یہ
بلیخدا امر ہے کہ اپ لوگوں کے دل و دماغ پر چھا جاتے ہیں لیکن یہ جائز لوگ زبان سے
تلیم دیں کرتے کہ کہ مہاجر ہیں اور یہ زبان خلیق سے معلوم کرنے کی اپ کو چداں
ضرورت بھی نہیں ہوئی چاہئے۔ کوئی کوئی بچوں جب کھلاتے تو ہر کوئی اسکی خوبیوں سے ممتاز

حاصل کر لیا ہے اپنے لیے گیا میں پندرہ نویگی خریپی۔

ہپناٹ اور ٹیلی پیچھے کون میں سکتا ہے؟

اس بارے میں مہرین کی مختلف رائے قائم ہیں۔ ہر ماہر شائیک کو دیکھ کر یاد معلوم کر کے یا پھر تدریج تبیہ اکش اور طالع وقت وغیرہ کا حساب لے کر احکام صادر کرتے ہیں۔ جنکا ذکر و محتہ یہاں پہے کارہے۔ کوئی نکل مجھ فتحیر کا مشاہدہ تجوہ رہا ہے کہ مختلف مہرین کی مختلف فاعم کر دے رہے اور لاکیں کافی مطالعہ ہوئے ہیں۔

ہر وہ شخص مرد عورت لڑکا لڑکی اس کے کمالات کو پا سکتا ہے جس میں کسی کام کو انجام دیتے کا شوق پر ج شدت پلیا جاتا ہو۔ کسی چیز میں ہس تھن تھنچہ ہو جاتا ہی کامیابی کی علامت ہے۔ اگر کپ بہت دھن کے شہزادہ ہیں تو مختلف دلیلیں اپ پر صارہ ہو سکیں گی دھن کی کے بپ کی بیراث میں دھن دھنیں دھنیں دھن لورہت ہی وہ قوتیں یہں جو انسان کو کامیابیوں اور کامرانیوں کے سکن پر پہنچاتا ہے۔ جس شخص میں یہ قوتیں مضبوط ہوں گی اس علم کے پچ اور حقیقی مالک میں گے سی اور دھن شرط بول ہے تاں آئنے لوگوں کا کام شیں ایسے لوگوں کو دھن دھنیاں دھنیاں دھنیاں ہے۔ کامہدی انجام پاتے ہیں جس میں انتہائی دلچسپی ایسے باتوں سے کام ہوئے ہیں نہ ہوں گے کام ناکمل کرنے سے بھر ہے کہ کام کی رحمت عینہ کی جائے ارادہ قوی ہے لگن ہے شوق سے استقامت سے تو راہیں آگاں ہیں لیکی کامب سمجھ کامل بول مسٹر اسٹر ہے۔ اصل اور درست میاں سمجھ خضر ہیں کوئی شخص باور زاد عالم میں ہو تاریاضت و خالق نور دھن اسی انسان کو اس مقام پر پہنچاتا ہے جس اور سے ان کی خدمت میں زندگی گزارنے پر فدا ہوتے ہیں۔

رباٹ کامراز اسی ہے کہ دھن میں دقدہ نہ ہو مشق میں نافذ نہ ہو جس طرح کھانے

پہنچنے کا وقت مقرر ہے اسی طرح ان ریاستوں کو وقت دیا جائے۔ نیاز کی طرح یہ ریاستیں بھی اپ کی روشنی نہ لان جائیں۔ جب ان کے اڑات سے آپ لوگوں کے اہان پر بیگب اسٹھن انسان کے طور پر مخفی ہوں گے۔

ہپناٹ اور ٹیلی پیچھی کی وجہ اڑات:

اس سے تکلیف یہ بات کو شکنڈا کر چکا ہوں کہ اس علم کو یا اس کے اڑات کو دیکھا نہیں جاسکا۔ یہ خیری طریقے وقت سے کام کر جاتا ہے۔ علم سائنس کی رو سے اس کی وجہ اڑات دراصل انسانی دماغ کے لا شوری ہے میں موجود دو خندوں ہیں جسے انگریزی میں (پیٹلیں گینڈیں) لہنی غدہ ضوری اور (بوزری گینڈیں) لہنی غدہ بلطفی کہتے ہیں۔

یہ خندوں سے رجتے ہیں۔ اپنیں ریاضت اور مختلف مشقوں سے بیدار کے جائے ہیں۔ جب یہ خندوں بیدار ہو جاتے ہیں تو پہنچا نوم، پیٹلیں چیخی، سسری ہم، اور مراقبہ ہیے کیوں کی سے اعلق رکھنے والے امور پر گرفت حاصل کر ہا انسان ہو جاتا ہے۔ بہترے کے دو رش ہوتے ہیں جو کہ مسلم اصول ہے۔ انسان ظاہری طور پر دو آنکھیں رکھتا ہے۔ جس سے وہ ظاہری کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ عاپ بوجل اور مخفی حساس اشیاء کا دیکھنا ان کے لیے عالی ہے مخفی چیزوں کا دیکھنا اور ظاہری کا تیسری آنکھ کا کمال ہے۔

تیسری آنکھ بہاری ہاک کی جڑ سے اپر ایک آنکھ کے قاطلے پر عین پیٹھانی کے وسط میں ہے۔ اسی آنکھ کو یہ غدہ ضوری کہتے ہیں۔ جبکہ غدہ بلطفی اس کی معادن ہے جسے بوزری گینڈا کہتے ہیں ان خندوں کو بیدار کرنے کے دو طریقے ہیں۔ نوری یا ناری۔

نوری طریقہ اسلامی ہے ہے علماء و فرقائے اسلام نماز، دروزہ، وکر، تقویٰ تصور امام ائمہ جل

جلد سے منسوب کرتے ہیں۔
 جبکہ اُسی بینی، آئینہ بینی، ماہتاب بینی، آتاب بینی، بلو، بینی، آنکھ بینی، نظہ بینی وغیرہ ایسی طریقے ہیں۔ انہوں کا مقدمہ تیری آنکھ کا یہ ارکن ہے۔ اس کے علاوہ ہر ہذب میں اس آنکھ کو یہ ارکن کے لیے مختلف ریاضیں قائم ہیں جو کہ مقدمہ سکونی اور استغراق حاصل کرہے ہیں۔ مسلم اس علم سے شروع سے ترقی و افک ہیں جبکہ دگمہ اہب تے حال ہی میں اسے مختلف ذرائع اور حقیقت سے حاصل کیا یہ اور بات ہے کہ انہوں نے اپنے خیالات اور تجربات کو بلاطل آنکھوں کی نظر کیتے۔ ورسوں سے خیالات منوانا، خیالات و صور کرنا خیالات اور ارادوں کا بھانپ لینا نہہ ضروری کی غایبیت ہے نہہ ضروری کے ذریعے لیے بینیات لگھے جاتے ہیں جو کوئی میلوں وور خیالات و بینیات کو روک نوک کے بغیر پھیختے ہیں ان خیالات کا قطع نہیں ہو سکتا مطلوب اخلاق اس پر مختلف مقامات میں خیالات کا ضرب اور وار یعنی ہو جاتا ہے۔ اور ان افراد کے لاشور ان بینیات کو ورسوں کرنے پر بھجوڑ ہوتے ہیں۔ ورسے غدری یعنی نہہ بلیجی کا کام میں اعلان کیتے وچان القائے بینیں اور غافلی امور کی کامیابی سے ہے مستقبل اور آئندے والے خالات و واقعات کا نہاد زیگان ہو جانا بخیر ہو جانا قائل ازکام کے کسی بات کا جان چاہتے ورسے جنم سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ تمام کمالات نہہ بلیجی کے ہیں کسی بھی فریدا سائل کے خیالات کے مختلف سچی کا اور کارہو تو تیری آنکھ کی قوت سے مکن ہے۔

انسانی خیال اور اگر وہ ہے کہ کوئی کی میتوں کا فرش و مقدمہ کی ہے کہ خیال کو کوارہ گردی سے روکا جائے اور خیال کو ایک ہی نظہ و مرکز پر لایا جائے جب انسانی دماغ اور آنکھ کو کسی ایک مقام پر تثبیت کیا جاتا ہے تو یہ نہہ و یہ ارکن جاتے ہیں مسلم مشق اور ریاض سے خیال ایک نظم پر قائم ہو جاتا ہے اس طرح خیال ایک تیرہ ہشت قین جاتا

ہے اسی خیال کی قوت سے کام ہو سکتے ہیں اس پانچ خیال اور استغراق کی حالت میں جب پیغام دماغ سے لفڑا ہے تو ہوا پر لازم ہو جاتا ہے کہ آپ کے اس بیقاوم کو کرواریں میں پھیلا دے۔

ہم اپنے ذہنوں میں لوگوں کے لیے جو خیر رائے، منسوبے اور گمان رکھتے ہیں یہ مخنوٹ اور پوشیدہ نہیں رہتے اس کا اثر خیالی امر کی صورت میں لوگوں کے شعور کو جاگراتے ہیں یعنی ہمارے دماغ سے امر کی صورت میں خیالات نکل کر مختلف لوگوں کے ذہن و شعور کو جگراتے رہتے ہیں ان عی خیالات و جنبات اور احاسات کے مطابق اور ایک دوسرے سے روپ وار رکھتے ہیں جس انسان کے نیک خیالات اور خواہشات ہوتے ہیں علاقہ اچاب اور عز و احباب کے لیے جو بہت سوچ رکھتا ہے ہر اشخاص آنکھوں سے دل و دماغ میں بھر دوست اور اچھا انسان تصور کرتا ہے اور جس کی کافی ہیں فیض و فیض کا ہو گا کسی کو دھوکہ دیئے بغیر اس کے دل و فاطور امر کی صورت میں نکل کر وروں و روں کو خیر وار کر دیتا ہے غیر واقع افرادوں ہی اسے مکار اور غایب اور تصور کریں گے یہ روز مرہ کا مشاہدہ ہے جب کوئی دھوکہ پڑ کسی بھی کی اپنے چال میں پھانستا ہے تو یہ بھی اس چال اور خلرے کو محسوس کر لیتا ہے یعنی حرس اور ادائی بہرائی کے اترے میں اگر ہمکل تو کل کر کے خود کو فریب کے زنجیر میں بکلایتا ہے۔

دوست ہو یا دشمن ہو پر غلوٹس یا ملک جنبات سوچتے ہیں یہ جذبے بھی خیال کی امر سے اڑو نہیں ہوتے جو ہوا کے دو شپا اگر ہمارے شعور کو گان اور خلرے کی صورت میں گاہ کر دیتے ہیں اسی ناپر ایک انسان دوست اور عزیز دیں لہی فرق رکھتا ہے کوئی اچھا دوست تو کوئی کھرا دوست کوئی عزیز تو کوئی ہاں سے عزیز یہ تمام سوچ اور جذبے کا ایک دوسرے پر پوشیدہ خیالات رکھنے کے اثرات ہیں۔

بے یہ بیانِ حقیقت ہے۔

قوتِ ارادی :-

قوتِ ارادی سے مراد انسان اپنے اعصابِ دل و دماغ اور توجہ کو کسی کامِ مقصد کے لیے اس طرح چل کر سے کہ اس کامِ مقصد کی راہ میں جتنی مشکلات و مصائب حاصل آئیں اسے آسان سمجھے اور اپنے مقصد کے لیے کر برد رہے اطمینانِ مبرہ و قبولِ استحکامت اور مسلسل ہوتے سے کامیابی کا انتشار کرے۔ یہتے سے انسانِ مکوئی اور استغراقِ حاصل کر لیتے ہیں تکہ اپنے خیال اور الگو و سروں پر منوائے میں ہا کام رہے جیسا کہ اپنے خیال کو دوسروں پر بھیک میں پاتے اس بھتی اور ناکامی کی وجہ کمزور اور ممزوجِ قوتِ ارادی ہے کمزور قوتِ ارادی والا انسان اپنے خیالات کو عملیِ حکل میں بھی میں دیکھ سکتا اس صورتِ خیال میں انسان یقیناً دوسروں کے خیال اور اڑاکے لیتے ہیں رہے گا۔

کامل بیان، مستقلِ مترقبی، استغراق و مددِ آپ کے اثر و خیال کو لازماً ہا قابل تکشیت مقام پر لائے گا اور لوگ آپ کی مضبوطِ نجیگی کا اثر خیال کر سکے۔

مضبوط پر وقارِ نجیگی یہ میں کہ کوئی بڑے عمدے پر فائز ہو، زمیندار ہو، سردار ہو، خوبصورت ہو یا دوستِ مدد ہو یہ تو محنت و قسمت کا علیحدہ شرپر مضمبوطِ قوتِ ارادی والا انسان وہ ہے جو ان چیزوں کے بغیر بھی اپنا اثر بہرہ طور پر کر سکے کسی بھی ہستی یا نجیگی کے ساتھِ حکمِ البدل میں کوئی طلاقت، یہی میں کوئی طلاقت، یہی قوت، یہی مرکز، یہی عمل، یہی سرکار، یہی حاکم، یہی تقوی، یہی عباداتِ خاص ہی تو ہے۔ اسی لیے فرمانِ مصلحت ہے ”علمون کا اور دارِ نیتوں پر ہے“ نیت بھی تو خیال ہی ہے مل خیال کا فیض ہے خیال ہی سزاوار ہے۔ انسان تب تک میں مر تاجب تک اسکا زہن خیال زندہ

خیال کی قوتِ ہر ذی روح میں پائی جاتی ہے ضعفِ انکر لوگ قریبِ کھڑے فنس کو دیکھے تھیں پاتے ہیں نظریں حمراہِ میدان میں کو سوں وور فنس بیچان لیتے ہیں خیال کی قوت کی مثال بھی ایسی ہی ہے اگر خیالِ دماغ سے کمزور لمری صورت میں لٹک گا تو جلد ہی ہو اسی منتشر ہو گا اور کم اثر کے ساتھِ حملہ یا قریبِ فنس تک اٹھ رہا گا۔ لیکن اگر خیالِ دماغ سے مضبوطِ ناقابل تکشیت اور انوٹ صورت میں لٹکے گا تو یہ خیال کا نکات کے گوشے گوشے میں بکھل جائے گا کوئی شے اس خیال کے سامنے نہ رہے باندھے گا اور خیال کا باب اپنیِ مردمی کے مطابقِ مطلوبہ مقام پر نیک ٹھیک جائے گا۔ کیا آپ نے بھی خور کیا ہے کہ جب بھگی کسی بڑے عالم، مفکر، دانشور یا علمیِ فنیست کو حکومتِ یا نظام کے لیے خطرہ سمجھا جاتا ہے تو حکومتِ یا نظام اسے قید و مدد کی صورت میں دیتا ہے اس قید و مدد نظر بندی اور پاندھی کے باوجودِ تھام و قوت اور حکومت و آمر ہیتِ یوہی طاقت و فوج کے ہوتے ہوئے بھی اس بھتی سے رہتی ہے کہاں ایک نظام اور کہاں ایک فنس؟

یہ سب اس بھتی کے ارادے، نظریے، یعنی خیال کی قوت ہوتی ہے جسم کو تو قید و مدد کیا جائیں خیال اور ارادے کا کیا جائے؟

خیال ہی تو زندگی اے مختلفِ علوم میں مختلفِ ہم دیے گئے انسان کی خلائق کے ساتھِ ہی خیال ہی کو ہتھیار آوہنا کر اشرفِ انخویات کا درجہ ہلا گا خیال ہی کا نکات کی قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے خیال ہی کے ذریعے خیال دنیا کو عملی و بکھار سکتا ہے خیال سے بلا ہ کر دیا میں کوئی طلاقت نہیں اس کا کوئی حمِ البدل نہیں یہی طلاقت، یہی قوت، یہی مرکز، یہی عمل، یہی سرکار، یہی حاکم، یہی تقوی، یہی عباداتِ خاص ہی تو ہے۔ اسی لیے فرمانِ مصلحت ہے ”علمون کا اور دارِ نیتوں پر ہے“ نیت بھی تو خیال ہی ہے مل خیال کا فیض ہے خیال ہی سزاوار ہے۔ انسان تب تک میں مر تاجب تک اسکا زہن خیال زندہ

جو لوگ صدھ ہوتے ہیں لوگ ان کی طرف بے صبر ہوتے ہیں جو انسان اپنے دل کو قابو کرے دنیا اس کے قبھ میں آتی ہے جو دنیوی نمودو نیا نش کا شوق نہ کرے تو دنیا کی چیزیں اس کی طرف بھی ہیں لیکن انسان کی جسمانی کشش فتح ہو جاتی ہے جو غصہ اپنے جسم کے اعضا کو بے جاستعمال کرتا ہے اس کی متناہیتیت چال رہتی ہے۔

متناہی غصتیت کو یہ ادا کرنے کا اصل ذریعہ اور یہاں مضبوط قوت ارادی ہے قوت ارادی مضبوط نہیں تو انسان غلام ہے اگر طبیعت کا ضدی تحد مزان گستاخ ہے اب اور بات پر بہت دھرمی سے کام لیتے والا ہے اور یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ مری قوت ارادی سکھم ہے تو ہم اس دعوی اور ارادہ کو رد کرتے ہیں کیونکہ اولاد کی مضبوطی اس کے دلکش ہے ایسی فرستاد و اور اسکے ہونی چاہیے کہ رحمت سکھن مرامل میں کام لیا جائے معاملات کو یہود کیا جائے اسے قوت ارادی کئے ہیں خوبصورت دنیی تقریب اور پیغام سے اس قدر ارادو بیانیں ہوتا جس قدر مضبوط پنڈت ارادی سے ملکن ہے قوت ارادی ہی وہ چند ہے ہوں دماغ کے خیال کو روشنی ابردن کی صورت میں کامنات میں پھیلا دیتے ہیں جب استراتیجی میں کامیابی حاصل کرے انسان دم خود رہ جاتا ہے قوت خیال کے کلاس اپاگر کرنے میں قوت ارادی کا کردار لازم ہے۔ قوت خیال اور قوت ارادی عمل پیدا کرتا ہے۔ کمزور قوت ارادی کے خیالات بھی کمزور ہوتے ہیں جو جلد ہو اسکی کوچ جاتے ہیں زندگی قوت ارادی کے عال کا خیال بدیتی رکو طرح لمحوں میں مطلوب مقام پر بیٹھ جاتا ہے۔

قوت ارادی کا ہونا ہر انسان میں پیدا جاتا ہے اس کی خواہ کی ضرورت نہیں ہوتی میں لوگ دنیوی معاملات دستی تعلقات دلایا وغیرہ کو صحیح گی کے ساتھ جان لیتے

ایمیل عرب و اٹھ ہو کر ٹالاف اپنے غلظہ روپے پر پیشان ہو۔
دینیں کسی بھی بیچر کا حصول و طریقہ سے ہو گا۔

عرض یا مطالبه عرض گذاگری ہے اس میں پیشانی محرموی اور پر پیشانی ہے اس میں جو کچھ ملے دیتے

ہے حاجت پر ای نہ ہونا ہم ہے اس سے نہ کہ ایک اہل سے درخواست کی جائے مطالبا زور بازو ہے اور زور بانہ قوت ارادی ہے اس میں ایک عام بھی بھی ملے گا یقین ہے اسی میں قوت و نہاد ہے بیکی دوستے ہیں کہ انسان عرض کرے یا مطالبا کرے کمزور ہونے طاقت و قدر۔

لیکن اس طاقت و قوت ارادی کا مفہود ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ انسان مفرور، ضدیہ بہ اخلاق اور اپنی کی بات مٹانے پر چڑھانے جائے ایسی خامیاں تو مزید انسان کا درجہ گرا دیتی ہیں روحانی اقدار میں آگے کے جانے کے لئے پاکیزہ اور واضح عالم سے رہو گا رکن کی نی کامیابی ہے ورنہ ذوق روحانیت کوئی بات نہیں اگرچہ اوصاف پاکیزہ سے انسان کی اندر وہی قوت پیدا ہو جاتی ہے یہ صرف تیری اگھی عین دیکھ سکتی ہے ان اوصاف سے متناہی غصتیت گھر جاتی ہے اس سے لوگوں کے دلوں کو تغیر کیا جاتا ہے دوسروں کے خیالات کو ہات کے جاتے ہیں یہ سمجھ طور پر تب ملکن ہے جب کچھ تیز فہم رکھتے ہوں موقع کی میانست سے اس طرح دوسروں پر اڑا کر بیڑا لا جائے کہ ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو کہ آپ اپنی نشانہ بانے ہوئے ہیں آپ کا ردیعہ اور صبر دلچسپی ہی وہ نشانہ یہ گا جمال مدد و نعمت کی گولی مات کھا جاتی ہے۔

جو غصہ پا توئی ہو اس کی گھری اور مطلق بات بھی وزن کھو دیتی ہے

میں گرفتار ہیں جو ان کے محدود ہے اپ کی قوت ارادوی کی دیوبھی ایک دم ن پڑھو گی۔ ان تمام عادات کو ایک دم بیڑا کہنا ممکن ضرور ہے لیکن یہاں ممکن نہیں اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے فرمادت ٹھنڈی یہی سے کہ ایک خاص برائی کو نظر میں رکھیں جس سے دوسروں کے عزادار اپ کو بھی نفرت ہو چکارے کی حرست بھی ہو۔ اس خالی الور عادت کو اپنے تحریر کی عدالت میں اتنی طاقتی اور قصور اور اسی کے ساتھ چیل کریں کہ طبیعت میں اس برائی کے لیے نفرت حتم لے۔ اب ارادہ باندھ لیں اٹل اور قطیل اخیری فیصلہ کریں کہ اے فلاں برائی میں نے تجھے چھوڑ دیا ہے اسندہ رازو نیاز نہیں ہو گا تھوڑے ملنا ملاقات ہے ممکن ہے۔

اب اس عمد قول لور ٹھیٹے پر قائم رہنای کامیابی ہے اس برائی کو ترک کر دیا تو کامیابیوں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ ضروری تینیں کہ پہلا نشانہ اسکی خام عادت لور برائی کو ملائیں جو چند دن کے لیے چھوڑ سکی ارادہ مترال لور فیشیں ہو جائے وہ بارے تاریک زندگی میں واخہ ہو جائے پہلے چال چھوٹی خانی لور عادت کو لارائے کی قدر میں سے روند ڈالیں پھر بد ستور دوسرا سری برائیوں کا قیچی قیچ کرتے چائیں اس طرح جمکہ کسی بھی کام کا ارادہ کرنے سے مطلوب کام آپ کے ارادے کے باتوں بچوڑ ہو گا کہ انجی میاٹے لور صرف ارادے کی نظرے انجام ہو گا۔

اگر کسی فوں میں کوئی بدلی بخانی نہیں تو مزید کسی اچھی خالدت کو اپنائے کارا دو
باندھ لیں جس سے آپ کی قوت لا دیتی تو ہر جائے گی مٹا آئندہ کوئی نماز قضا سیں
کروں گا قرآن پاک کی روزانہ سوائے تھی میجری، ضرورت کے خالدت کروں گا آئندہ نیجے
سوئے چاہا کروں گا۔ مطابعہ چاری رکھوں گا روزانہ کوئی بیک کام کروں گا یا کام دلت پر
کیا کروں گا وغیرہ وغیرہ، یقین چالینے کے اس طریقے سے کسی بدلی کو مستقل طور پر ترک

جیں تو از خود مستقل مزاج ہو جاتے ہیں اس مل سے ان کی قوت اردوی بڑھ جاتی ہے اور عام انسانوں سے جو کسی بھی تعلق اور پیروزی کا سنجیدگی سے مطاہد و مشاہدہ میں کرتے کی نسبت ان کا ارادہ ہبہت مضبوط اور مستقل ہو جاتا ہے۔

اس علم روحاںی سائنس میں جس دریے کی قوت ارادی کی ضرورت ہے، ہر کسی میں خیس ہوتی بھادے مثقل دمکل کے ذریعے حاصل کرنا ہے جس طرح کسی فن کو حاصل کرنے کے لئے ریاضی و سیکی ضرورت ہوتی ہے بالکل قوت ارادی بخوبی کے لئے مشقیں و طریقے مقرر ہیں قوت ارادی کو بڑھانے ضروری ہے ایسے حضرات شاہزادوں ملا کرتے ہیں جو قوت ارادی بخوبی حاصل کر رہے ہیں کام کی طریقے تعلیم کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اپنی قوت ارادوی بڑھا کیں ایسا ارادہ نہیں جس میں جو کام نہ ہو
لرزش نہ ہو شیش و ٹنڈل تینہ بند ہو ارادے کے قوی افزاں گیب و غریب صفت دخولی
کے مالک نہ چاہتے ہیں اگر کچھ نے قوت ارادوی بڑھانے کا مصمم پیشہ ارادوہ کر لیا تو
دوسری تمام قویں قوت ارادوی کے چانچ کا بھلکل قوت ارادوی مضبوط کرنے کو بڑھانے
کے مخفف طریقے ہیں یہاں وہ ریلیہ ٹھیک کیا جائے کا جو بھر جائے اور نیچے خیر ہے جس پر
عمل کرنے سے ہر شاکن اپنی ذات کو قوت ارادوی کا پہاڑی سلسلہ تصور کرے گا ذوق لور
گلکن کے ساتھ ایک بے پاپ قوت ارادوی کی حوصل کے لئے ارادہ باندھ لیں اور اپنی ذات کا
لوبادیا پر مناویں قوت ارادوی کی مشق پھیل کرنے سے قبل شاکنین و قادرین کے لئے
ایک ایسے عمل سے پورہ افغاننا چاہتا ہوں جو قوت ارادوی کے لئے مضبوط جیلا فراہم کرنے
کے عادوں قوت ارادوی کو جلا شکھ گی جو لفظاً ملکن یا مشکل دل و دماغ سے مت جاتا ہے اگر
اپنے انداخت کسی بھی نئی کے عادوی ہیں سگریٹ نوٹی کی عادت ہے یا بھوٹ لئے ہیں
مکاری کرنے چیز مردم آزاریں کام چور ہیں غبیت کرتے ہیں انہی کسی کو لور بری ہات

کرو جایا چھائی اور سکل کو اپنازندگی میں بے شکر خیہ و ظاہری کا میں بیان لاتا ہے۔ میرے دو دوست احباب اس امر کے گواہ ہیں جو خیہ و ظاہری کا میں بیان کو صرف قوت ارادی کے مشق سے ہی محسوس کر پچے ہیں۔

اگر کوئی مضبوط انسان ہی سے ہی سکل کو اپنازے میں اور مدد ای کو یک دم پھوٹنے میں کامیاب ہو تو یقیناً گے جاں کر قوت ارادی کا شنشاہ نامت ہو گا۔ اگر آپ کسی کام کے سامنے عاجز ہیں تو آپ سے مشرف ہو کام ہے جس پر آپ کو قدرت نہیں کپ کی نظر میں دنیا ہر کام ہونکے کے قابل اور آپ کے ارادے کے ہاتھوں ہو جائے پر بھیور ہونا چاہیے۔

مر

مشق قوت ارادی :-

رات کو سوئے سے قل جملہ امور سے فارغ ہو کر جس وقت صرف سوہا ہو اور کوئی کام کا حجہ نہ ہو تو اس میں لیئے لیئے درج ذیل فقرے دہراتے رہیں اول ان فقروں کو لزور کر لیں اور دوں میں بھی کمی مررت پڑ دہراتے رہیں فقرے بندگی از اسے اور کہا لازمی میں اپنے آپ سے دہراتے رہیں۔

پہلے پہل تین چار لمحی سانس کمپنی کر طبیعت کو سکون و آرام دلائیں اگہست آہست سانس اندر کو بخیجیں اور ساتھو ساتھ فخرے کئے جائیں ایک سانس میں ایک فخرے اس طرح پانچ فخرے پانچ سانس میں ادا کریں کوئی دیر میں جلدی میں آرام اور تسلی کے ساتھ ان جملوں کو دہراتے رہیں ۱۵ امنٹ تک اس مشق کو چاری رسمیں اور سوئے وقت آخری خیال بھی سکرہے جی کے نیند کے عالم میں بھی دل و دماغ پر یہ فخرے سوار رہیں۔

میں ارادے کا پکا ہوں۔

میں ہاکام ہو ہا جانتا ہی نہیں۔

میں ہر کام میں کامیاب ہو ہتا ہوں۔

میں لوگوں کے دلوں پر حکومت کر سکتا ہوں۔

میں ارادے کا پکا ہوں۔

ان جادو اور فراثت کے مشق کو کم از کم ۳۲ نئے مسلسل چاری رسمیں زیادہ عرصہ قائم رسمیں گے تو فر عمل نور۔

۳۲ تھوڑا کچھ محسوس کریں گے کہ آپ کی خصیت کے اندر کیا انقلاب برپا ہوا کر داروازہ فرما کر میں کیا تبدیلی کیلیے قوت ارادی کے تفصیل سے ہی وہ امور انجام پاتے ہیں جس کا تواریخی و حارہ کا گزرا جگہن ہو ہتا ہے۔

ایک مزدور کے لیے پہلے اپنے کام بھی معمول ہوتا ہے کہاں کے لیے تمام دنیا کمیت میں جائے بھی تو اپنے چالے گا دوسریں حصے لینے والے سانس کو پکڑ کر لیتے ہیں تو دو کافاصل بھی ان کے لیے سوچتے جاتے ہے پاکل اسی قانون کے تحت قوت ارادی کے آئے تمام مشکل اور بڑے امور عاجز و عاتی ہو جاتے ہیں۔

قوت ارادی ہی یقین بیوی اکرتا ہے۔ اگر قوت ارادی کمزور پڑ جائے تو اسکے لئے ہر کام میں اور دھیٹی میں عالمگار انسان کوئے اس اور کمزور کر دی جائے۔

قوت ارادی کی مشق سے انسان اپنے آپ کو ایک مضبوط اور طاقتور عالم محسوس کرتا ہے جو ہر عمل اور کام میں خود کو ہاں لے سکتا ہے۔ اب مضبوط قوت ارادی کے ساتھ ایک مضبوط خیال کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کو اپنے اس خیال اور یکسوئی سے کمیچا جائے۔

خیال کو پہنچ اور یکسو کرنے کے لیے ہو مشقیں دی چاہیں ہیں۔ ان مشقوں سے یکسوئی اور استغراق حاصل ہو جاتا ہے۔ جس قدر یکسوئی ذوق اور توجہ سے یہ ریاضتیں کی جائیں گی اسی درجہ کا پہنچ خیال ہو جائے گا۔

مشق نمبرا

تصور کی پہنچیں:-

خیال و تصور کی پہنچی سے انسانی دماغ یکسو ہو جاتا ہے اور ایک نسلتے ہے جم جاتا ہے جب اس تصور کو کسی بھی معاشرے پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو اپنے کارگر اڑات سے کام کر جاتا ہے اس علم یکسوئی کی پہلی ریاضت اور مشق خیالات کے سیالاب کو دکاہے اور خیالات کے سیالاب کے آگے بندہ بندھاتے اس مشق سے انسانی خیالات اور تصورات سخت کر کر ایک ہی مقام پر مرکوز ہو جاتے ہیں اس نسلتے کے عمل سے ایک مفہوم قوت سر اخیالیت ہے جو اپنی صورت انتید کر لیتا ہے اس امر کے خلاف پلانات متابل یا خلاف کے اس کی بات نہیں

مشق: اپنے لیے کھا کرہ یو یانے میں میدان میں پڑا جگل یا کیس ہیں ایسکے

چک جلاش کریں جہاں پر خاموشی ہو سکون ہو اور کسی بھی حیم کی روک تو کسند ہو مشق کے دوران کوئی خلل نہ ہو مقدمہ یہ کہ ایسا تھا یا ماجد مختب کریں کہ اس مشق کو کرتے وقت ۲۰۳ سے مشق کے لیے کوئی خلل نہ ہو۔

تازہ و خوکر کے مشق کے مقام پر آرام دہ حالت میں ہونے جائیں ان مشقوں میں خوازم نہیں بلکہ سائنسی تحقیق ہے کہ و خوکر سے یکسوئی یہاں ہو جاتی ہے۔ سیلان اند اسلام کے اصولوں اور کاموں میں کیا خراستے پو شیدہ ہیں جس سے نہیں ہے خریں یعنی سلسلہ پانچ وقت یکسو کرنے کے لیے و خوکر تاہمے اور نہ چانے یکسوئی کے علاوہ کتنے ان گھنٹوں روحانی فوائد و تجیبات ہوں گے۔

گرام دہ حالت میں چند کر کھلا بیس پہنچا چاہئے تاکہ جہنم نہ ہو پوری تسلی اور اٹھاک کے ساتھ میں شروع کریں تین چار لبے تکراہیکی کے ساتھ سانس لے کر دماغی حالت دیکھیت کو تردد کریں۔

اب کھلی اٹھوں سے اپنے دیکھے ہوئے کسی مظہر ہبڑاہ بیل، پوک، دکان، کسی کوئی کام مظہر آئیں اٹھوں کے سامنے پیش کرے اس میں اس طرح جو یہت اقیید کریں کہ اپ کو نیدام افیکی خرید رہے۔ اپ کے دماغ، دل، شعور، لاشور، نس اسیں کسی ایک مظہر ہو جائیں اس قدر فرق ہو جائیں یہیں اپنے لوگات اپ کا لاشعوری طور پر کسی نکرو سوچ میں کھو جاتے ہیں عام گفرمیں سوچ بہتری ہے جبکہ سارے اپ کا خیال سرف ایک ہی نکارے میں روزانہ فرق ادا برتا ہے ہر دن کوئی گھنٹے کی ٹالی کی طرف من کر کے اس مظہر میں ڈوبے رہیں۔ وقت مقرر ہو ہنہ ہو اس طرح تین نسلتے یہ مشق چاری ریاضتیں شروع میں اپ کو تصور تاہم رکھنے میں کوئی مشق سے بے زاری گھوس کریں گے بلکن بخوبی اپ کو مشق سے لکھو جائے گا اور بے کہ پہلے دن جس مظہر کا انتخاب کریں گے تینوں نسلتے اسی مظہر کا مشق کریں گے۔

تصور کی چیزی کے مشق میں یہ تاریخیں ہے کہ تصور کی چیزی کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں گھونٹنے کی عادت و طاقت پڑ جاتی ہے۔ جو مرطہ وار و دم مشق بلو ر بینی کے لیے بھی تیاری ہے۔ بلو ر بینی میں گھونٹنے کی مشق کی جاتی ہے بلو ر بینی کے لیے صوفیاء نے بزرگ کے بلو کو پسند کیا ہے جو بعض حراروں اور زیاد توں میں نصب ہوتے ہیں ان کا تفصیل رام اشکن ہے

لیکن بزرگ کے زیر دلاب میں بھی وہی تاثیر و خاصیت ہے جو بزرگ کے بلو میں ہے بزرگ کا زیر دلاب دیوار پر لگاؤں اور اس کے ساتھ چارفت کے قاطلے پر ٹکڑے کر کلکھی پاندھ کر کم از کم اسٹف گھنٹے تک دیکھا کر میں باب آنکھوں کی سیدھے سے داداں بندھو بولب روشن نہ کریں صرف دیوار میں نصب کریں دعائیں اے کسی طریقے سے دیوار پر لگاؤں کہ شکست کا حصہ آپ کی طرف رہے دیوار سفید ہو تو ہر ہے۔

وقت مقرر کر لیں روزانہ بلا نامہ پاندھی کے ساتھ کوہاٹ گھنڈ مشق کو بچاری رکھیں کر کے میں داخل ہونے سے پہلے بہاضوتی موتیوں امور کو ڈکن سے بھکھائیں، کوئی کام، رخصی خلل نہ ہو تمام تروچ جبل پر رہے تکنگی باندھ کر بزرگ باب کو دیکھنا شروع کریں آنکھوں میں جلن ہوتا ہے ہونے دیں آنکھوں سے پانی بھاتا ہے تاک سے بہتا ہے بکنے دیں آپ کی آنکھیں لونگر کے لینے بلب سے میں شنی چاہئیں۔ آنکھ بالکل نہ جھپکائیں غیر ارادی طور پر جھکیں تو رج نہیں۔ نظریں باب پر یوں گاہڑ دیں کہ آنکھیں جھپکنا ہوں گا جائیں۔ اس مشق کو تین نئتھے بچاری رکھیں دوران مشق تیسری آنکھ کے مقام پر بلکا سا بوج

بھاری پین، غردو گی لور سنہاٹ محوس ہو گی یہ علامت ہے اس امر و غردو گی کا کہ آپ کے غردو آہستہ آہستہ پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔

مشق نمبر ۳

مشق طلوع آفتاب :-

بلور بینی سے آنکھوں کو یہ قدرت اور طاقت مل جاتی ہے کہ مزید روشن تریزی کو اندر سے جا کر دیکھا سکے۔ اور یہ آپ کی آنکھوں کے لیے مضر بھی نہ ہو گا کیونکہ آنکھوں میں گزشتہ دھنلوں کی وجہ سے اتنی قوت آگئی ہے کہ اب روشن لور تریزی کو دیکھنا لکھ تھان نہ ہے گا۔

جس وقت وطن طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت کسی لوچی جگہ چھت و غیرہ پر کھڑے ہو کر اس کی مد ہمروشی پر تکنگی باندھ کر دیکھا کر میں آنکھ کے جھپکائیں گر جب سورج کی روشنی تریز ہو جائے تو جوں ہی سورج کا طلوع ہونا ظاہر ہو جائے پہلی بی کرن پر فرا مٹن بند کر دیا کریں۔ یہ مشق زیادہ سے زیادہ ۱۵ امٹ تک آپ کر سکیں گے کیونکہ سورج طلوع ہونے میں اتنی ہی دیر گلتی ہے۔

ریاضت کے دوران کمل توجہ لور دھیان سورج کی مد ہمروشی پر رہے خیال قطعاً لکھنے نہ پڑے اس ریاضت سے آنکھوں کی قوت مزید تریز ہو جائے گی گزشتہ مشق کی نسبت آنکھوں میں اور قوت کا اضافہ ہو گا آنکھیں صاف لور چکدار ہو نا شروع ہوں گی محتلوں سے قبیل اور اب آپ کی آنکھوں کی کشش قوت صفائی اور چک میں نمیں افرق ہو گا یہ مشق بھی

بلانہ تک نہیں بنتے تک چل دی ارکھیں۔ سورج طلوع ہوتے وقت عاصم کی شعایں پھوٹیں ہیں تو کہ کیسوئی لوڑاگھوں میں مقناطیس کے لیے خاص اہمیت و درج رکھتی ہیں۔

مشق نمبر ۳

مشک بیانی:

من گئے ہیں مشکل و دشمن سائکل کے چل نکالنے میں آپ کا ذہن بہت حیر مل کپیو زہو کا۔ آپ دوسروں کی عقل کو بہت پت کبھیں گے جو حقیقت میں بھی درست ہو گا اپنے گھنیس سلمانیس کے لیکن جب آپ کا ذہن و عقل عروج حاصل کرے تو دوسروں کی کم عقلی اور بات پر چل کیا کہیں چیز ادا نہیں اور نہ یہ غسلی طبیعت کو اپنے پاس آئنے دیں کیوں کہ لوگ جو غلط بات اور بے وقوفی کام کرتے ہیں یہ دراصل ان کی ذہنی سطحی ہوتی ہے ہم اور گپ بھی غلطیاں کرتے رہتے ہیں لیکن اپنی خانی گروں کا بال ہے جو نظر نہیں آتا لیکن ہم سے ٹھنڈن لوگ در گز کر لیتے ہیں اور ہماری بات اور حرکت پر چل کر جتے ہیں بے وقوف کی بات پر چل کر ہے عقل کی زکوہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ کا قول ہے کہ اُو کی ذہنیت کے مطابق اس سے بات کرو یقین جانئے ایسا کرنے سے ان کبھی دوسروں سے بے زار اور پر بیان نہیں ہوتا ان مشقوں کو کرنے کے بعد جب آپ پر چلی امور مکشف ہوں تو دوسروں پر دلچسپی کریں لوگوں میں اپنے تجربات کو سمجھ کر جائے ہیں لیکن خیر اشاروں اور معلومات کے ذکر کا خاتمہ تھصان پر ہی ہو گا۔

ہاتھوں کی مقناطیسیت:-

دوسروں پر شفیقت و اڑکا سایہ ہائے کے لیے گزشتہ بیان شدہ چار مشقیں اس قدر بیتی ہائی سے بھری ہیں کہ آنکھوں میں کشش و قوت آپ خود محسوس کریں گے کامیابی کی دلیلیں بھی ہم پلے میان کر کچھے ہیں کہ حالات و معمولات میں عجیب و غریب نکات کو نوٹ کریں گے ذہن روشن ہو جائے گا آنکھیں حیر اور صاف ہو جائیں گی جو اس طسے مزید تیز ہوں گے چھٹی حس میں تمیاں ترقی ہو گی۔ خیال اور ذہن اس قدر تیز اور

مغرب کے وقت جب سورج غروب ہونے میں دس منٹ باتی ہوں اور پچھے مقام پر کھڑے ہو کر کیا جاں سے سورج صاف اور واضح نظر کرنا ہو سورج کی طرف ٹکٹکی باندھ کر سورج کو دیکھنا شروع کریں جی کہ سورج غروب ہو جائے یہ مشق دو میں یعنی ۶۰ و ۶۱ چاری رکھیں اس مشق میں بھی دو ہاتھ اور احتیاط رکھیں جو گزشتہ مشقوں میں غلط خاطر رکھنے کے لئے ہم اور بلا چھپ روزانہ مغرب کے وقت دو دہاء کے لیے پر گرام ہائیں ہاغ پاکل نہ ہو اس مشق کے بعد آپ حیرت انگیز تبدیلیاں اپنے اندر محسوس کریں گے آئندہ کے حالات اشارہ۔ محسوس کریں گے۔ کاموں کا تینی ذہن میں خیالی طور پر اکھرے گا۔ انسان کی پیچاں ہو گی کہ کس ذوقیت و فطرت کا مالک ہے۔ الی چیزیں محسوس کریں گے کہ الفاظ میں آپ بیان نہ کر سکیں گے بھرہ سرف محسوس کریں گے عجیب و غریب خاکوں کی صورت میں ذہن پر چیزیں اور حالات اکھریں گے آپ پلے سے زیادہ باشورہ باڑھنے

ریاضت کے بعد اس مشق میں کامیابی کا امتحان لیں دیوبار پر دھاگے میں سوتی رکاویں اب ہاتھوں کی ہیچکیوں کو آئیں میں رگزیں اور پھر ہاتھوں کی ہیچکی بھی دیں اس سوتی سے اپنی دو کے فاطلے پر دیالا ہاتھ لے جائیں سوتی فوراً آپ کی انگلیوں سے چکپ جائے گی جیز انہوں ہوں یہ محنت کا شرہبے محل اور حوصلے سے کام لیں گے تو اس کے بیت جادو خیز تباہ گھٹیں گے۔ مریض کے کسی مقام جسم میں درد ہو تو ہاتھوں کو رگز کر اس مقام درد پر چند دفعے ہاتھوں کو اونچ کے فاطلے پر پھاپ کر جائیں لیکن گزارتے جائیں انشاء اللہ درد کچھ آئے گا اس کے بعد اس ہاتھ کو جھک کر اسیں تصویر یہ کریں کہ میں نے درد کو پھیک دیا کسی بھی مرد پر اسی طرح کے تصویرات کے ساتھ عمل کریں کہ مرد کو سختی دہانہ اللہ مرد ضرور رفع ہو گا وہ تین دن اس طرح کرنے سے درد اور امراض کچھ نکل آتے ہیں مشق دعائیں پڑ جائے تو خطرناک امراض کا علاج بھی ممکن ہو جاتا ہے لیکن یکسوئی اور یقین شرط علاج ہے۔

مختلطیت حال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کی ہیچکیوں کو آئیں میں رگزیں سر رگز سے ہاتھوں میں اور انگلیوں میں بدلتی روشنیاہت کی حالت و کیفیت میں پیدا ہو جاتی ہے اس کے بعد ہاتھوں کو ہیچکے دینے سے مختلطیت قوت دوالا ہو جاتی ہے اس قوت کشش سے ماہرین نے ایسے امراض اور درد وہن کو ختم کیا ہے لور کرتے ہیں جہاں ڈاکٹر گارجز ہوتے ہیں۔

کسی کو حاضر کرنا ہو تو تمہاری میں یونکر ہاتھوں کی مختلطیتی قوت حال کر کے یہ تصویر قائم کریں کہ لوئے کابا یک لور پلکاتا ہے جسکا ایک سر امطلوب کی کافائی میں بندھا ہوا ہے اور دوسرا اکپ کے ہاتھ میں ہے اب یہ تصویر خشوع و خضوع کے ساتھ باندھ لیں کہ آپ مطلوب کو سختی کر رہے ہیں اور اپنے گھر کی طرف لارہے ہیں دو تین دن اور چند بار عمل

شیف ہو جائے گا کہ کم از کم بھر جیں سوچ اور زندگی کا سب ضرور اور ضرور ہو گا۔ آنکھوں میں قوت پیدا اور پیدا کرنے کے بعد ایک قوت اور بھی ہے جسکا حصول ضروری ہے اس قوت کا ہم ہاتھوں کی مختلطیت ہے۔ اس مختلطیت سے معمول یا مطلوب کو سکری خندک میں ڈالو ڈال کیا جا سکتا ہے اس مختلطیت سے درد وہن کو سختی پا سکتا ہے اور گونوں کو تختیر و حاضر کیا جا سکتا ہے ایک زمانے تک اس قوت کو یہ سبب یوں قوت اصور کیا جاتا ہا اگرچہ اس کی طاقت و حیرت نہیں جیاں دیال کی پچھلی ہاتھوں کی مختلطیتی قوت سے یہ سبب یا ڈالو ڈال کی طرف روانہ کرتا ہے تو اس شخص خیال کی پچھلی کا عالی جب اپنا خیال کی شخص کی طرف روانہ کرتا ہے تو اس شخص کو یہ چوں چوں اس عالی کا ہم خیال ہونا پڑتا ہے ہاتھ کی مختلطیتی قوت اور خیال کی قوت ایک ساتھ ہو جائیں تو پہنچا نرم میں کام کرنے کی سوت و کسانی رہتی ہے۔

مشق ہاتھوں میں مختلطیت پیدا کرنا۔

اک بھی دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ اس دیوار کی طرف آگے کی طرف پھیلا کیں اور پھر وہاں بننے پر لے آئیں جس طرح اسکوں کے چھے ہاتھ کی مشق کیا کرتے ہیں مگر ہاتھ آگے پھیلاتے دقت دیوار کے ساتھ مس نہ ہوں بخدا ایک دوالجہ کا فاصلہ ہو اور یہیں پر آگر مس کر دیں آگے بولا کر پھر بننے پر سختی لیں یہ مشق ایک گھنٹہ روزانہ کریں اور ۳ بیٹھنے چاری رکھیں دیوار ٹھیل کی طرف ہونا چاہیے اس مشق کو مٹس بینیں والے مشق کے دوران بھی چاری کر سکتے ہیں کیونکہ اس مشق کا نظر سے تھلیں ہیں کہ آنکھوں پر زور ہو گرفتی کہ جس طرح مناسب اور آسانی ہو یہ مشق آپ اس مرصد میں کر سکتے ہیں چار بیٹھنے کی

اس میں کوئی چاہو، جیسا کہ جن میں بندھ پہنچانا نہ شدہ کی دماغی و جسمانی رہا مال کے زیر اڑ ہو جاتا ہے تمام تر کمال عالم کی خیال کی پہنچی کا ہے۔

لوگوں کو ہپنا نہ کرنا :-

لوگوں کو ہپنا نہ کرنے کے بہت طریقے مشورہ محقق ہیں جن میں ہر طریقہ اپنی جگہ درست اور حرج ہے لیکن ہم یہاں وہ طریقے بیان کریں گے جو ذاتی تجربات و مشاہدات کے حوالے سے درست پائے گئے ہیں یا اور کہیں کہ ہپنا نہ میں کامیابی نہ ہے۔ ایسے ہے بہت اور مسلسل تجربات دل مقام دلاتا ہے کہ آنکھہ پلٹنے پھر تے در در اور ناکہ اشخاص کو بھی ہپنا نہ کیا جائے گا امہد آنکھ کا بیان بھی اس اندرا میں ہے کہ آسان سے مشکل کی طرف تک چر کن دشائیں دشواری اور ایجھن کے بغیر از خود ہر پسلوں اور کوئی سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

معمول کو ہپنا نہ کرنا :-

عملی طور پر ہپنا نہ کرنے کا یہ آپ کی زندگی کا پسلانور یا دگار معمول اور تجربہ ہو گا لہذا ایسے فرد کو تجربہ کریں جس پر کپ اعتماد کے ساتھ خیالات چیک کیجئے سمجھیں بھر ہے کہ ایک اڑ کے کو شور پر آرام وہ حالت میں سلاکر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور اسے ہدایت کروں گے اگرچہ بغیر چمچاۓ آپ کی طرف آنکھوں میں لکھنی باندھ کر دیکھتا ہے پاٹی مٹٹی مٹچنے کو ہپنا نہ ہو جائے گا ان پانچی منشوں میں آپ کا تصویر اور خیال یہ رہے کہ اب معمول

کوہ نہ کھیں تو مطلوب آپ کا درست یا عزیز گریت یعنی حاضر ہو گا بخت خواہ میں ایک بہادر کی کو حاضر کیا لواہ کردہ ہر کسی کو آپ اس طریقے سے بہت جلد عرصہ مسافت میں بھی حاضر کر سکتے گے۔

اس معنی طبی قوت کوہ مقام اور حال میں مختلف طریقوں میں آنے سے آپ کے علم و تجربے میں ضرور نئے نئے اضافے ہوں گے حاضری مطلوب کی مثال صرف ڈہنوں کوئی راہوں طریقوں اور جگہوں کی تجارت اغب کر رہا ہے۔ یکسوئی اور معنی طبیعت کی مشقیں کرتے وقت و دل میں لا الہ الا اللہ کا یہ صرف اسم بدل جائا۔ "اللہ" کا درود چاری رکھا جائے تو ان مشقیوں میں کامیابی کے ساتھ ساچھی نفع اخترت بھی ہو گا ریاضت کا وقت عبادت و ذکر میں شمار ہو گا اس طرح حاصل شدہ کامیابیاں جیلیات و اوار رب کے باران سے لبرج ہوتی ہیں رحمت و عزت کے بادل دل و دماغ پر درست رہتے ہیں یہکوئی اور معنی طبیعت میں ترقی ہو گی ایک پتھر دو کاچ و الی بات سے بھی یہکی بات ہو چاگی۔

عملی تجربات و آزمائش :-

اب وہ مرحلہ ہے جہاں عملی میدان میں قدم رکھنا ہے یکسوئی کی مشقیوں نے آپ میں اسی قدرت پیدا کر دی ہے کہ لوگوں کو جری نہد میں گرفتار کر سکتیں جوں ہی معمول ہپنا نہ کرنے ہو جاتا ہے تو غالباً ہر طرح کے خیالات اس پر منو اسکا ہے یہ خیالات معمول کے دل و دماغ پر اس طرح قائم ہو جاتے ہیں کہ ان پر عمل ضرور کرتا ہے کوئکہ جری نہد میں جلا فحص کی شوری قویں پیدا ہو جاتی ہیں اور تم اڑات دیپنامات پذب کرتی ہیں

حالت تحریم خود کی میں ذوب جائے گا ایسی پہنچا نہ کرو جائے گا لور ہر کے لیے بھی اس پڑتے خیال کو موقوف نہ ہونے دیں اعتماد یعنیں بھر دے اور ارادے کی میثاقی کے ساتھ اس خیال کو قائم رکھیں اسی اجتماعی قوت اور خود حداوی سے آپ خیال کو جب معمول پر چھوڑ دیں گے تو اس کی شوری قوتیں ہرگز گزگز کی بکھوکی کے اڑات کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔

بچپنا نہ کرنے کے بعد معمول کو آنکھیں بند کرنے کی بدایت کر دیں اب سیدے ہاتھ کی بدقیقی قوت سے معمول پر یہ بدبپاں کر دیں انشاء اللہ جری نیند میں ذوب جائے گا معمول پر اگر آپ نے عمل تحریم کا میاب عمل کیا تو انہوں کے لیے بچپنا نہ کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی چند بدبپنا نہ کرنے کے بعد تو لمحہ دوں بچپنا نہ کرو جائے۔

ابدائلی طور پر بچپنا نہ کرنے میں پریشانی ہوتی ہے مگر دل قوی کر کے اور پوری قوت ارادوی سے بچپنا نہ کر دیں ۱۵-۲۰ معمول پر تجربات کریں متواتر اور بیش کریں جھنگ درو ہو جائے گی کسی کام کو باید کرتے سے یہ کام کرنے کا ذہنگ آتا ہے جو ہر یہ سب کچھ ہاتھ ہو جائے گا لور جب آپ آگے ہو جیں گے تو انشاء اللہ قلبی طور پر مطمئن ہو جائیں گے اور سب حدودی راحت ہو گی۔

ہست کریں پدرہ جس افراد کو بچپنا نہ کرنے کے بعد عبور ہو جائے گا اور انشاء اللہ کامیاب سے بچپنا نہ کر سکیں گے پہلی نیند میں والیں تجربہ اور مشیڈاہ جائے تو تحری نیند میں ڈال کرچے ہیں نیند کی تین تفصیلیں ہیں۔

(۱) بھلی نیند (۲) اگری نیند (۳) متوسط نیند
بھلی نیند میں والیے کے لیے معمول کے سر پر ہاتھ کی بدقیقی قوت سے ۷ یا ۹ ہر سیدے پاں کریں سیدے پاں کے لیے سر کی طرف سے پاں کی جانب ہاتھ لے جائیں

پاں بچتے زیادہ کرتے جائیں گے کبھی نیند کا اثر ہو تا جائے کاگری اور بھلی نیند کے درمیان حصہ کو متسلط یا میانہ نیند کہتے ہیں۔ ابتداء میں معمول کو کبھی نیند میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہو جائے کے بعد ڈال کر جائے ہیں۔

بعض انسان ہا آسانی پہنچا نہیں ہوتے لہذا ایسے انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ عالی ایکسیکٹوں میں آنکھیں ڈال کر ۲۶ یا ۷ منٹ اندھا کھیس بند کرنے کا حکم دے اب سیدھا چاہا کرتے وقت عالی معمول کو چند فترے بھی کہتے جائیں فترے یوں ادا کریں جیسے کسی کو حکم دیا جاتا ہے اگر آجیز ہوئے کم ایڈہ میانہ تھامانہ انداز میں ہو۔ اچھیں نیند کریں ہے۔

۲۔ قم سو رہے ہو۔

۳۔ قم میٹھی نیند سوچکے ہو۔

۴۔ میں نے جھیں گری نیند سلا دیا ہے۔

۵۔ قم بیرے قدمیں ہو۔

یہ بھلے سلسلہ یعنی لور اعتماد کے ساتھ بارہ اس طرح دھر ایکس کر آپ کی کواز معمول کے دالی پر تیز نہ لگے کو ایسی ہو کہ معمول کے دالی پر حکم لور نیند کی طرح لگتا رہے۔ یہ بھلے چند بارہ سے معمول یقیناً آپ کے تاثرات کی مراحت نہ کر سکے گا یہ طریقہ قم کے انسان کو بچپنا نہ کروئے پر بے اس کر دیا ہے عام انسان تو ایسے فردوں سے اپناداہنی و شوری قوتیں ایک دم آپ کے حوالے کر دے گا۔

لور پر بیوں کی بنی ہیں جب دوبارہ جگایا تو ایک دم انٹھ کھرا ہوا۔ جب تی نیند کے امتحان میں اگر معمول سے کامیابی کے تمدداں پر ایک بکار ہو پکا ہے یہ تکمیلی غہرائے کی طرح ہے اس میں کوئی وزن نہیں یہ تکمیلی غہرائے کی طرح اور کوئی اٹھ گا بلکہ گیئی غہرائے کی طرح اور کوئی چارباہے کے تمدداں پر ایک بکار ہے چارباہے سے معمول کا سر زمین سے اوپر کی طرف بدلہ ہو جائے گا۔

عالم غنوگی میں معمول سے کامیابی کے میں جیسیں شہرت دکھانے والا ہوں یہ سب بڑا اور بھاری شہرت ہے جب معمول کی ایک آنکھ کو کھول کر اس کی سیدھی میں دیا سالائی دلخاکیں تو معمول اس دیا سالائی کو شہرت خیال کرے گا۔

غنوگی کے عالم میں معمول کو یہ حکم بدل جائے کہ تمدداں آنکھوں کے پہنے ایک دوسرے سے اس طرح مل گئے ہیں میں سے کوئی دینے گئے ہوں بارہ دن فترے دہر اگر معمول کو آنکھ کھولے کا کامیابی تو معمول آنکھیں کوئی نہیں میں ہا کام رہے گا۔

ایک طرح اپنی ذہنیت اور موقع کے مذاہب سے معمول کو جس بھی تھم کا احسان دلایا جائے تو معمول اس چاڑھ کو حقیقی رنگ میں لے گا۔ جب معمول اٹھتا ہے اور حکم کے خلاف پس چلا تو اسی امر دلیل ہے اس بات کی کہ معمول کی تمام ترزیتی و جسمانی ترتیب اپکے قابو میں ہے۔

ان مشاہدات و تجربیات سے اندازہ کریں کہ کس طرح ایک انسان دوسرے انسان کے ذہنی صلاحیتوں کو چھوڑ کر تاہے اسی میں کو پہنچانم کا نام دیا گیا ہے چند لوگوں پر کامیاب تجربے کرنے کے بعد اپکے اڑکی قوت روز بروز بڑھتی ہے اور بھر بھر طرح کے انسان پر قابو پانے میں پریشان اور ناکامی اسے ہو گی جوہت، حوصلے اور تسلیل کے دامن کو ہاتھ سے جانے والے گا جوں جوں مث

نیند کا امتحان :-

جب اپ کا معمول کو پہنچانے کریں گے تو یہ لمحہ کافی ہے جس سے ہو گا کہ معمول جب تی نیند میں ہے؟ اس امر کو معلوم کرنے کے لیے کمی طریقے ہیں کہ معمول کس قدر زیر اڑ آپکا ہے۔ تجربہ اور مٹاہدہ ہو جانے پر اس امر پر اپ بامتحان لیتے ہو جائیں گے کہ معمول پر عمل تحریم اڑ کر چکا ہے اور غنوگی کے کس درجے میں ہے؟ پہنچانے شدہ "معمول" کو عالم یقین اعطا اور تمہارا اندازہ لیجے میں کے کہ میرے ہاتھ میں سکر ہے ہے جب سکر کے تمدداں ہاتھ جنم سے مس کرو گا تو جیسیں جلن ہو گی تین چار بار یہ فترے یقین کے ساتھ ادا کریں اب اپنی اتنی معمول کے ہاتھ سے مس کرو میں معمول اگر پہنچانے کا تو یقیناً پوچک پڑے گا اگر معمول جب تی نہ ہو تو بالکل حرکت نہ کرے گا جو کم غنوگی اور کم حالت تحریم کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر معمول کے دو نوں ہاتھوں کی انکھیاں ایک دوسرے میں پہنچا کر جسمانہ انداز میں کامیابی کے تمدداں سے ماتھوں کی انکھیاں ایک دوسرے میں پہنچنے کی ہے اور مٹاہیں کی طرح چھٹ کی ہیں تم اپنی اسیں کر سکتے تو معمول انکھیاں یوں ست قصور کرے گا اس کے آزاد کرنے کو کامیابی تو معمول عاجز ہو گا۔

پہنچانے کرنے پر معمول سے کامیابی کے تمدداں آنکھیں بھٹکتے ہو جائیں اور بھاری کامیابی کوئی نہیں ہے کیا مانند بھاری ہیں تم اسے حرکت میں دے سکتے یہ بے حد ذاتی ہیں اور بھر کامیابی کر گا انکھیں ہا لاؤ تو معمول کا میاب نہ ہو گا میں نے اپنے ایک جانے والے کوپڑوں کے بھاری پیں کا احسان دلایا تو پانے کے بعد بھی ہنگوں کو حرکت نہ دے سکا اور معمول بڑا اپریٹشن ہوا دوبارہ جب تی نیند میں ڈال کر اسے ہلکے ہونے کا خیال دلایا کہ تمدداں آنکھیں گوشت پوست

کہ معمول کی شوری قویں بھی اپنے لئے پر محروم ہو جائیں۔

کام یا حکم :-

کسی کو جہری خند میں لانے کے احباب وہ مرحل آتا ہے کہ غنودگی کے عالم میں ذوبہ ہوئے شخص سے کیا کام لیا جائے اور کس امر یا مقصد کے لیے ذریعہ ملایا جائے اگر مریض ہے مریض کی دعیت کچھ بھی ہو تو اسے در کیے کیا جائے؟ معمونی خند میں لانے کے بعد اس مریض لور شخص سے جوابات کی جائے گی اس

میں بھی رپا بیٹھ لور نہ دست تسلیم ہوئی جائیے ابھ کمزور رپا بیٹھ لور اکار اور اندر از تھکمانہ نہ ہو تو اس شخص کی شوری قویں اس کی خالص ضرور کریں گی اسی کام کا طریقہ اور لرا وہ دیے ہی ہو جائیے جیسے معمونی خند میں لانے کے وقت تھا اس طریقے سے معمول کے شور پر اس قدر گھر اٹھ رکھا کہ معمونی خند کے دوران اس شخص کو جو بیانم دیا جائے گا پیدا ہوئے پر اسکا دل و دماغ لور جسم اس پیغام کو حکم کی جمل کے لیے بھیں اور کام بھک جان نہ ہو کا جب تک مختلف کام کو انجام دے گا اس کے شعور و لاشعور میں یہ بات اور سمجھ نہ ہو گی کہ وہ کیوں نکر اس کام کو انجام دیجے پر خلا ہوا ہے۔ امیر ای طور پر معمول جان گئے پر حکم اور بیانم بھول جاتا ہے پر بیان حال اور جریت میں وہ بار بھاتا ہے جیسے کوئی ہو شی کے بعد ہوش میں آتا ہے حکم کو بار بار ذہن لٹھن کرائیں تو اپ کی روائی گھٹکو کا اثر ہو گا اور معمول حکم کو دیا ہوئے کی کوئی ہرگز نہیں کرے گا

معمول کو یہید ار کرنا :-

جب اپ معمول کو معمونی خند میں حکم ای پیغام تسلیم کرتے ہیں تو اس مرحل آتا

ہے گی اپ کی قدرت میں بدر تک اضافہ ہوتا ہے گا کسی کو ایک بہار پہنچا نہ کرنے کے بعد اگر دور ان جہری خند معمول کو چند بار یہ حکم دیا جائے کہ آنکھ جب میں دس بھک گئیں گوں کا تو قم پر نیند کا غلہ چھا جائے گا اور فوراً میرے زیر اڑکو گے لور میرے حکم پر عمل کرو گے۔

اسی طرح کسی کو پہنچا نہ کرتے وقت اگر کام کا جائے کہ جب میں دس بھک گئیں کروں گا۔ قم سوچا ہے اور ساتھ ساتھ گھنی کرتے جائیں اور درج شدہ خفرے کے چائیں۔

۱۔ جیسیں نیند اگر ہی ہے۔

۲۔ جیسیں بہت گھری نیند اگر ہی ہے۔

۳۔ قم سوچا ہے ہو۔

۴۔ تمہارا سارا بدن سوچ کا ہے۔

۵۔ تم ہیرے گاؤں میں ہو۔

۶۔ جیسیں نیند آجھی ہے۔

۷۔ قم سوچے ہو۔

۸۔ قم سوچے سوچے سوچے۔

۹۔ تم پہنچا سوچے ہو سوچے ہو۔

۱۰۔ قم سمت نیند سوچے ہو۔

یہ طیسی جیلے جب معمول کو احادیث سے کے جائیں گے تو معمول سمت نیند میں ضرور چاہدے گا یہ خفرے گئی کے بغیر پہنچا نہ کرتے وقت لوگوں کو کے جائیں۔ اپ کی قوت ار اوی، یقین، خدا عنادی اور خفروں میں ایسا تسلیم بیٹھ، ابھ اور حکم ہو جائیے

آخریں معمول اسی گفتگی سے عامل کی آواز پڑائے گا ان فقرات کے ساتھ سارے یہ ایکلی ہے ساتھ معمول پر اٹھے ہا تھوڑی کی برقی قوت کے اٹھے پاس بھی کرتے جائیں اٹھے پاس کا مطلب ہا ایکلی سیدھے پس کا لاث ہے سیدھے ہا تھوڑے سے پاس کرتے وقت معمول پر غنودگی چھا جاتی ہے جب کہ اٹھے پاس سے غنودگی دور ہو جاتی ہے اٹھے پاس ہجروں سے مرکی جانب ہوتے ہیں اس پاس سے معمول ہٹگی کے ساتھ یہ ارہی کی طرف اوتھا ہے اور پھر کمل طور پر چاگ جاتا ہے۔

سوئے ہوئے کوہپنچھا نز کرنا :-

جاتے ہوئے کوہپنچھ کی نسبت سوئے ہوئے کوہپنچھا نز کرنا اسنان ہے سوئے ہوئے کوہپنچھ کے سرہائے کھڑے ہو کر یا پنچھ کر اپنے ہا تھوڑی متناہی طبی قوت کو خال کر کے اس کے جسم پر اس طرح جاتھوڑ کھدیں کر جائے اٹھے اپنی تمام ترقی اس پر پر قائم کریں اور یقین کرے کہ اس پر کپ کا اٹھا جائے ہوئے انسان کی لبست زیادہ بادا انسانی ہو گا اب کھکھانہ اور شائستہ ننگکو کے ساتھ سوئے ہوئے سے خاطب ہو کر کہیں کہ آپ گمراہی نیند میں ہیں آپ سوئے ہیں آپ پر نیند کا غائب ہے آپ ہر زیر نیند سوئے ہیں یہم تم ہر زیر اڑ ہو قم یقیناً ہم پاہنگہ ہو چکے ہو ان جملوں کو چند بار ہر انسان سے اڑ ہو جاتا ہے اب اسے ہو بات کی جائے گی یا نئے پر مجور ہو گا ان کو ایک چند بار ہر اوسیں۔ پیغام فتح ہوئے پر معمول سے کجا جائے کہ تم دوست بعد اپنی اصلی نیند میں لوٹ جاؤ گے لور و قت مقررہ پر چاگ چاؤ گے یہ یقین بھی اسے 3 یا 4 بار ہر اسیں تو خواہید معمول و قت پر ہی یہار ہو جائے گا اور اسے آپ کی باتیں یاد رہیں گی احسان بخشنے ہو گا کہ سوئے کے دور ان آپ اپنیں ہم پاہنگہ

ہے کہ معمول پر طاری نیند کو فتح کیا جائے یہاری اور عام حالت میں لایا جائے اس کے لیے حکم لور پیغام ننانے کے بعد معمول کو نزد دست لے یا اور قوت اردوی خود اعتمادی کے ساتھ کہنا شروع کریں کہ :-

اب تم پہنچے حواس میں آرہے ہو۔
تم پہ نیند کا نائب فتح ہو چکا ہے۔
تم چاگ رہے ہو۔
تم عام حالت میں لیئے ہوئے ہو۔
اب آپ کھیں کھولو گے۔

تماری آپ کھیں کھل رہی ہیں۔
تماری آپ کھیں کھل گئی ہیں۔
تم چاگ گئے ہو۔

انھو!

اس کے ساتھ ہی مریں یا معمول چاگ اٹھے ہا معمول کو مصوی نیند میں گرفتار کرتے اور یہ اور کرتے وقت ضروری نہیں کہ یہ فقرے کے جائیں بھر موقع متناسبت کے لفاظ سے بہر اور سمجھ میں آئے اسے فقرے کے جائیں جیسے اس میں ترتیب لوروزن ہو چاہیے جو معمول کو مصوی نیند پر مجور کرے نیند سے یہار کر لے کا ایک انسان سادہ طریقہ یہ بھی ہے کہ جس وقت معمول کو نیند میں لائے جائے کے لئے فقرے کے جارہے ہوں اس وقت عالم معمول کیا ہی حکم دے کہ جس وقت میں کہوں کر تماری نیند فتح ہو چکی ہے انھو! اب تم ضرور اٹھو گے یا پھر عامل کے کہ جب میں ہمک گنگی گتوں گا تو تماری نیند کمل طور پر فتح ہو جائے گی اور پھر

میرے ساتھ چلو، تم میرے ساتھ چلو گے اس نگلو سے معمول آپ کا ساتھ
پڑے گا جہاں چلو گے ساتھ ہو گا معمول آپ کی گرفت میں ہے پڑے کے دران حکم دیں یا
کسی جگہ پر بھاکر مقصود کی بات خلخل کر دیں۔

چوں کو ہپھاتا نہ کرنا :-

بڑوں کی نسبت اپنی چننا تو ہو جاتے ہیں اور حکم کا گمراہ لیتے ہیں بڑوں کو
سوئے کے وقت چپا نہ کر کر اب اسے جو تیحست کی جائے گی حکم دیا جائے گا چہ قبول
کرے گا جو میں چھ سے کہا جائے کہ تم اپنے مقرر وقت پر ہی چاگ چاگ گے۔

معمول سے کام لینا یا کام کی بات کرنا :-

چپا نہ شہد فرض پر عامل جس طرح جاہے جو چاہے بیقاوم معمول کی شعوری
تو قوت پر وال سکا ہے چپا نہ کرے ذریعہ ابھی، مدد کی یہ بدو اور گناہ ثواب کے تمام امور
میں مددی چاہتی ہے عامل کو اختیار ہے مخفی اور ثابت تمام کام ہو سکتے ہیں لیکن کسی کو فنا کر دیا
مددوں سے کر کو جو وہی قلکی رو جانی اور حقیقی خوشی میسر آتی ہے وہ کسی کو گزار پہنچانے پر کہاں
ہوتی ہے آپ کی زندگی میں آپ نے ضرور محسوس کی ہو گی۔ رو جانی قوت کو ہے جا لور خلاط
استعمال کرنے سے رو جانیت کو زدال ہو جاتی ہے ضبط کرنے کے عمل سے بالطف و عرقان کی
دینا انظر آتی ہے۔

کر پچھے ہیں یا کوئی حکم دیا ہے؟ اس کی شعوری تو قوت آپ کے حکم پر عمل کریں گی۔
آپ کو یہ پڑھ کر توجہ ہو گا کہ ضروری نہیں کہ آپ اپنے اڑات اور احکامات
صرف سوئے ہوئے فرض پر یا معمول کو معموی نہیں لا کر ڈال سکتے ہیں۔ بلکہ جائے
چلے تو ریتی ہوئے انسانوں پر بھی خیالات کا دار کر سکتے ہیں اور اپنے یا مطہرہ لوگ ضرور
ستا رہو جاتے ہیں۔ اور اسے خوبیدہ معمول کی طرح حکم یا بیانامہ دے سکتے ہیں لیکن اس کے
لئے شرط یہ ہے کہ پہلے آپ بہت سارے افراد کو سلاکر مسخر کر کے ہوں جب چاہتے، ملے
ہوئے پھر معموی نہیں کہڑے کے ہوئے ہیں۔

”کمال کی یکسوئی“ کا عامل و درسے انسانوں کو تغیر کر کے اپنی اشادوں اور
بیقام کا نشانہ ہا سکتے ہیں اس طرح زیر صرف موجود افراد مٹا رہو سکتے ہیں بلکہ آپ میلوں
دور لوگ بھی آپ کے خیالات کی زدے مختوفا نہیں رہ سکتے۔

راہ چلتے انسان کو ہپھاتا نہ کرنا :

سائنس سے آتے ہوئے فرض کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اس کم وقت میں اتنا
امداد اور یقین سے چپا نہ اور آنکھوں کا اڑا ڈالیں کہ معمول آپ کی مقابلاً یعنی قوت نظر پر
ارادہ سے ضرور زیر ہو جائے زدویک پہنچ تو داہمیں ہاتھ کی آنکھوں کا اس کے آنکھوں پر
پاس کریں پاس کے ساتھ ہی اعتماد لہمہ میں معمول کو نہیں کا حساس دا لیں۔

آپ نہیں کی حالت میں ہیں۔

آپ سورہ ہیں یا لکل سورہ ہیں۔

آپ حقیقت میں سورہ ہیں تم میرے زیر اڑا ہو۔

بڑی عادات سے چھپ کارا:-

تمام نئے، زندگاری، بد اخلاقی، پوری، ذاکر زندگانی، جھوٹ کی عادت وغیرہ ان تمام بد ایجاد کا علاج چنانچہ میں موجود ہے۔
 مصنوعی نیند میں والٹے کے بعد پر احتدوم یہ معمول کو جاتا ہے کہ جس کا آنکھہ تم سکریٹ میں یوگے، جھوٹ میں یوگے خوش طلاقی سے بات کردے وغیرہ وغیرہ، غریبیکہ جو خالی ہواں کی مناسبت سے بہر دبارہ فقرے وہ رائے جائیں یوں تھیں میں دیوار کیں تھیں میں لائقن میں دہدیت کریں تھیں چار بار کے عمل سے معمول بڑی عادت ترک کر دے گا۔ معمول کے دل میں بھی براں کے لئے افرات کی تحقیق کریں۔ ہلا آنکھہ تم شراب کی بوالی دیکھو گے اور زیر لگے کاہیں کی یہ سے جسم نفرست پر بیٹھا ہو گی ایک قطرہ بھی طلق میں اپنے سے ٹھیک قے کائے گی سکریٹ کے خادی افراد کے لئے کہ جا سکتا ہے کہ اسکی سکریٹ کے کش سے کھالی ہو گی تم سکریٹ سے بہر دہدیوں وغیرہ، ہر نئے نور عادت بد کے لئے اس طرح لفڑکریں کہ معمول کو نئے یا عادت بد سے سخت نفرست کو فتح اور تکلیف ہو جائے۔

مرض کا علاج:-

علم تعمیم سے ہر طرح کے امراض کا علاج ہو سکتا ہے مساواۓ ایسے امراض جن میں جراشیم اور ہوں ہر طرح کا علاج چنانچہ علم، حکیمی اور طریقہ کار پر مقصربے جس قدر سمجھ طریقہ کار لور الفاظ کا چنانچہ ہو گا انتہی علاج جلد ہو گا غور و غریب تدریج سے کام لیں گے تو یقیناً رضاہ رب سے عالی کی مشاہد کے مطابق شفا ہو گی۔ اکثر

مریضوں پر ایک دباد گل کرنے سے محنت ہو جاتی ہے جس مدد یوں کے لئے سات آنکھ بدر گل تعمیم کرنا پڑتا ہے ہر تیرے دن مصنوعی نیند میں علاج کرنا چاہئے اپنی ذہانت سے ایسی تحریر کا احتساب کریں کہ معمول پر اڑات کے گھرے لفڑ ترتیب پائیں اس امر کے لئے چند ایک مٹالوں کو نظر میں رکھیں جو درج کی چاری ہیں اسی طرز و طریقہ کے مطابق علاج کے لئے مدد و مدد کریں۔

درد و دل کا علاج:-

اگر کب کے ہاتھ کے بر قی کشش والے مٹیں میں کامیاب ہیں تو درد کے مریض کو پہنچاہ کرنے کی چند کی خود رت بھی نہیں صرف پندرہ قسم پاس درد والے مقام پر کریں انشاء اللہ اخیر زور دھنگائے گا صرف پاس سے فائدہ ہو اور نیند میں ڈال کپس کے ساتھ ساتھ مناسب فخرے کئے جائیں وہ ضرور رفیق ہو گا انشاء اللہ۔

فانج:-

فانج سے حداڑہ عضووں پر کچھ نکھل جان ہے تو علاج ٹکن ہے فانج تازہ ہو تو مزید آسانی رہتی ہے مریض کو بھی نیند میں ڈالیں اب حداڑہ عضووں پر دو ہوں ہاتھوں کی معاشری قوت کے پاس کریں اس بھی نیند میں مریض کو کہیں کہ اس سی تمارے فانج والی جگہ پر سکریٹ کا دل دے رہا ہوں یا دینے والی ہوں تب اٹکی فانج کے حداڑہ حصہ پر مس کروں اگر مریض کو تکلیف ہوئی یا اس پر اتو علاج میں پتیں کامیاب ہو گی تھن اگر مریض

وہست کا سایہ محسوس کرتے ہیں حالانکہ کائنات میں انسانی اڑ سے زیادہ طاقتور کوئی اڑ نہیں اپنے بیک میں ہوں مثلاً شرکاں یا گھاٹاپ اندھیرے میں اپ کو ایک دم نظر آئے والا انسان ہو یا حیوان اپ کا اڑ تو قوی ہوتا ہے جس طرح ایسیں دیکھ کر اپ ایک دم اندر ہتھ اندر سے خوف زدہ لور مظلوب ہو جاتے ہیں بالکل یہی حال دل خلاف کو ہوتا ہے غالب وہ رہتا ہے جس نے خوف لور کا حصہ اور تسلی سے مقابلہ کیا۔ یہی حال ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے طرح طرح کے خوف اپنے سر اخبار کے مقابلہ ہے جو ہر چیز ہاتا، انسان سے ذرا، لرزنا، کامپنا حالانکہ ہر کوئی اس فطرت کو جانتا اور سانتا ہے کہ انسان جب اپنی ماں کے پیٹ سے لکھتا ہے تو قبر اس کی منزل ہوئی ہے تھیں ہم دنیا داری میں ہم نہاد لور خود ساختہ ٹھوٹوں لور پر بیٹھنے سے ذرا کروائیں ماں کی گود کو نٹا جائیں ہیں جو کہ خلاف فطرت ہے لور ناٹھن ہے خدا اور قدرت کے انتقام سے ذریتے کی جائے ہم ہمارے ہی چیزے لوگوں کے فرمی لور بلدر ہا مون لور معاشرے کے خود سے ذریتے والے ٹھنڈوں اور پد معاشروں سے ذریتے ہیں۔ زندگی موت کی لات ہے ہر صورت ہر حالت میں جس مور پر موت کی مرضی ہوئی زندگی لے جائے گی۔

تاریخ اخفاکے دیکھا تو یہ کامل یقین آیا
ہے مرا نہیں آتا سے جینا ٹھیں آتا

بھن لوگ معمولی تکلیف جسمانی سے ایک بڑے خوف کوڈہن پر سوار کر لیتے ہیں کہ کیسہ رہ ہو، شوگرٹ ہو، بلڈلپر پر شرکاں حال بتاتے ہیں اس کی اصل وجہ ہر معاشرے میں خوف مند مرد اپنے آپ کو حمداً لور اور قابل و خلیف زوجیت بھیتے ہیں ایسے بہت قابل رحم لوگ

ہوں کا توں پڑا رہا حرکت نہ کی تو پھر مریعن کو سوئی کا احساس دلائیں کہ قائم کی جگہ پر سوئی چھوٹے والا ہوں اور واقعی سوئی کا سر ایکا چھوٹیں اگر مریعن نے حرکت کی تو پھر علاج ہو گا سوئی پر بھی حرکت نہ کی تو دم دعا کی طرف رہ جوں گریں۔

مریعن کا تحریرست ہاتھ ہوا میں بند کریں اور ایک مقام پر ساکن کروں اور ہدایت دیں کہ جب تک میں یہ ہاتھ پیچے نہ لاؤں تب تک یہ ہاتھ ہوا میں ساکن رہے گا ان الفاظ کے بعد پیکھس کے کھا جو دعا کی طرف رکھوں ہے اب حکم کے ساتھ دوبارہ ہاتھ پیچے رکھ دیں۔ اب ممتازہ مظاہق ہاتھ ہوا میں بند کریں اور حکم دیں کہ یہ ہاتھ بھی ہوا میں اسی طرح کھڑک اڑپے گا جب تک کہ میں پیچے نہ رکھوں۔ اس کو حرجت ہو گی ہاتھ دعا کی ساکن ہو گا اگر ہاتھ ہوا میں ساکن نہ رہا تو پوچھ لور بیکن کے لجد میں پھر حکم دیں بارہ دیں دیکھنا ہاتھ ہوا میں ساکن ہو جائے گا ہاتھ ہوا میں کھڑا ہونے پر مریعن سے بات کریں کہ حسماں ہاتھ درست ہو چکا ہے یہ قابل استعمال ہے جب تم پیدا ہو جو گے تو دوسرے ہاتھ کی طرح اسے بھی استعمال کر گے اور کر سکو گے ایسے حوصلہ مند فخرے ہا بارہ ہر ایک چند رہ بھاڑا ہا کرنے سے قائم کا اڑ شرور دوڑ ہو جائے گا اور مریعن کے ممتازہ مظاہق ہے میں جان جائے گی۔

خوف و ہم احساس کمتری کا علاج :-

خوف و ہم احساس کمتری انسان کی زندگی کو اچیز ن کر دیتی ہے بعض صحت مند خوشاب لوگ اپنے آپ کو یہاں لور پر بیٹھاں حال بتاتے ہیں اس کی اصل وجہ ہر معاشرے میں غفرنہ مند ہونا خواہ خواہ الجھنیا اس قدر حساس ہونا کہ معمولی معمولی ہاتوں سے خوف لور

تعویذ برائے سوال و جواب :-

جو تھوڑی درج کیا جا رہا ہے مغل خوشی میں نہایت اسرار و مذہبی تحریک ہے لکھ (تعویذ) لکھ کر معمول کے سینے پر رکھ دیں اب معمول سے سوال کریں جواب دے گا قوی امید ہے کہ عالمیں اس نقش سے مصنوعی تیندیں سوئے ہوئے معمول سے بہت کچھ بھائیں طریقہ پوچھ سکیں گے۔

نقش

وَاللَّهُ مَعْرِجُ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ فَقَدْنَا أَهْرَبْنَا
وَبَعْضُهَا أَكْذَابُكُلَّ يَعْمَلُ اللَّهُ الْمُرْتَقِلُوْيُّونَ يَعْلَمُ
كُلَّكُلُّ تَعْتَقِلُوْنَ ۝

یکمی کے مختلف اثرات :-

علم یکمی میں نہ صرف گزشتہ طریقوں کے طرز پر دلایا جاسکتا ہے بلکہ اسکے کام اور اثرات وہیں بھی ہیں جنکے عالی وفات اور باریک بینی سے مختلف مقامات پر اسے مختلف طریقوں سے آنکھا تھا ہے کہاں اگرماں کو کیتی گئیں آخونکا اکپ کے خیال اور اڑاؤے کے مطائن کام ہونے شروع ہوں گے مختلف سمت سے کوئی واقع اور چاندن والا آرہا ہو ایکدم یکمی کے یہ بیان خیال کی صورت میں اس پر پہنچنیں کہ سلام میں پہلی قم

موجوں ہیں جو دہمہ اوس کے ٹکڑا ہوتے ہیں اس ناقشی اور پر آشوب محاشرے میں اپنی اس ناکرہ و خطایر پرے دیو و پیار کو خون کے آنسو دکر تمام عمر کو راز لور گناہ کی طرح چھپا کر گزاراتے ہیں۔

ایسے مضمون ڈہن لوگوں کو روز مردگی میں خوصلہ اور تسلی دیتی چاہیے جس امر میں اپنی خوف یا تشویش ہو اس بارے میں ان کی اس انداز میں تعریف کرنی چاہیے کہ اپنیں گلکن بکھر ہو کر گپٹ خداں ہم محاشرے ہیں صرف ان باتوں اور خوصلہ افرادی سے اپنے لوگ تحریر است اور محنت مند ہو جاتے ہیں۔

بعض احباب کی محققیاں اپنے دفتر لین دین کی جگہوں پر چانے سے کتراتے ہیں تھیں اور شرم محسوس کرتے ہیں یہ بھی اعتماد اور ارادے کی کی ہے جو خوف اور احساس کتری میں تبدیل ہو جاتی ہے ایسے تام کا علاج ایک دوبارہ پہنچا بخوبی کرنے سے ہو جاتا ہے اگر عالم کا خود خیال مبھوط ہے قباد لوں ہی سے دہمہ خوف کے مریض میں بے پناہت و اعتماد کی درشن کر کر کیاں کھل کھل جاتی ہیں۔

ان طریقوں کو سمجھتے ہوئے آگے آپ کی فہمات ہے کہ کس طرح دوسرے محاذات و امر ارضیں پہنچا نرم کے ذریعے لوگوں میں خوشیں بانٹتے ہیں آپ کا اور اک و فرات میں چند جگروں کے بعد وہ تیزی آجائے گی کہ خود ٹوڈ جان جائیں گے کہ کیا کہہ چاہیے کس طرح کرنا چاہیے۔ اس لیے ترمیہ مثاولوں اور پہنچا بخوبی کے طریقہ بیان کرنے سے گریز کر رہا ہوں ذرہ ہے کہ مقدمہ سے تباہ و نہ ہو۔

۱ گروگے یا مغلوب ہو گے دغیرہ دغیرہ آپ اپنی فٹاٹ کے مطابق اس شخص سے وہی عمل
مردہ ہوتے رکھیں گے۔

جب کسی دغیرہ مجھ یا مجلس میں جانا ہو تو کمل احمد اور توجہ حال کر کے مجھ کی
طرف یہ پیغام روانہ کریں کہ جب میں اندر آؤں گا تو مجھے عزت و توجہ دی جائے گی یا یاد
مطلوب ہو مضمبوط خلیل قوت کا ان پر در کریں تبھی آپ کے حق میں ہو گا۔ یہیں بھی مشرود
اور خود غرض لوگ ہوں گے آپ کا اٹھو گا۔

سامنے سے آتے ہوئے شخص یا کسی پتھے ہوئے کوئی سے چھپنا مقصود ہو تو یہ پیغام
اس کی طرف بھیوئی سے روانہ کریں کہ تم مجھے میں دیکھ رہے ہیں جیسیں نظر میں کہا تم
اپنے گلہوں میں ہو تم مجھے بالکل میں دیکھ رہے اس طرح آپ اس شخص کو نظر میں
آئیں گے۔

کسی سے کوئی غرض ہو کام بیٹھیں آئے مطلوبہ شخص کے ڈھن پر بھیوئی سے وار
کریں حسب فٹاٹ کام ہو جائے گا۔ کسی کو بلانے یا حاصل کرنے کی خواہیں ہو آئھیں ہیں
کر کے مطلوب کی طرف توجہ خاص قائم کریں گویا وہ سامنے دست لمعہ کڑا ہے اب یہ
پیغام بار بار دیں کہ فلاں دفات یاد ان تم مجھ سے ملے کے لیے حق ہو گے تم مجھ کو ملے
خود رکھ گے۔

ایک عاشق کو دیکھا گیا جو ایک خود و لاکی پر فرنڈتھا اس عاشق نے کوئی بھی
بیکسوئی کی مشق کی تھی نہ خر ہر دن وی اپنے میں چاکری پر تصور باندھا کر لڑکی میرے طرف
گردی ہے چج میں لڑکی دیوان اور عاشق کی حلاش میں دیرانے کو پہنچی سچا واقعہ ہے
و بیکھیں ارادہ ہو لر بھیوئی نے کہ ساکام کیا حالانکہ یہ واقعہ ایسے علاقت کا ہے جہاں عمر تھیں
گمروں سے میں نکلیں گیں قوت رادی اور بھیوئی کے دار کو کوئی روک نہیں سکتا۔

ایسے بھی حضرات ہیں جو بازار میں رواں پڑھنے مردوں اور عمر توں کو اپنی طرف
متوجہ کرتے ہیں اور بات کرنے پر بھجو کرتے ہیں۔

خت مردی کے موسم میں استغراق کے ساتھ یہ تصور کریں کہ مردی نہیں
بلاہ معتدل موسم ہے اکپ کام خیال کی طاقت کو ضرور مانتے گا اسی طرح گری، خوشبو،
بدھ ہر سے کا احساس قبول یا رد کیا اور کر لیا جاسکتا ہے۔ الہ ماری میں یہ تصور قائم کیا جائے
کہ میری تکلیف کم ہو رہی ہے مجھے کوئی تکلیف در دشیں بھیوئی سے یہ خیال پیدا کریں گے
تو ضرور فا نکہ واقعہ ہو گا۔ میرے روحانی بیاپ ایک فونی افسر کے گھر ترینیں فراہم
گلہ ان میں رکھے تازہ پھول پر نظریں جھان کر یہ خیال پختہ کیا کہ پھول مر جھا جائے گا چند
لمحوں بعد گلاب کا تازہ پھول مر جا گیا۔

دیباں ایسے چند ایک افراد موجود ہیں جو بھیوئی اور آئھیوں کی مدد سے حضرت
اگیز کر جب کر شے انجام دیتے رہے ہیں۔ تمام انسان یہ ہیں کہیں کو کھاتا ہیں اور
ش کھا سکتا ہے جس کی بھی قوت رادی مضمبوط اور خیال مضمبوط ہو گا تھک سے نفرت
کرے گا وہ سرے کو اڑو نااب کے طور پر کھا جائے گا۔

درج بالا مٹاٹوں کے علاوہ آپ جہاں اور جس ساتھ میں ہپھا خرم کے اثرات کا
تجھہ کرتے ہیں گے آپ ان اثرات اور ہمیں کر شوں سے ضرور محظوظ ہوتے رہیں گے
ہے ٹھڈ خیالات کے ملٹے ہیں جو کامیاب نامت ہوتے ہیں میکن زندگی میں ہر جگہ نیا حل نیا
سیلقت یا معاشرہ مختلف انداز ہوتے ہیں اس سب مٹاٹوں کو پیش کرنا ہاتک اپ کو دفات نے کے
هزاروں ہے کیوں کہ گھر، دفتر، اسکول، بازار، سیدان، دکان، دوست، دشمن، رادیو، تھان
، اپنے تال، جلسہ ریل، محل، سفر، کونک، اسلام آباد، الفاظستان، قلنیں، امریکہ، غریبکار ہر
مقام میں بھیوئی کو مختلف طریقوں سے استھان کرنا ہو گا۔ ان مقاموں میں کامیابی بھی ہو گی

کام د مقصود اور اپنے علم سے غرض رکھیں دنیا میں جو نکام میں رہا ہے۔ اسے ایسے ہی لوگ چالا رہے ہیں جو اپنے فیض خود کرتے ہیں ان فیصلوں پر عام لوگ صرف تبرے کرتے ہیں اور ان فیصلوں کے تابع رہتے ہیں۔

مچھا نژم اور یکسوئی سے لوگوں کو متاثر کرنے اور اپنے مقصود کے لیے استعمال کرنے کا اپ کو شور بیڑا طریقے سے ہو چاہیے ہر انسان کو ایک ہی طریقے سے متاثر کریں۔ بہذو لوگوں کے مزاج طبیعت کو دیکھ کر متاثر کرنے کا رہی ہے اور ان کا علاج کرنا چاہیے اس علم میں در پیش اور اسے دالی لکھیں، حریفوں اور شاریروں کا قوت اڑاوی سے مقابلہ کرنا ہو گا جس مقصود و مطلب کا رہا ہو اسے مل کر نے کا سمجھد مذہد و سوچ ہو کس طرح کسی دشمن کو دور کرنا چاہیے حالات پر نظر رکھا جائے موقع کھٹکتے چاہیے کہ تدبر کیا ہوئی چاہیے ہے موقع بے تحری کو درہ کی سمجھیں اس خلیہ ہو اقدم ہاکی کی مزمل پر پہنچ گا۔

حالات، داقعات، اشخاص، اور طبقات پر نظر کئے بیٹھ جو شخص ہتنا ہی یکسوئی اور استفراق سے کام لے گا کامیابی ان سے دور ہے کامیابی تب ہو گی جب اپ موقع شکاں ہوں گے۔

مسائل حل کرنے کی سہی اور بہر تدبر رکھتے ہوں گے یہ خیال یکسوئی کی مشقیں اپنی میدار کریں گی بہر سے بہر استعمال اپ پر تھصر ہو گا۔

اگر ذہن پر اور ستون پر نہ ہو جس فرض کے لیے کوئی جو اسیں تو اس میں خرق ہو جائیں تب ضرب اڑات ضرور اور ضرور موسوس کریں گے۔ مسموں بارہ کا کام ہے تو بھی ہست نہ بہریں بہر اور عمل کریں بہا اور جگر کا کام ہے۔ عمود نازک ارادے والے واپس لوٹ جاتے ہیں جو حصلہ اور ارادے کا پہلا جھا ہو گا مسالہ قات دوست عزیز نہیں گے حوصلہ فتنی کا طرز اختیار کریں گے ایسی باتوں کو بالکل اہمیت نہ دیں پسلے سے بڑا کرو دت اور کمزوری کا مقابلہ کریں انسان میں ایک ملک ہے اس کا نظریہ و اخلاق اور خارج پالیسی ہوں چاہیے لوگوں کی ذہنیت کے مطابق ان سے رابطہ سلوک اور دستی رکھیں اپنے گھر، عزیز و اقارب اور معاشرے میں افراد کے لیے کوئی طریقہ اور طرز رکھیں پھر اس قاعدے پر بیشہ کارہند رہیں کہ کس طرح کن کن لوگوں سے کس طرح پیش کنہا ہے لوگوں کے چرول کی طرح ان کے ذہنوں میں بھی فرق ہوتا ہے لہذا کوئی کے ذہنیت کے مطابق ان سے بات کریں۔

اپ کبھی پریشان پیشہ جان اور ہاتھ میں ہوں گے لہض نوگ جاہلوں کی طرح حرکت کرنے ہیں یہ ان کی ذہنیت ہے اپنے ذہن پر کبھی دباؤ نہ ڈالیں کہ فلاں کیوں ایسے کر رہا ہے فلاں کیوں بات سمجھتا نہیں اسی طریقے سے رام نہائی دیں کہ اپ ان کی ذہنیت کو سمجھا جسکی یہ نہیں کہ اپ اپنی ذہنی سطح پر اسے ایک دم لانے کی کوشش کریں وقت ضرور آئے گا کہ لوگ اپ کے کاروائے، فیضے، نظریے اور اڑ کے مدح ہوں گے۔ ہے ذوق۔ جملہ اور کم علم افراد کے طفول طرز سے اپنی مزمل، بہر اور ارادے کو نشبد لہیں، دنیا۔ لینیں دنیا میں آنسوؤں کا ہمہ راست کم ہے بیشہ سکراتے رہو خود حوصلہ مدد بنا پڑے گا یہی سے بودی خدمت دنیا کی کریں گے کتنی کے لوگ حوصلہ افرادی کریں گے تعریف کے محتاج نہ میں متوڑا کام اور مستقل مزاجی کو دوست نہائیں کام میں علٹت ہے

خود نوی :-

جس طرح آپ دوسرے دو سو ہنوم کے ذریعے مصنوعی نیند میں الہماستے ہیں اور پھر انہا تر کر لیتے ہیں بالکل اسی طرح عالم خود کو بھی ان اثرات کے ذریعہ لٹا سکتا ہے جس خود نوی "سیلیٹ پھپنا تر" کہتے ہیں۔

خود نوی میں عامل کی شعوری تو تم اور حواس پر بے رہے ہیں یعنی عالم نیند میں رہتے ہیں جن حواس حال رہے ہیں اس عالم میں عامل اپنی ذات کو خاطب کر کے اسے جو بات کے گا اس کا اثر شعور پر ہو گا۔

ٹیلی پیچھے کے لیے خود نوی کی مشق خشت ہادی ہے جب تک اپنی ذات پر قادرنہ ہو گا دوسرے دو سو ہنوم کرنا مشکل ہے بلکہ اپنی پیچھی کی مشق کے بیان سے تک خود نوی کا ہذکر ضروری ہے۔

ٹیلی پیچھی ہم ہے پھپنا تر سے آگے درجے کا، ٹیلی پیچھی کا کام فیر حاضر سافتوں، میلوں دور مخلات، جنگلات اور عینہ نہوں میں محفوظ انسان تک کے دماغ و شعور پر دار کرنا، یہ عمل دشوق پر اداہ انسان کرتا ہے جو قوت ارادوی کو لوٹھی ہائے رکھ کے کیسوئی میں اس قدر غرق ہو کر آس پاس کی خبر نہ ہو کیسوئی کی محتلوں میں کامیاب حاصل کی ہو اس کے علاوہ خود نوی پر صبور ہو خود نوی میں کامیاب ٹیلی پیچھی میں کامیابی کی نشانی ہے۔

خود نوی "سیلیٹ پھپنا تر" کیا ہے اپنے لوپر نیند طاری کرنا دل بھی نے کام لیا تو خود نوی کوئی مشکل نہیں دوسرے دو سو ہنوم کی خیالات بھیجا کامیابی کے ساتھ یہی ہے۔

طریق خود نوی :-

کری میں اگرام وہ حالت میں تند جائیں یا بھر پنگ چارپائی فرش دفتر پر اس طرح یہ سچی یا سچے جائیں کہ آپ کو کوئی بھی یا جسمانی طالش نہ ہو اب اپنی نظریں کسی چیلی چیز پر مر کوڑ کریں یا بھر کسی نقطے پر تکلی ہاندہ کر دیکھیں۔ ۱۰۔ ۱۵ منٹ میں اس کھوئنے کے عمل کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن کو یہ ہدایت لور تصور دیجئے جائیں کہ میری آنکھیں وہ جمل ہو رہی ہے تھک ہیگی ہیں نظر چھٹے کے بعد اپنے آپ سے خاطر ہو کر آنکھی کے ساتھ دل تی دل میں کہیں کہ جب میں آنکھ سک کھنچیں گوں گا تو پھپنا تر ہو جاؤں گا میں سوچوں کا میری آنکھیں بند ہو جائیں گی میں پھپنا تر ہو جاؤں گا لیکن میرے حواس پیدا نہ رہیں گے۔

۱۔ ایک: میری آنکھیں تھک ہیگی ہیں

میری آنکھوں پر بوجہ ہے

میری آنکھیں بہت جلدید ہو جائیں گی
میں بہت جلد سوچوں گا

۲۔ دو: میرے اعصاب بھاری ہو چکے ہیں

میں سستی محسوس کر چکا ہوں

میری آنکھوں میں سخت چکن ہے

۳۔ تین: میں سونے پر بھجو ہوں

میں سوچا ہتا ہوں

۴۔ چار: میں آنکھیں بند کرنے پر بھجو ہوں

میری گھومنوں میں مست نیند ہے۔

ہپاچ: میرے تمام احباب سور ہے ایں۔

میں لہاہر جاگ رہا ہوں۔

۶ چم: میں سوچ کا ہوں

میں سورہا ہوں میری آنکھیں مدھم ہیں

ے سات: میری آنکھیں نیند سے بھری ہیں

میری آنکھیں مدھم اچا اتی ہیں

۸ آنچ: میری آنکھیں مدھم ہو رہی ہیں

میں سوچ کا ہوں

یقیناً سوچ کا ہوں

اس کے ساتھ ہی کپ کی آنکھیں بے اختیار ہے ہو جائیں گی کپ پھانا نہ اونچے
ہیں خود نوی کی دنیا ہیں اب کپ ہر یہ گھری نیند طاری کریں اس سے پلے اپنے کپ سے
کہ ڈالیں کہ جب میں پانچ نیک گنوں کا تجاگ چڑھاں گا بالکل تکری اور مستعدی کے
ساتھ۔

اب خود نوی کے جس عالم میں ایں اسے ہر یہ گمراہ اٹکیز کچھیں کہتے آہست
سائیں لیں جیسے نیند کے دوران انسان لیتا ہے ساتھ ہی کہتے جائیں۔

میں مست نیند سوچ کا ہوں

بہت یقینی نیند سورہا ہوں

مجھے کوئی کواز اور شور و غل سنائی نہیں دے رہا

ای طرح سوئے رہیں سائیں نیند کی طرح لیتے رہیں جب جائے کی ضرورت

ہپاچ تک گلتی کریں بورہ بارہت باری رکھیں قفر و کی صورت میں۔

۱۔ ایک: میں نیند سے میدار ہو جا ہوں۔

۲۔ دو: میری نیند فحش اور ہی ہے۔

۳۔ تین: میں بیدار ہو رہا ہوں۔

۴۔ چار: میں جاگ چکا ہوں۔

۵۔ پانچ: پانچ کا ہندس کتے ہی اپ کی آنکھیں کھل جائیں گی یہ مشق

رات کو سوتے وقت کر سکتے ہیں ون کو فرمت ہے تو بھی نیک ہے ایک بھٹ میں سیاں

پھانا نہ پر قبود ہو جائے گا۔ نیند طاری کرتے وقت قفرے آہست آہست اور متواتر کتے ہائیں ہر

دو ہندسون کے مابین اندراز ۲۰ سیکنڈ کا وقت ہو جب خود نوی کی حالت میں ہوں تو اپنے کپ

کو تھیں کریں کہ ۱۵۰۰۰ مٹ کے لئے پھانا نہ رہو ہیاں و قدر کے بعد خود دو یہاں تک

کھتی کرنے سے جاگ چلا کا جب میں جا گوں گا ہر لحاظ سے تو ہاں ہو گا کہ جب مجھے خود

نوی کی ضرورت ہوئی تو وہ سمجھ کلتی کرنے پر پھانا نہ رہو جاؤ گا۔

۱۔ تجھہ: -

کسی بھی وقت اپنے کپ کو خود نوی میں یہ تصور دیں کہ اپ کا جسم بالکل بیکاہو چکا

ہے ہو اگری طرح اپ بارلوں میں گھوم رہے ہیں اپ کا جسم ہو ایں ہے یہ تصور پانچی کے

ساتھ بدر بدر ایکس اول اپ را قبی خود کو ہو ایں بارلوں میں گھوس کریں یہ جب یہ

احساس ہو وقت کاٹاں ہو تو ہاں لیں کہ اپ خود نوی میں کامیاب ہیں یہ ہدایت ضروریں

کہ ۳ مٹ دیگر کے لئے ہو ایں رہوں گا۔

خدا کی احتت ہے اپنے یقین کچھے کہ میں نے وس منٹ تک ایسا مظہر دیکھا جس کی مثال دنیا کے کسی خلیے سے نہیں دے سکتا ایسی وظیریب کہ وہاں وہیں آئے کوہل ہی نہیں چاہتا تھا جس کا شش آج تک میرے دلاغ پر مسلط ہے۔

جو لوگ اس تجھے کو فلار جگ دیں گے وہی مسلم ہائیکس گے ان کے لئے میری کی گزارش کر مگر رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ "علم جنت کے راستوں کا اشتان ہے"

اس کے علاوہ ہمارے شاکست و فتحی مذہب میں جنت کا جو ہے تکلیف خوبصورت ترین اور وغیرہ تصور ہے ہو سکتا ہے قبیل علامہ مرحوم کی مکتوبی و استخراج کا تصور جنت کے تصور میں گذشتہ ہوا ہے۔

سیاف پنٹا نر میں اگر آپ نے کامیاب تجربے کے تو ملی بڑی کے عملی میدان میں آپ نظام فتحیت نگے ہیں مبہر قتل مسلسل تجربوں سے خود نوئی پر قدرت ضرور حاصل ہو گا اس کے بعد دنیا کے کسی بھی حصے دھلتے تو رکور کے نامنtra فرض کا تصور ہو یہ وہی ہو گا جو حاصل حالت میں ہو گا اور تصور باندھا اور مختلرا فرض خیلی سکریں پر نظر آئے گا۔

جس مقام، انسان کا تصور یکموجی سے پیدا کریں گے ذہن کے پر دوسرے مند و گن
باکل یعنی اصلی حالات و کیجاں کے وہی چہارہ، سترے بال گورے گال، وہی چال،
کھاؤں بیڑا و شرد و فریب مناظر رش ہے خریداری ہے۔ میدان ہے سب کو اصلی حالات
میں اپ کے پیدا آنکھوں کے سامنے ہو گا اپ ہونٹوں پر ہلکی مکر اہت لئے اس ماحول سے
لطف انہوں ہو رہے ہوں گے۔ جب کہ دہاکے موجود لوگ ہے خبر صرف کارور و زگار
ہوں گے۔

-۲- تجربه

پر سکون ماحول میں اپنے آپ کو چھپا نہ کرنے کے بعد یہ تصور کریں کہ سردی کا موسم ہے سردی سے میرا جنم نہ ہو رہا ہے حت سردی ہے آپ یقیناً سردی محسوس کر سکے اور کامیں کے حالانکہ موسم گری کا ہو گا۔

$$\therefore \sqrt{2} = r$$

ای طرح سلیف چنان تر میں یہ تصور قائم کریں کہ میں اپنے فلاں دوست بھائی کے پاس پانچ منٹ کے لئے جاؤ گا یہ ہاتھ تھلیٰ تصور کے ساتھ قائم کرتے ہوئے فور مطلوب کا کامل تصور کرتے ہی آپ کے دہن پر مطلوب کی تصور ابھرے گی۔ خیال کی پچھلی اس قدر ہو کہ آپ کا دہن شعور اک شعورِ حکم کے ہزاروں حصے کے لئے بھی یہ خیال د کر کے آپ کا جنم بزمیا کر کی پڑا ہے۔

۳۔ تحریک چندروانی پاپ:-

میرے روحانی باپ محترم طاں شاہ گلپاٹی صاحب اپنا ایک تجربہ خود نویی بیان فرماتے ہیں دوران خود نویی میں نئے اپنے اپنے کپ کو ختم دیا ہدایت دی کہ من میند کے اس عالم میں وس مفت تک جنت کی سیر کروں گا اس تصور کے ساتھ ہمیں نئے یہ بھی کہا کہ ۳ تک گھنٹے سے میرے درج جنت میں بچی جائے کی میں جھوٹ پسیں کہ درہا جھوٹ پر

خیالات اور لاششور کا یہ طریقہ سڑک پ کے لئے ذرا مشکل ہو گا اسے آسان ہاتے کے لئے شیخ بینی کی مشق بہت مفید ہے شیخ بینی پہنچی یکسوئی کو کھو رہی ہے اور وقت خیال کا سفر تجربہ کرتا ہے۔

عامہ بازاری کتب میں شاپنگ کو شیخ کو روشن کرنے کے گورنے کی بہادت کی جاتی ہے سادہ لوچ شاپنگ میں آنکھیں بڑی نہت ہیں بلکہ جاہل خست اور بڑے کام دکھاتے ہیں اتنی ہی ہاڑ بھی ہیں یکسوئی کی لہرائی مشقیں نہ کی جائیں تو شیخ بینی اپ کی آنکھوں کی نر کو خلعت میں بدل دے گی مجھے چھاکیں لوگوں نے خدا کتابت کے ذریعے تبلیغ کے جو عام کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد خطرناک آنکھوں کی مشقیں کر کچے ہیں اور چہ دل پر یعنیکس بہور میگری کی جانے پر بھجوڑ ہیں۔

لیکن یہاں سچ کچوں اور ہے ترتیب دل اپ نے آنکھوں کی مشقیں کر لیں اس سے اپ کی آنکھوں میں وہ وقت اندھائی ہے کہ شیخ موم بنتی کی میز شعایں آنکھوں کو کوئی تقصیں نہیں پہنچائیں تھیں مگر شعاعوں اور اڑاتوں کو آنکھوں کی طاقت روک گردی میں کے فائدہ مند شعایں اور اڑاتوں آنکھوں میں چڑپ ہو کر اپ کی یکسوئی اور آنکھوں کو جیت اگنیز ہاؤسیں کی۔ اب روحاں پر وہ زان پر لوگوں مقامات و افراو کی تصویریں اکھارتا اور ان کی طرف پیغامات ارسال کرنا ممکن ہو جائے گا۔ سید چاک کے صفات پر وہ علم بھجوڑ دیا ہے صاف الفاظ میں کہ علم کو چھپانے اور علی چلیں اس تحریر پر چوک پریس گے بالترتیب پیغام ریاضتیں کے کرد سوں کا شائع شد و قوت، میسر، خست اور شوق کا ازالہ ضرور کریں گی لوراں والہ فائدہ ضرور ہو کر ہے کا اگر اپ کی بہت اور حوصلے نے دعو کر نہ دیا۔

شمع بینی :-

ایسا کرہ نتیجہ کریں جہاں فرمت کے وقت شیخ بینی کرنے کے دوران کوئی شیخے ایساں قاطع دلائے عمل نہ ہو رات کو یہ مشق اسائی کر سکیں گے کیونکہ رات کو کسی کے مغل ہوئے کا احتمال نہیں رہتا۔ اس وقت سوائے سوئے کے اپ کو کوئی فکر اندر نہیں دا سمن کیر نہیں ہوتا اور خود کر کے کرے میں داخل ہوں تمام خیالات کو کرے سے باہر رکھ چھوڑیں موم بنتی جلا کر چاراٹ کے قاتلے پر آنکھوں سے چار اچانگ بندہ سیدھے میں رکھیں مذاہب چکر میز کر کی پہ پٹا شیخ دن وغیرہ میں روشن کر سکتے ہیں اب چاراٹ کی دور بی پر تیکھ کر ساف اور خالی وہ زان کے ساچھوں موم بنتی کی لوپر تیکی باندھ کر دیکھنا شروع کریں اپ کا ذہن ایک ہی خیال اور کام میں رہتا جائے صرف اور صرف اس نظر سے ہا کرو دیکھنا آنکھیں دیکھیں وہیں دکھنے دیں کہ لوگوں سے پالی بستا ہے کہے دیں اس نظر اور خیال میں لوہوںی چاہنے آنکھیں نہ جھیکیں، میلی بیتھی کی اس مشق میں آنکھ جھپکانا منہ ہے اسماں کے ساتھ لو کو گھوڑا باندھ دیکھیں جھیکیں تو فوراً آنکھیں بند کر دیں۔ ۳۔ ۳۔ منٹ سمجھ آنکھیں بند رکھیں اس کے بعد شیخ جھوہیں اور آنکھوں کو ٹھنڈے پالی کے چینے مار کر کام سے مہر میں سوچائیں۔

گذشتہ مٹھوں کی وجہ سے اپ کی آنکھیں شیخ بینی میں جلد میں جھیکیں گی شروع تین چار دن لوکو پندرہ جس منٹ سے زیادہ نہ دیکھیں۔ اس کے بعد جس قدر دیکھیں دیکھا کریں میں ۳۰ یا ۵۰ منٹ سے زیادہ بھی نہ دیکھیں اسکے پر دیوانہ نیمیں موم بنتی کی لوہوںی چاہنے چند دن بعد اس مشق سے لفظ حاصل ہو گا لوے سے محبت ہو گی آنکھوں کو

پنچھی سے پیش کریں اس خیال میں غرق ہونے پر اپ کا لاشمور مطلوب مقام پر پہنچ جائے گا جب یہ کیفیت ہو تو قوی ارادے کے ساتھ خاموش گواہیں اپنا بیان اس کو پختا دیں یہ خاموش گواہ اس انسان کی روح اور لاشمور تک سر ایت کر جائے گا یہ بیان چند ضرور دہرائیں کام نہ ہوا تو اگر دن و بدرہ اسی طرح کریں اپ دیکھیں کے حالت خوش بیٹھی اپ کا بیرون مصول کرنے کا اور اس پر عمل کرنے گا۔

ٹلی پتھی میں بیانات و در مقامات پر پہنچنے سے قبل ضروری ہے کہ اپ تھوڑے فاصلے پر خیال اور پتھکیں اسی طرح مرحلہ دار فاصلہ بیٹھاتے جائیں گے تو جلد اور پتھی کامیابی ہو گی۔

ایک کمرے میں دوست کے ساتھ داٹل ہو جائیں کافی نہ چل ساتھ ہمیں ٹھل کی طرف دخ ر کر کے چکھ جائیں دوست کو خوب دخ لھا کیں اپ ایک کافی نہ کی پر جی پر ایک سے ہم تک کا کوئی ایک بندس تحریر کریں ہندس صاف واضح کیسیں اب پوری توجہ اور کمل خیال کے ساتھ اس کافی نہ کا تصور کر لیں لور تصور ای اہر کو محیت ہو ایسا کیوں سے دوست کی طرف روانہ کریں بیان خاموش گواہیکوئی اور بکھل بیان کیسا تھا دوست کی طرف ۴-۳ مٹ خواڑ پتھیں اپ کے دوست کو پہلے سے علم ہوا چاہئے کہ ایک سے ہم کے میں ہندس لکھتا ہے اب اپ کے دوست کے دہن و شور میں جو کچھ اور جو ہندس آئے لکھ دا لے اسی طرح دو تین مرتبہ فلک ہندسے دہرائیں چار پانچ دن کی میٹن کے بعد اپ کا دوست وہی ہندس لکھے گا جو اپ نے خیال کی صورت میں اس میں اس پر پہنچا ہو گا اب اپ ایک سے سوچ ہندسوں کا امتحان لیں اسی طرح ۳-۲ دن بعد ایک لفڑ لکھ کر اس کی طرف روانہ کریں اپ کا دوست وہی لفڑ تحریر کرے گا اس کے بعد جمل کچھ کراہیاں لکھ کریں خیال امر میں کیوں کے ساتھ قائم کر کے دوست کی طرف

ٹکلیف اور سوزش نہ ہو گی لوگوں نے کا لفڑ ہو گا اسی توں اپ کو موم بنتی کی لو میں ٹکلیف ٹکلیں، چالو، پیلا اور صحر اور انہوں کی تصویریں نظر آتا شروع ہوں گی جس سے مزید شوق امتحانے کا اس میٹن کو دو میٹنے چاری رکنے سے آگھوں میں الگا رکھا جاتے ہے اگر اپ کے نہ یہ میٹن بھی کامیابی کے ساتھ دو ہو، جاری رکھا تو اپ ارکانہ تو جہ کی چوٹی سر کر چکے بولے بولے پچھے داٹل کے حل وہن پر القاء ہوں گے فلکیت کو جلا اڑ کو تقویت ملے گی کٹھی کی صلاحیت سراخائے گی لوگوں کے خیالات اپ پر واضح ہوں گے ان کے رادے بھانپ لیکے حالات و اتفاقات اور آنکھ کی خبر گاں کی صورت میں ہو گی اپ کا مشورہ، نظریہ اور فیصلہ کی بھی معاطلے میں درست ٹھانٹ ہوا کرے گا انکی تبدیلیاں محسوس کریں گے کہ خود بھی جرایا ہو گئے۔ شعبینی کی میٹن کے بعد کسی سوئے ہوئے ملی یا کتنے پر نظریں گاڑھ دیں تو چند لمحوں میں کتابخانہ کر بھاگ جائے گا یہ ملامت ہے میٹن کی کامیابی کا۔

ان میٹن کے بعد چنانہم اور ٹلی پتھی کے فاندے کے علاوہ اگر اپ کا لارا وہ مضبوط تر اور یکسوئی کا مل ہوئی تو میں ممکن ہے کہ اپ اگھوں کے اشدوں سے چر دل کو حركت دیں اور کسی چیز پر نظریں ہماکریہ ادا وہ کریں کہ یہ شے ٹوٹ جائے گی یا چلتی چیز رک جائے گی وغیرہ وغیرہ میں ممکن ہے کوٹھ چاری رکھیں گے تو ضرور ہو گایہ ناول کمال یا شاعری میں یہ حقیقت ہے ایسا فقیر دیکھا گیا جو کسی چیز پر ۳ مٹ تک نظریں گاڑھ دیتا اس چیز کو اک لگ جاتی جس کی نے حقیقت حليم کی اس نے علم کے خالق کے رسمی پاپی اب اپ کا بہر اور رستوں پر بکھا دیاں سوٹ کر ایک مقام پر مرکوز ہوئے ہیں کامیاب ہو چکا ہے ٹلی پتھیوں کے ہیں ہا ممکن کام ممکن ہی کے ہیں وجدیہ وجدیہ عقدے چند لمحوں میں عمل ہوں گے۔ ٹکلیں سلچے سکتی ہیں جب جہاں اور جہاں چاہیں کوئی بھی خیال تصور کی

کہ ان امراض کے ساتھ بکھوئی کی مخفتوں سے حاصل شدہ قوت کا نیا ہوتا ہے یک بھوئی کی عمارت کو جوانی انسانی طاقت خاص پر زیادہ مغبوٹی کے ساتھ تحریر کیا جاسکتا ہے۔ لفظ اور غیر شرمن طریقے سے اس کا شائع کرنے گیوارہ اور حادثی انقدر اور بکھوئی کی بیویوں کو اپنے ہاتھوں سکوکار کرنے کے حرادف ہے۔

ٹیلی ٹیچی کے اندھائی تحریرات میں چند کامیوں کو دریوں اور کم اڑی کا سامنا کرنا پڑے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہاتھ میں ہو گئے ہاتھ ہونا تو اپنے جانے کی صورت میں آہستہ آہستہ ہو گئے ہوں تحریرات کا ناختم ہونے والا سلسلہ نکال دیں اپنے انسان ہیں دیبا کی سب سے بڑی قوت ہیں اور اپنے کی بڑی قوت۔ قوت اروادی ہے قوت اروادی ہی خیالات کی رہبری کرتا ہے۔ اپنے کی قوت اروادی میں کی ہوئی تواریکے دماغ کی لبری خیالات دہنے ہی میں دم توڑوں کی پر اڑانڈاڑہ ہوں گے قوت اروادی چنان کی طرح ہے تو خیالات کو رونکنے میں دیبا کی کوئی طاقت رکا دت ہاں میں عکی کرو رخیالات ہو اکے ہزار جھوٹے گے سے ڈھمل جاتے ہیں۔ خیال ایک ایک ایک کے خیال کے مطابق وفادار ہوتا ہے دوسرا فرا انجائے آپنے میں بات کے بغیر ایک دوسرے کو خیال کی قوت سے پہنچان لیتے ہیں۔

کسی محفل یا ملاقات میں ہر انسان دوسرے انسان کو قوت خیال سے مطابق کرتا ہے۔

بے شمار میں روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہیں جس سے یہ حقیقت عیا ہے کہ خیال ہی زندگی ہے ہم جو لوئے ہیں کام کرتے ہیں یہ صرف خیال ہے خیال خاموش اور پوشیدہ رہتا ہے جبکہ زبان اس کی نمائندہ ہے کام کی جائے اگر خیال کو گردش میں لا جائے تو اس کی تائیز زبان کی نسبت کی گما جیز لور یعنی ہے۔

پہنچکیں جب جملہ بھی دی تحریر ہو جو اپنے خیال کی صورت میں پہنچانا تواب اپنے کمل کا میا بہیں۔ اور لوگوں کو اپنا پیغام ارسال کرنے پر قادر ہیں کوئی حراثت اور رکاوٹ نہ ہو گی اس دوست کو کسی دوسرے ملے یا گاؤں بھیج دیں اور پیغامات بھیج دیں کامیاب ہوتے ہو دوسرے شرمنچیں اپنے اپنے کامیاب کامکھلوں بکھراؤں میں دور انسان کے دماغ پر اپنی کسی اطلاع کے چڑھ سکا ہے کسی رشتہ اور یادوں سے غریب کو پیغام روانہ کریں کہ قلاں دن تمیرے گھر کو کے اپنے جوان ہوں گے جس کا عزیز اسی دن اپنے گرے میں خوش گیوں کے ساتھ خمام میں صرف ہو گا۔

بڑا درمیں ایک دکان پر جیلوں جائیں اور کچھ فاصلہ پر کسی دوسرے دکاندار کو پیغام بھیج کر اسی اسی وقت اس دکان پر گاؤ آئے گا۔ کسی تقریب یا محل میں کسی کی طرف یہ توجہ قائم کر دے کہ اب تم ہم خودے ہو جاؤ یا تھوڑے ہو جاؤ ناک صاف کر دے گے یا سیری طرف آگے مجھ سے بات کر دے گے اگر اپنے لیعن اور بکھوئی سے کام لیا تو ۲۔۳ مفت میں ہر فھر اپنے ہر طرح کے ہم پر عمل کرے گا۔

کسی بھی سائل یا شاید دالے فھر کے نثارات بھائیخے کے لیے وہیں کو بکھو کر کے اس انسان کے دل و دماغ سے راہلہ کریں تکمیل خیال اس کی طرف چھوڑیں اس کی خوبی خالی نظرت دا صلیت معلوم ہو گی اپنے اپنے ان گنت کاموں کی تکمیل کر سکتے ہیں ہر کسی کو زیر اثر لانا عامہ ہے کہ تکمیل اطمینان اور سکون کے ساتھ ایسا خیال قائم کریں کہ دھیان لئے ہم اور نہ ہو بابا بار پیغام دہ رکم انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو گی اپنے کا اثر دیتی اور کسی طرف لوگوں کو متوجہ کرے گا۔

ٹیلی ٹیچی اور بکھوئی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان جنہیں ماریوں سے پاک ہو، سوزاک، جریان یا احتلام جنہیں ماریوں سے آزو ہو جلتی سے دور ہو کیوں

اس کا مل قوت کپانے کے لیے چھوٹی چھوٹی ناکامیوں اور ہستے سے ٹھکرائیں۔ میں آپ کی کلید کامیابی ہے آپ پتہ ہست جلد گھبرائے اور ہستے سے ٹھکرائیں۔ دنیا میں لوٹ جائیں ہاتھ پاہی سے کام لے کر ٹھکر رہیں۔ عقل کو بھی استعمال نہ کریں دوسروں کو واہی اور عزم پر تالیں چلاتے رہیں۔ میں آپ ایک طاقت اور ہاتھیں تیسرا تو سہ جا ہے۔ میں تو پھر جلد بازی نہ کریں اپنی مشکلوں اور کوششوں کے تباہ کیجئے کے لیے فوراً بے تاب ہوں۔ کامیاب انسان ایک ہی مقصد کے لیے تمام زندگی گزارتا ہے اور دیر ہونے پر ہست میں ہدا ہے۔

اپنی کتاب کو یکسوئی اور علم سے نہ بھائیں تحریکات میں مگر رہیں جو رستہ ہیں لیا ہے جو فیصلہ کر لیا ہے اس پر ہاتھ قدم رہیں پارے عزم، ارادے اور یقین کے ساتھ اس رستے پر بڑھتے رہیں مردانہ اور مقابلہ کریں مزول کے رستے میں جو مشکلات اور مصائب آئیں اسے عقل اور ارادے کی تھوکر سے پاٹ پاٹ کریں زیادہ بوجھ ہو تو محقق بردبار ہو کر مقابلہ کریں یہ ایک لسکر ہو ہے کہ ہر طرف کا نیل کا جیر ہے علم روحانی یکسوئی کے لیا ہے کے دامن سے رنج تمام کا نیل کا شتر کر تیرہ ہے کہ کوئی اس پچھلی کو سر زد گرے۔ اس پچھلی کو سر کرنے والا ہی جو کہا ہے اگر رستے میں کوئی کا نیا دامن کا لامپھے تو دامن کو پچھلے اور اپنی نظر را اور یقین کو پچھلی کے سر سے نہ بھائیں۔ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ عَزَّفَ عَنْ سَهْلَةِ مُقْدَدٍ عَزَّفَ عَنْ بَهْلَةٍ

ترجمہ: جس نے اپنے قلص کو پہاڑیں لے لیں تھے اور رب کو پہاڑا لیا۔ انسان کو عالم اصرار کا گیا ہے یقیناً عالم اصرار ہے اگر عالم اکبر پر نظر دوڑائی جائے تو

اس کی مشاہدہ انسان کے ساتھ انسان کو دیکھ کر دیتی ہے دنیا میں ایسے ٹھٹھے و ملاٹے میں گے جہاں جنگلات گئے جنگلات میدانی ملاٹے، بگر ملاٹے انسان کے جسم پر ملاٹے صبوح میں بہا اگتے ہیں کہیں گئے کہیں بلکہ یہ جنگلات کا نمونہ ہیں جھیلیں کوئے و مراتی دھ ملاٹے ہیں جہاں کوئی سبزہ و شادابی نہیں۔ انسان پر یوں کا نیکام اور مخصوص اگھرے ہوئے عالم، باکل پالڑی سلسلوں کی علامت ہے انسان کے اندر چھپی، اوابا، کاربی،، قاٹورس وغیرہ کی مختلف مقداریں معدنیات کی نشاندہی ہے۔ دنیا میں ہلے ہلے نہیں ہے اور پائے جاتے ہیں جو کہ انسان میں بھی پائے جاتے ہیں دنیا میں مختلف الائچے اقسام کے جانور، کیڑے کوڑے، بچے، بچہ پر بچپے جاتے ہیں انسانی جسم میں ایسے ان گھٹ راجھیاں پائے جاتے ہیں جو کہ اگنے والے بھی ہیں خونریتی ہیں اور صحت کے لیے فائدہ مدد جاری کی جائیں جو کہ جانور کی اندھیں پارسیں بارش پار باری کے موسم آتے پائے جاتے ہیں جو کہ انسانی جسم پر جانور کی اندھیں بارش پار بار باری کے موسم آتے رہ جے ہیں۔ گرمیوں میں بیچے کا بچپنا بچپنا بارش پار سردوں میں بھی کا کہاں ہل رف بدی ہے چاہو اور سورج کی روسے دمین پر اجلا ابے ان کے نہ ہونے سے اندر جیر ای اندر جیر انسان کی دلوں آنکھیں سورج اور ستارے ہیں۔ ان کے بعد کرنے سے اندر جیر ای اندر جیر جو جاتا ہے۔ ان کے بھکتے سے دن بیان اپا جا لای اجلا و دنیا میں مختلف امور کے لیے قریب مقرر ہیں انسانی کند میوں پر بھی دو قریبے مقرر ہیں کرنا کا تین، شیطان کو عالم اکبر پر کھلا پھوڑا گیا تو قلص کو انسانی جسم میں داخلت دی گئی روح جا لک جسم ہے امر خدا ہے ازال سے اب تک روح قائم ہے اللہ رب العالمین ہے۔

روح کے بارے میں رب العالمین کا ارشاد ہے (اے خیریں) او گ تم سے دو ح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے کہ دو کہ روح میرے پروردگار کا ایک حکم ہے تم لوگوں کو تھوڑا علم دیا گیا (اے لیے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) (سرو بھنی

انسانی تحریر فلسف سے تحریرات عمومی لور خصیصی و قوع پنیر ہوتے رہتے ہیں سانس کی حرکتوں، تقدیروں کو ان اپارچ حوالے بھیجنے کو علم انسن کہتے ہیں سانس کے علم کو ہماری ناقص عقل پر بری طرح تعالیٰ میں سمجھ سکا ہے ورنہ اس کا ماہر و ماض وہ مافق افکرت کر شے کرائیں اور پیش گوئیاں دکھو دیتا ہیں کہ عقل جدید و انتہائی ترقی و یقیناً لوگی کو حیرت بھیجے۔

ہماری تحریرات زندگی کا حرکت فلسف سے خاص انسان تعلق فاہم ہے سانس کی تہذیب سے زندگی میں تبدیلیاں لوئی چلیوں قوع پنیر ہوتے ہیں۔ جس طرح علم نجوم میں انسان کے سات اختلاع و اسلام، اول ہبہ بری، مرارہ، تعالیٰ، الہ تعالیٰ سات ستاروں سے منسوب ہیں بالکل اسی طرح علم انسن میں سانس کی مختلف بھیخت مختلف ستاروں سے منسوب ہیں ہر نوعیت انسان مختلف اثرات کی ماں ہے اور مفتر و وقت رکھتی ہے سانس کی بھی سات اقسام ہیں جو سات ستاروں سے مختلف و منسوب ہیں انہی سات اقسام سے حالات، ماضی، مستقبل اور عالم کا حال معلوم ہوتا ہے زندگی کی فرم، خوشی، بُرگی، دُکھ، ہمدردی، سخت یا بُلی، دولت، راحت و غیرہ کا اکٹھاف ہوتا ہے۔ چاروں دل کی محدثات آنے والے حالات و اوقات سے تکلیف ازدخت مطلع ہونا انداز ایسا چاہیات زندگی، عمر العلان ہمدردیوں کے لیے شفاناں تمام کچھ کا تعلق علم انسن سے ہے اس علم کا اور اس نیابت سادہ لور انسان ہے یہ علم جھوہر سل کے ایسی ٹھیک۔ تمام علوم کا علم انسن سے رہا و تعلق ہے فلسفی و تکاہری علوم کی آنکھ گھے اس کے جیادی چند لکھات اور اوقات کو سمجھا جانے تو اس میں حقیقت و تحریرات ایک عام شانق کو بھی کریں اور مافق افکرت انسان، ماں کا ہے اس کی اصطلاح، حصول و میں اور جیہیہ میں۔ اس کا درود ارکپ کے سانس ہے۔ علم انسن میں محدثات کا تعلق اپ کے سانس پلے، بعد کرنے آہستہ کرنے، روکنے ایک

اہم ایکیں) اہم ایک العالیین ہے۔ اللہ کی حلاش اور حقیقت میں بھی انسان سرگردان ہے لیکن اللہ کا جلوہ اور یادی بھی بہت کم لوگوں کو حاصل ہے۔ قیامت کا مطلب، پہلاؤں کا بازی، ستاروں نے زمین لور چاند سورج کا گمراہ چیزے کر ارشاد ربانی ہے (لوگوں دن کو فرمائش نہ کرو جس دن پہلاؤں کو بہلاؤں کے لوارے پہلیبر تمزین کو پہلی میدان و بکھو گے (سورہ کاف)۔ یہی حال انسان کے قیامت کا ہے یعنی موت کے وقت انسان کس طرح افطراب دشیں کے بعد ڈھیر ہو جاتا ہے اور قبر میں چار پہلی میدان میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمان خداوندی ہے (لوگوں اپنے پروردگار سے فرد قیامت کا ذریل ایک حادث ٹھیک ہے (سورہ حج)۔

واثقی انسانی زندگی میں بھی سب سے ٹھیک حاصلہ موت ہی ہے ان چند مہماں ہوں کے مثال سے راقم کا مقصود اپنا ٹکٹک نظر پیش کرنا یعنی نظر راقم میں سب سے بڑی اور گھری مماثلت انسان کا ہے سانس پر انسانی حیات کا ارادہ اسے عالم اکبر میں آسیکن، کارن ڈائی آسیانڈ اور زینتی گیوس کی حیاں ہی کافی ہے جس سے خفتت اور خاک مسقید ہو رہی ہے۔ قرآن پاک میں سورہ خان و خان کے معنی گیس و حواں کے عی ہے۔ اس طرح جب انسان میں سانس کی وجہ سے حرکت ہے روایی اس کا ہم زندگی ہے اور اسکے بعد ہونے کا ہم مرگ ہے تو یقیناً دیا میں بھی روایی اس ہے اور دنیا زندہ ہے اسی سے زمین حرکت میں ہے اور رہے گی اور جب قیامت ہو گی تو دنیا کی روح بھی بقیہ کرو دی جائے گی۔ عالم اکبر و اصغر کی مماتنگوں پر طیحہ کتاب بھی ہاکافی ہو گی اس صرف چند پر نظر کا مقصود اپہن کو متوج کرنا ہے۔

میں کسی پوشی کا سلطب خاد پاٹ فرم خوشی اور مختلف عوارضات کا اعلان ہے یعنی اس کی پوشی کی وجہ سے زندگی میں عوارضات و قدری خپڑے ہوئے ہیں اپنے سانس کا مطالعہ و گمراہ رکھیں تو اپنے نیک دہر ہم کے حالات سے کپ گلی از وقت خود را ہو سکتے ہیں کپ سانس کو معمولی ہوا کا خارج لور چڈب ہونا کبھی کظر اندازہ کریں۔ جس صاحب کو میری ان باتوں اور تجھیں سے اختلاف ہوا تھا ہو میری اس کتاب کے تجربات و مشاہدات پر ضرور غلیل کرے اگر کوئی شرط طے ہے آگے کے کو اور ان گولوں اور ثبوت ہیں سانس کا یہ اٹل چون ہے کہ ہمیشہ چاند کی بکلی چرخ کو مجھ طلوع نہیں کے وقت یا لیاں سر یعنی تھنا چلے گا لور یہ متوڑا تین دن طلوع آنکھ کے وقت چلے گا اس سی خلاف نہیں ہو سکتا۔ چاند کے طلوع ہوتے میں میدین اور رمضان میں عموم اور حکام میں ہمیشہ اختلاف پایا جاتا ہے وجد رویت ہمال کشمکشی کے گمراں ہیں جو جیلی ہیوی دوڑیوں سے بھی بڑے چاند کو دیکھ نہیں پاتے جب کبھی مختلف مقامات کے گھوام میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے تیری معلوم کرنے کے لیے کہ چاند طلوع ہوا ہے کہ نہیں تو مجھ چاند کی بکلی چرخ کو طلوع نہیں کے وقت اپنے سروں پر غور کریں اگر لیاں سر چل رہا تھا تو یہ تھیا طلوع ہو جو کہاں ہے اور اگر دیاں ہیں نھیں اس نے چاند رہا تھا تو اگری چاند طلوع نہیں ہو ایسے اسماقاعدہ ہے جادو ہے نہ قال اکپ کے لئے اور قدرت کا کمال۔

نئی سے بڑ کر ڈوسرے سے چاری کرنا، جو کسے سانس لیتا، جو میں سے کھانا یا ماسن لے کر اندر کر کر لیتا ہے۔ ان قوتیں کو دوام و تقویت دیں اور ان پر قدرت پاٹا علم اپنے افس کے اعلیٰ مقام پر پہنچتا ہے۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو سانس پر بکھری توجہ دے چکے ہوں گے جو اسے نفس سے بے خبر ہے وہ دنیا کی کا خبر دے گا؟

سائنس کی اقسام اور اوقات :-

لوگ جانے چیز کہ چاند کا نہ دھوں پر تھیں ہے عروج اور زوال چاند کی کم سے ۱۲ ہزار بیک نانہ عروج کملاتا ہے جو کہ چاندی راتیں کملاتی ہیں اور ۱۲ سے آنے تک کا زمانہ زوال کملاتا ہے جو کہ اندر ہر یا خارج کر رہی ہوئی ہیں۔ اب درب الغرہ نے سائیں کو چاند کے چار بخون پر منتظم کیا ہے ہر بخون کو طلوع شمس (طلوع اتاب) کے وقت انسان کے ہاتھ میں سے ایک نختا ہے سائیں کے علم میں رکھتے ہیں چاری ہو گا شروع ہو گا ایک سرچلے کا مطلب ایک نختے میں سے زیادہ سائیں زور کے ساتھ لٹکا گا اور دوسرا سر اکھتہ ہو گا مقابلہ اول کے اسکا مقابلہ اکپ اس طرح لے کر کے ہیں جس کا اپنے ہاتھ کی بختی کو ہاتھ کے قریب لے جائیں اور سروں (نخنوں) سے سائیں پاہر خارج کر اس دیکھنے گے کہ واقعی ایک سرچلے چال دیا ہے اور ایک آہتہ۔

طلوغ آفتاب کے وقت جو بھی سر پل رہا ہو گا وہ دو گھنٹے پورا چلے گا اپ پورے ۱۱
گھنٹے بعد یہی سر کم پڑ جائے گا اور انکا سر تیز پڑے گا۔ گویا اس ایک سر سے دوسرے سر کو دو
گھنٹے بعد خلل ہو گی۔ پھر دو گھنٹے بعد یہ پہلے والی سر میں بدل چاہیگی۔ اسی طرح دو گھنٹے بعد سر
بدلے رہیں گے یہ دو گھنٹے کا وقت تدریت نہ کہا ہے یہ وقت میں کرو دو وقت ہے۔ اس

چل رہا ہے یا بھروس کے برعکس تواب آپ کسی روحانی جسمانی مالی یا ذہنی طور پر کسی صدے یا خادو شے کے لیے تقدیر ہیں۔

اس تہذیب کی کوئی نہ کھنکہ کا اصول یہ ہے کہ اگر ہائی سر چلے کا دور تھا مگر دنیا میں چل پڑا تو یہ خوشی، ترقی، کامیابی اور سخت یا پل و غیرہ کا اعلان ہے اور خوشی دینے والا واقعہ جیسی ہو گا لور اگر وقت تقدیر ایسا سر چلے کا سر ہائی سر چل رہا ہے تو یہ اعلان ہے اس امر کا کہ آپ کے ساتھ کوئی دل گرد و ادراک جیسی ہونے یا تقصیل، حادث، بھجزار ہوئے والا ہے یا در کیسے ان دو قوی عالیوں میں تہذیب کی کوئی کوئی قوی ہوئی اعلان قدرت ہے تہذیب کی ضروری نہیں کہ یہتھی زیادہ خوشی دینے یا ہوا یا بہت سی زیادہ دکھ دینے والی ہو جب خوشی والا سر چل پڑے تو یقیناً آپ کو کوئی ترقی، خوشی، کامرانی و غیرہ ملے گی جا ہے یا اپنی نوچت میں کتنی محضرا چھوپی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح تقصیل کا سر چل پڑے تو اس کا مطلب اندیشہ معمول یا محضرا بھی ہو سکتا ہے۔

اس خلاف سر کا چنان ہرگز یہ نہیں کہ خواہ کناؤنڈ سے کوئی ہن پر سوار کیا جائے البتہ ایک چیز کوئی کے طور پر احتیاط بر تی جائے تو انسان اس علم سے کافی حق کا مدد ہی فائدہ حاصل کرے گا لیکن دو قوی صورتوں میں خوشی والے سر کے چلے خوشی ملے پر وہ خوشی کو دیالا کر سکتا ہے اسی طرح تقصیل کے سر کے چیز کوئی کی صورت میں اندیشہ کے وقت تقصیل پر قابو پانے کی حالت میں ہو گا خلاصہ یہ ہو اک گھبراٹے کی تھے انسان موقع کی مناسبت سے فائدہ ہی اٹھائے یا اسکا ہے کہ تقصیل کے وقت بھی اعلان قدرت کی وجہ سے فائدہ پر قدرت ہے یا تقصیل کو کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہے۔

ابائیں نئے سے جاری سانس لیجنی بائیں سر کو قمری سر کر سکتے ہیں۔

سائب چاند طیوں ہوئے کا یقین چاند کی پہلی تاریخ کے جانے آپ چاند کی ۲۰۲۵ءی ۲۰۲۵ءی تاریخ کو بھی کر سکتے ہیں کہ چاند کی کیا تاریخ ہے ان تواریخ کو یاد رکھنے کا انسان کلیے یہ بھی ہے کہ چاند کی پہلی ۳۰ تاریخ بائیں کو بائیں سر ہرگز تین دن ایساں پھر رہا یاں علیٰ تھے الال اللہ گور رسول اللہ تعالیٰ کم درج ہے اور قرآن پاک میں آتا ہے کہ ”اللہ نے جس دن آسمان و زمین بیدا کیجئے اس دن سے خدا کے ہاں صینوں کی کتنی لوچ حفظ میں بارہ لکھی ہوئی ہے“ (سورہ العو۹ہ) اب دیکھئے اسلام اور اسکا ارفح و اعلیٰ فلسفہ کہ اللہ نے انسان کی زندگی سانس کے تحداد پر مفترکی ہے ہر سانس سانس کی تعلیٰ کلہ طبیبہ میں سے ہو کر گزرتا ہے اور سانس کا دار و دار چاند پر محصر ہے اور اسلام کا سال میں ہر چاند پر قائم ہے ہر قوم اور زمانے کے سال اور میں چھٹے بڑے ہوتے ہیں لیکن دیکھیں کہ اسلامی تاریخ اور سال فطرت کے تھانوں اور اصولوں کے میں مطابق ہے یعنی سانس کا ہر کو کلہ طبیبہ اسلامی ہرجن، اسلامی صمیم، اسلامی سال اور اسلامی کیلہ رکھا جائیں ہے“

اس پارے میں دنیا کے کسی اور نہ ہب کے پاس اگر اپنے سال و سانس کے لیے کوئی بیوت دو میل ہے تو سامنے آئے ورنہ حقیقت و فطرت اور فطری نہ ہب اسلام کو قبول کرے۔

اگر آپ کا سانس میان شدہ جدول کے تواریخ کے مطابق رواں دواں ہے تو بالکل ہے گلریں۔ اسکا مطلب ہے کہ آپ خوش و خرم زندگی سر کر رہے ہیں اور آپ کامیابی و کامرانی کے دور سے گزر رہے ہیں لیکن اگر سانس مفترہ تواریخ کے خلاف چلتے تو جان لیں کہ آپ کی زندگی میں تھیر تہذیب آئے دالی ہے اور یہ ایک تھیں تو اورائل تہذیب ضرور واقع ہو گی کیونکہ آپ کے سانس نے سر بدی ہے۔ وقت تقدیر ایسا سر چلے کا جگہ بائیں سر

ساعتِ زحل میں شفاء و علاج خصوصاً درد کا علاج کیا جائے زحل کی ساعت میں درد والی کمر کو صرف مس کیا جائے تو بغیر کسی استعمال نہ کر کے شفایا ہو جاتی ہے۔ تحویل آناتب لودوز کے میں ساعت و وقت میں جو اثر ہوتا ہے وہی اثر نفس تکشیویہ کے درادیہ میں بھی ہوتا ہے اس دوران و عاد و عادیں خاص لامیں اثر ہوتا ہے۔ ششی سر زد کہے اس کی خاصیت گرم ہے مرد کے حراج کو بھی گرم جانا چاہتا ہے۔ جبکہ قمری سر موت ہے اس کی خاصیت مرد ہے اس لیے عورت کے حراج کو سرد جانا چاہتا ہے۔

نکات و عجایبات نفس :-

انسان کے ساتھ چیزیں بھی عورض، رنج و غم اور جھکڑے پیش آتے ہیں تمام تر نفس تکشیویہ کے دوران اور ششی سر کے دوران دفعہ پر ہوتے ہیں اس دوران اختیاط مرتی چائے تو ان صفات سے چاہا سکتا ہے۔

نفس تکشیویہ متواتر دو گھنیتے چلے تو یہ اس انسان کی نفس و انبیس ہو گی یعنی آخری سانسیں چل رہی ہیں موت و افق ہو گئی آپ کبھی مشاہدہ کریں سکر کے وقت انسان کا نفس تکشیویہ چلتا ہے قمری سر سرست کام رانی مال دو لست سے مختلک ہے اس دوران بیشہ خوشی و راحتی کی توقع ہے۔ مداریوں سے شفایا کے لیے اسکے بجائے ملٹی اسٹریٹ ہو تو سچ کو دیکھیں طویں طویں کے وقت اگر قمری سر ہال رہا ہے لاؤپ پھر درد و دن کے لیے بے قدر رہیں آپ ہر طرح سے کامیاب رہیں گے اگر سر بر لکھ چل رہا ہے یعنی ششی سر ہال رہا ہے تو اپ کمینڈ پھر درد و دن کے لیے افراد اور پریشان رہیں گے۔

۲۔ واکس نہیں سے چاری سانس یعنی واکس سر کو ششی سر کر سکتے ہیں۔ ۳۔ جب قمری سر پور ششی سر بر لکھ رہا ہے ہوں یعنی جب دونوں نہیں سے بر لکھ سانس چاری سر پور تکلیف کرتے ہیں اسکا تعقیل عطا واسطے ہے جب سانس ششی سر سے قمری سر میں یا قمری سر سے ششی سر میں تبدیل یا مختل ہوتی ہے تو قمری وادیں منہ بیک نفس قشادیہ ہوتا ہے وہ منہ ختم ہونے کے بعد سانس ایک سر سے وادی سر میں مختل ہو جاتی ہے۔

۴۔ جب سانس ششی سر سے قمری سر کی جانب مختل ہو جاتی ہے یعنی لکھ تکشیویہ سے ۲۴ منٹ تکلیف یا دور اور عرصہ متادہ زحل سے متعلق ہے۔

۵۔ جب سانس قمری سر سے ششی سر کی طرف مختل ہو جاتی ہے اس تکشیویہ چلتے ہیں سے ۲۴ منٹ تکلیف یا دور اور عرصہ متادہ زہر سے متعلق ہے۔

۶۔ طلوں آناتب سے خود آناتب تک کے تمام وقت کا شمار گھنٹوں اور منتوں میں کریں اور اس کا میں درمیانی وقت کا نہ لیں۔ اس وقت جو سانس ٹپل گی اسے مرنے سے منسوب کیا گیا ہے اسے خواہے کبرے کہا جاتا ہے۔

۷۔ خود بیش کے وقت پہلی ساعت سعد اکبر ہے اس وقت جو بھی سانس چلے گی۔

اسکا تعقیل مشری سے ہے چونکہ یہ سعد اکبر ہے لہذا ہر حرم کے کام کا آغاز اس میں کریں انجام اشاعۃ اللہ حیر و خوفی ہو گا۔

ساعت زہرہ میں محبت کے امور اور عملیات اٹل کام کرتے ہیں ساعت مرین خواہے کبرے خوش ترین خیل اکبر سا ساعت ہے اس وقت کوئی بھی کام کا آغاز کیا جائے ورنہ کافی افسوس مل رہیں گے۔

محبوب و معموق کو سر قمری میں خط لکھیں اس کا نتیجہ عام خدا سے موڑ ہوتا ہے۔ سات دن بوقت سچ سر قمری میں پانی بکھن لور پانی پیتے وقت محبوب کا تصور کریں کہ پانی کے ساتھ محبوب بھی اندر چاہا ہے پانی اس وقت پا جائے جب سانس اندر کو لیا چاہا ہے پانی گھونٹ گھونٹ بھی لپی سکتے ہیں ہر گھونٹ لپی کے لیے بھی سانس اندر کو لینا ہو گا اس سے محبوب تغیر ہو گا۔

اگر مرد کے سات شی سر کسی طرح ضرورت کے کام میں مارے جائیں تو ضرورت تغیر ہو گی میں عمل سات دن بعد کیا جائے تو محبت اور تغیر کے لیے مزید دشاد عمل ہاتھ ہو گا۔

بوقت محامعت مرد کا شی سر ہو اور ضرورت کا قمری سر تو اس محامعت کا مزہ ذہان میں بیٹھ رہے گالذت کے کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے اولاد جوڑا بھی انہی سروں میں ہم بھری کرے خدا نے چاہا اس عمل سے استقرار حمل ضرور ہو گا اور اس طرح شرے ہونے حمل میں آکر ٹوپیا ہوتا ہے۔ ان سروں میں مہاشرث، لذت، محبت اور استقرار حمل کا عجیب قدرت پا جاتا ہے مگر انسان ہے قدر کریں اگر وہ خیفہ زد جیت میں جس دم کیا جائے یعنی سانس روک لیا جائے تو ازالہ ہرگز ہرگز نہ ہو گا جب تک سانس کو نہ چھوڑا جائے جب تک جا ہے ٹلے جائیں یہ کپ کے سانس پر مخصر ہے لہائی عمل ہے کسی اندر، تھوڑے بہا اور میون کی ضرورت نہیں۔

اگر بوقت مہاشرث اس قتلدی چل رہا ہو حمل شر جائے تو پیدا ہونے والا میٹ یا درویش ہو گا۔ جس کسی دوست و میٹ یا غرض سے اپنی بات منوں ہو تو اسے اپنے بعد سر کی طرف رکھ جو بات ہو گی میکل ہو جائے گی جب کوئی دوائیں ہو تو قمری سر میں لیں اس سے دوائی کھل طور پر اٹر انداز ہوتی ہے۔

اب پدرہ تاریخ کی سچ طبع آناتب کے وقت اگر شی سر چل رہا ہے تو اپنے پدرہ روز کے لیے ہے لگرہیں کپ کا میانی خوشی لور پر سرست دیں کے گرد عکس چل رہا ہے یعنی قمری سر تو اپنے آنندہ پدرہ روز پر بیٹھا کون ہوں گے اب اپنے کو علم ہے کہ قتلدی ٹوٹی سر میں تمام ترقیات لائیں، بھگڑے آلام صداب غم و مرض و ایقون ہوتے ہیں لہذا ان لوگوں کا نظر خاص میں رکھا جائے جب بھی مزاج میں اپنے کی خضول گری ہو لور خواہ ٹوٹا پورہ چڑھا ہو کوئی ناخٹھلور اندھے کا اندر یہ ہو تو ایک دم اپنے سر کو تبدیل کر لیں جوں ہی سر بدلے گا مجھ سے طبیعت بہاش بہاش لور پر سکون ہو جائے گی اپنے اس ہڑک و قت میں بہت بڑی پر بیٹھنے سے حفاظت اندھم کے طور پر جو ٹکنیکیں گے سر تبدیل کرنے کوئی مشکل کام نہیں اتنا قطیم طم ہے لیکن اس کے پلا جو در طریقے لیے اور قدر میں نہایت سادہ اور سلیں اس کو کسی تھوڑے عمل دم کی ضرورت نہیں صرف پانچ منٹ میں اپنے سر یعنی اس کو تبدیل کر سکتے ہیں جب بھی سر بد لانا ہو تو خالف کروٹ لیت چاکیں لور منہ بند کر کے سانس ناک سے لینا شروع کریں اسکا سر اکپ کی مرضی کے مطابق مخلل ہو جائے گی فرض کریں اسکا شی سر چل رہا ہے لور اکپ نے قمری سر چاری کرنا ہے تو وادی پتے کروٹ لیت چاکیں منہ بند کر کے ہاک سے سانس لینا شروع کریں پانچ منٹ میں اسکا سر قمری میں تبدیل ہو جائے گا اس طرح اسکا نے شی سر چاری کرنا ہے تو اس کے الٹ عمل کریں گے۔

جب بھی سچ کو جاگیں لڑکے دیکھیں کہ کون سا سر چل رہا ہے جو سر چل رہا ہے اسی ہاتھ کے ہتھیں کو جو ہم لیں اور ساتھ ہم اس سر سے ایک لہا سانس لیں یعنی دوسرے نتھنے کو اٹلی سند کر کے پلٹے سر نے لمبا سانس لے لیں اس معنوی عمل سے اس کا کاتام دن خوش و خرم گز رے گا۔

جب کبھی اپ کو کہیں کام در پیش ہو مقصود ہو لیں دین کا معنا ہے تو معلوم کریں کہ کوئی سارے چال رہا ہے اگر والی سر چال رہا ہے اور اپ کا کام مشرق یا شمال میں ہے تو صدر چائیں آپ کا کام مقصود کے مطابق ہو گا۔ اور اگر بیان سر چاری ہے تو مغرب یا جنوب کی طرف کام کے لیے چاہا چائے خلاف چائیں گے تو کام در ہو گا اگر اپ کو جنوبی ہو گا تو صدر ہے اور سر خلاف چال رہا ہے تو گھر سے انگل کر ۵۰ یا ۶۰ مقدم مختصہ ست میں چلیں بہار کے بعد اپنی منزل کو چلیں بہت فرق محسوس کریں گے۔ کام میں پیش رفت ضرور ہو گی تجوہ کر کے دیکھ لیں۔

سائب عنصر کے لحاظ:-

اربع عنصر چار ہیں خاک، آب، آتش، باد جو سائب زمین کی طرف چاری ہو اس شخص کے بارے انگل کے درمیں ہو اس کا تعلق خاک سے ہے اسکا رنگ زرد سے منسوب ہے جو سائب متوسط چاری ہو اس کی لمبائی اس شخص کے دو انگل کے درمیں ہوتا ہے اس کا تعلق آب سے ہے اور اسے سفید رنگ سے منسوب قرار دیا جائے۔

جو سائب بہت تیز پیٹل اور لمبائی اس شخص کے چار انگل کے درمیں ہو وہ آتشی ہے اسکا رنگ سرخ سے منسوب ہے جو سائب سے رہا اور نیز میٹھے اور اس کی لمبائی سات انگل بدراہ اس شخص کے ہو تو یہ بادی ہے اسکا رنگ بیڑے سے منسوب ہے۔

اگر سائب کلی یا خاکی چال رہی ہو تو فراٹی رزق اور خوشی کی علامت ہے آتشی کا چاری ہونا غم ہماری دکھی کی علامت ہے پتھر کا موں کے خراب ہونے کا اشارہ ہے۔

اپ کسی کمرے میں قفل جائیں جس میں ہوا کا چالنا محسوس نہ ہو اپنے سامنے تھوڑی ہی روئی لکھی کر کے بھاگ دیں اب اپ اپنے تھوڑے سے سائب میں سائب مطابق معمول ہیں جس طرح انسان عام طور پر سائب لیتا ہے اس سے روئی مل پڑے گی۔ جس قدر

سفر شروع کرتے وقت اگر سر شکی چال رہا ہے تو سفر ٹیکریت ہو گا قمری سر تکلیف کی نشانی ہے۔ جس کسی کو سانپ یا سچھ بھردا یا زہر یا جا چار کاٹے تو قمری سر چاری کرادیں مسونر بھریں علاج اور دم ہے۔ سانپ کاٹے پر تجوہ شدہ چل ہے دس گھنٹے میں حکم اگرام و سخت ہو جاتا ہے تکمیل اور ڈائیٹ مریض دیکھتے وقت یا نسخ لکھتے وقت بیٹھ شکی سر میں ریجن اور مریض کو دوائی قمری سر میں لینے کی تائید کرے وہ کہیں کیا شہرت ہوتی ہے شفاکی انشاء اللہ ہر کسی کو اپ کے مطلب پر شفاف طے گی۔

عالی حضرات کو چاہیے کہ بھنس و دعاوت کے تعمیر شکی سر یا اس قساویہ میں لکھیں جبکہ قمری سر اور سر ساعت زہرہ میں محبت و تیغیر کے نقوش لکھیں۔ ساعت زحل میں لواہی جھلکے اور ساعت مریض میں سر اجنب سے گرانے یا ہنزا کے لیے ساعت مشتری ہاں و دولات اور خفت کشائی کے لیے نقوش لکھیں کمال درج بحرب جیش رکھتے ہیں جس ساعت سے منسوب سائب میں کام کرنا ہو مختصہ دن بھی اسی ستارے کی ہوئی چاپیں میجھے جھوڑت کا مشتری۔ جحد زہرہ۔ ہفت زحل۔ اتوار شش۔ سوموار قمر۔ منگل مرثیہ پیدہ عطا رہے۔

بھکی پتکیاں لگیں تو فوراً دونوں کانوں میں الگیاں خونیں دیں کہ کان سے آواز بالکل سنائی نہ دے تو ایک منٹ کے اندر اندر پتکیاں بند ہو جائیں گی۔

ٹکی سر میں کالے گدھے کے کان سے تھوڑا سا خون لکھ کر کے پر کے اوپر سیدھی چاپ چار بار اور الٹی چاپ تین بار دشمن کا نام لکھ کر چھوڑ دیں وہ شخص مصائب میں گرفتار و بربار ہو جائے گا یہ عمل کسی خالم شخص کے لیے ہے حقیقی اور تجوہ اپ کو پر بیشان کر سکتا ہے۔

(سر درد، تپ، لرزہ، درد شقیق یا کوئی بھی دورہ) :-

جب بھی کسی مریض کو ان درجن بالا اعراض میں سے کوئی دورہ آتا ہو کاپ تھیں کریں تو یہ دورہ بیش کسی ایک ہی سر میں آتا ہو گا دورہ کے وقت جو سر چاری ہو گا بیش اسی سر میں دورہ آتا رہے کا اس کے لیے آپ فرا مریض کے سر کو بد لیں یا دورے کے دوران اس دورے والے سر میں تھوڑی سی روکی خوشی دیں تاکہ یہ سر مدد ہو جائے ایک دن میں دورہ کا ختم ہو جائے گا اگر سر مرض پر لاحے تو چند ایک دن لگیں گے۔

معدے کی خراطی :-

بھی کریم ~~جبل~~ کا رشتہ ہے کہ "تمام ہمارا بیوں کا گمراہ مدد ہے" "معدے کو بھی ہو رہیش نظر میں رکھیں ڈالپ ہمارا بیوں سے دور ہیں گے کسی کے معدے میں لفڑ رہتا ہو بد پیشی، بیٹھنے، جانے کریں تو کہاں آتی ہوں پہنچ میں سے کوئی اسیں آتی ہوں اس کی تحقیق کریں گے تو معلوم ہو گا کہ اس مریض کا دلیاں سر بیش کم پڑتا ہے اور قریب سر بیش زیادہ چاری رہتا ہے اس کے لیے ترکیب و علاج یہ ہے کہ کھانا ششی سر کے دوران کھلایا کریں اگر ششی سر ہو رہتا ہو تو باسیں سر میں (نخنے میں) بروائی رکھدیں اور کو شش کریں کہ ششی سر چاری ہو کوئکل ششی سر کا تعلق شش سے ہے اور معدے کا تعلق بھی شش سے ہے اس مطابقت سے دو تین دن میں آپ کو اس طلاق اور بیماری کی لٹک باری والے علاج میں فرق معلوم ہو جائے گا۔

فاطلے سے روئی بلے گی اس کو نظر میں رکھیں اور سانس کے اس فاطلے کی بیانیں کریں اوس طالبائی پر بارہ انگل کے درد ہے تو اگر سانس آنھی بیادس انگل کے درد ہے تو ایسا خوش پانکل سخت مدد و توانا ہے اس کا ہر عضو جسم بھر میں حالت میں ہے تو رازی عمر کی بھی طلامت ہے اگر سانس کی لمبائی پڑہ انگل سے زیادہ ہے تو علامت ہے سخت ترین بیماری سر مرض کا جس سے دوزہ دوز سخت گرفتاری ہے جس سر مرض کی لمبائی بیوئے گی سر مدد ہو جائے ایک دن ۲۰ انگل تک بیجی جائے تو ایسا خوش ضعف کی اختلاپ ہے اور مفتریب مرنے والا ہے اگر کسی خوش کی سانس کی لمبائی یا ۱۰ انگل سے کم ہو جائے تو احتیاطی سندھ سری اور اعلیٰ طاقت کی علامت ہے اگر لمبائی سانس ۲ یا ۵ انگل تک لا جائے تو ایسے خوش کی سر مدد ہج سو سال تک بڑا ہے سکتے ہے۔

سانس سے ہمارا بیوں کا علاج :-

جو کچھ لکھا چاہتا ہے جیسا نہ ہوں نہ عین مذاق و ہلکریں یہ کوئی انسان یا جوں کے لیے کمال نہیں کسی دن سانس خالف چلے تو فرا بہ لانا چاہیے جس سے لفڑان میں کسی واقع ضرور ہو گی۔ سانس بد نئے سے قست کا لکھا تو مت نہیں سکا لیکن علم کے نئے ازالہ اور چیخو ممکن ہے علم دینا کی سب سے بڑی طاقت اور وار ہے کتاب میں بیان شدہ علم انس کے مشاہدات و تجربات پر ہر دوسرے میں تو چند ایک کو ضرور ادا کیں تاکہ یہ جرأت نہ رہے کہ سانس کے کریشوں پر ظنی ہونے کا دعویٰ کر سکے۔

گے کہ آپ کا مارچن اس عادت بد کے خلاف ہوتا چلا جائے گا لور آپ کو اس عادت بد سے نفرت ہو جائے گی۔

وائی سر درود، نزلہ، زکام، کھانسی، قبضن، تپ، دق، اور امراض ریے:-

اگر آپ خدا غیر است ان میں بیان میں سے کسی بھی ایک یا ہر کے ہاتھوں پر بیان ہیں یا ایسے مریضوں سے واطھے تو اس کے لیے ہر ایت یہ ہے کہ طویل طیں کے وقت تک اور اور لوگوں جگہ پر مشرق کی طرف مدد کر کے کھڑے ہو کر مدد سے لمبا سانس لیں اتھا لہاسانس لیں کہ لور مزید کی گنجائش نہ رہے اب مدد کریں ٹاک کے بیرون سے تمام سانس کو باہر خارج کریں سانس اس قدر کھانیں کہ آپ کا بیہتہ بیچھے جا کر بالکل سست جائے اور بالکل چھوٹے سے چھوڑ ہو جائے کم از کم دس پندرہ بار یہ عمل دن میں دہراں جب تک مددی سے فنا کھل دلتے اس سانس کی ملٹن کو بدری رکھیں تندراست انسان بھی اگر یہ عمل کرے تو بے شکار میں گئے مداریوں سے چارہ بے گا امراض مدد کا کافی و شانی علاج ہے بھوک شدت سے لکھی ہے رنگ مرغ دخنید ہو جاتا ہے مصلی خون بھی ہے اتوں کو قوت ٹھیک ہے دل دماغ کو قوی کرتا ہے۔ حافظ یہ ہو جاتا ہے طبیعت بشاشیاں دھاندھتی ہے۔

قوت بہا اور جوانی برقرار رکھنا:-

سانس کو بیٹھنے، رکھنا انسانی قوت کو بڑھاتا ہے بیٹھ مدد سے ہر اس سانس تک قوت دو اشت تک روکنا جب بد داشت سے باہر ہو جائے تو خالی کیا جائے اسے جس دم تو

مصنفوں نے:-

جس کسی کے خون میں لفڑی رہتا ہو، خارش، بچوڑے، پھنسی، پھرے پر دائے خون میں کمزوری، خون میں خرابی ہے۔ لفڑی کی بیٹت کی دو اتوں کے استعمال سے تجھ کا چکا ہوا سے کلی شناکا گری ہے کہ زبان لوپر کے دو اتوں کی تھیں میں کا کر منہ مدد کر کے بیرون سے لمبا سانس لیں اتھا لہاسانس پکوچو دیر روک کر دوبارہ بیرون سے جیزی کے ساتھ خارج کریں۔ دس مدت صحیح و شام یہ عمل ہو اور یا کلکل فنا میں کیا کریں غیرہ میں ہر طرح کے خون کے لفڑی سے چکلاں ادا جاتا ہے چند دوستوں کو یہ عمل آزمائچا ہوں بھر بن ہائی کا طریقہ ہے مجھے بیٹن ہے کہ لکھاری عمل کیا جائے تو پندرہ، کوڑھ، لور خون کے کنٹر کو بھی قیمت دیجا مشکل نہ ہو گا انشاء اللہ سانس خارج کرتے وقت زبان یونچے کے داتھوں کی حریم میں لکاویں مدد کی رہے گا۔

بری عادات و خواہش سے چھکارا:-

اگر آپ اپنے کی خواہش یا بڑی عادات نہ، شراب، بیرونی، سگریت نوٹی یا کسی بھی عادت بد سے تجھ دیزرا اپنے ہیں اور اسے چھوڑنے کی حرست ہے مدد ادا ہے کہ اس گناہ ملور خواہش کو چھوڑا جائے تو اس سادہ طریقے پر عمل کریں کہ جب بھی آپ کا شوق و خواہش اس عادت بد کے لئے پیدا ہو کر نش کیا جائے تو اپ فوراً اسی سروادا ہے نتھنے پر انقلی رکھ کر مدد کر دیں اور بیان مختانے لہا سانس کھچی لیں اس کے بعد بائیں نتھنے پر انقلی رکھ کر کاری سانس کو داگیں نتھنے سے ایک دم خارج کر دیں اسی طرح دس پندرہ بار کریں جب خواہش سر الماحے یا تجھ کرے تو یہ معمولی سا عمل کریا کریں آپ دیکھیں

قری سر سے کیا کریں۔

ہدن کی تحکاوت اعضاہ کی سکتی پیاس غصہ میں قری سر چلانے سے ہدن د طبیعت کو سکون مل جاتا ہے۔ ہر چنان کام رخ قری سے منسوب ہے قری سرہد کر کے شکی جدی کریں تو انتہا ہر گز نہ اترے گی۔
ہانسے کی خرابی ہاف میں ورد پیٹ میں ورد غیرہ کی صورت میں شکی سر کو چاری کریں۔

مدد پر بوجہ، حجی بہ پھی ہو تو شکی سر چلا کیں چند منٹ میں حال درست ہو گا اسال ہو تو سانس ہد کرنے کی مٹھل کریں ہا بہ کریں فوراً ہد ہو جائیں گے۔

بے خواہی کی صورت میں دامیں کر دیتے ہو تو قری سر چاری کریں لور آنکھیں ہد کر کے کھل چاند کا تصور کریں چند منٹوں میں خوب نیند آجائی ہے شکی سر قاطع نہ دہد ہے ویکھے دامنے کی کروٹ منٹ رسول ﷺ پر سولے کا ایک عام فائدہ۔ سخت رودی لگ جائے چار کے نئے بدلک پر پیشہ لانا لازمی مقصود ہو تو لیے لیئے شکی کو چاری کریں اور پندرہ تھیں منٹ سانس روکنے کا مٹھل بھیں دم کریں پیسے سے شر لادر ہو جائیں گے۔

بھماری سے شفایہ کب ہو گی؟

اگر کوئی اپ سے سوال کرے کہ بھاری سے شفایہ کب ہو گی۔ تو سوال کر جے وقت اگر سائل یا مریض کا شکی سر چاری ہو تو جلد شفایہ ہو گی اگر آپکا یعنی عامل کام کار بھی شکی ہے تو غیرہ بھر شفایہ ہو گی اور اگر عامل کا قری سر ہے تو سخت دیر سے ہو گی اگر دونوں کا قری ہجہ رہا ہے تو شفایہ کی امید کم ہے لیس تھا وہ خطرہ کہ اور جان لیوا ہے۔

پہلیاں کہتے ہیں علم النفس کی معراج ہے اس مٹھل کا ایک اور بیان د کر دیتے آگے ہو گا ایک آسان طریقہ لکھا جاہے بیمیش محتویوں سے سانس لٹکر سانس کو بکھپڑوں میں چھو کیا جائے اور قہو کیا جائے اور قہو کیا جائے جب تک مزید قہو پر قدرت نہ رہے تو منہ کے ذریعہ سے سانس خارج کریں یہ مٹھل بیمیش ہر دوست ہر چکر کر سکتے ہیں ابتدہ سچ کا دافت بہرین ہے ہو تو ارجنگہ پر اس مٹھل کو کرنے سے انسانی عمر بڑھتی ہے جو انی قائم کر رہی ہے بال سیاہ رہتے ہیں۔ اعضاے کے کمیز خیش جوان اور خافت در رہتے ہیں۔ دافت، سر، سینہ اور پیٹ کی بھداریوں کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

بیمیش صحیت و تدرستی :-

اپ جب بھی کھانا کھائیں تو بیمیش شکی سر میں کھائیں اور جب پانی ہا ہو تو قری سر میں پہنچے اور پیشتاب پن خانہ بھی قری سر میں کریں اس مغل کو چاری اور بھیں تو بھی کوئی بھی مرض و بھاری نہ دیک نہ آئے گی وائی ہست اور تدرستی رہے گی اما راضی آپ کو پہنچانے گی بھی نہیں کارا م طریقہ ہے۔

دیگر تجربات :-

گرم بھداریوں سر درد، حارہ، شدت پیاس، ضعف ہجھر خادر ہر حرم ورم کے مریض کا شکی سرہد کرنے سے تین چاروں میں مرغی بغیر دو اکے قدم ہو جاتا ہے۔ اس طرح سرہد بھاریوں میں قری سرہد کرنے اور شکی سر چاری کرنے سے ہر حرم کی سرہد بھاری بھاگ جاتی ہے دو طور میں آپ کو بھرپوک کہتا ہے گری اور دی کا مقابلہ بھی بیمیش شکی و

ہر مررض اور مداری کا خیر عمل اطیاء کے لئے انمول تھنہ :-

روحانی علوم کی طرح حکمت طب المیوچنک ہوئے چکنک اور ہر طریقہ علاج میں ہر معالج اس امر کا شائک و متناشی پیدا جاتا ہے کہ کوئی ایسا نصیحت، نصیحت، تمنی طریقہ علاج ہو جو ہر طرح کے مریض کے لئے شفاء مدد ہو جائے یا انسانی فطرت ہے کہ وہ خوب سے خوب تر لور آسان تر کی تلاش میں اپنی زندگی گزار جاتا ہے میں ہر طریقہ علاج کے ماہرین لور مخالفین کی خدمت دعوے کے ساتھ یہ عمل طریقہ علاج پیش کرتا ہوں کہ جس قلم کے مداریوں پر استعمال کیا جائے ساتھ ہی بھی دعویٰ ہے کہ یہ عمل کسی بھی ماہر علم انس پیا کسی لور کے پاس نہیں۔ اس خاص الفاظ نیا اب ترین لور مژوڑ ترین لور انمول عمل کا انکشاف بھی بھجو پر روحانی باب علامہ شاذ گلائی مرحوم نے کیا جن کی شفادستی حکمت کی لیے طرف دھوم پی ہوئی تھی۔ اسکے بعد شفاء (انشاء اش) کو ظفر مخالفین ہر عام و خاص کرتا ہوں کہ بھرپور فائدہ حاصل کریں ہر مقام اور مریض پر استعمال کریں و کسی انسانیت کی خدمت کا بیکار طریقہ ہے۔

عمل :

مریض کو سامنے لے کر البار و دو شرایف پیٹھیں بھر ایڈ پر صیص۔

حوالہ فی حواش شفاء قول امام موسے رضا

اب آنکھیں بھد کر کے یہ تصور کریں کہ مریض کا مررض اپنے اندر کھینچ رہا ہوں اور ساتھ ہی سانس اندر کھینچا شروع کریں اس کے بعد لو بھد اب سانس آئتے گہستہ ہوں شفاء لیں اور یہ تصور کریں کہ اپنے اندر کھینچ ہوا مررض باہر پیچکہ رہا ہوں یہ عمل کم ازکم البار

کریں شروع میں۔ ۳۔ مریضوں پر تجوہ میں سمجھ رہتے یا کم از ہو تباہک ہاگہر ایسیں چند مریضوں پر عمل کرنے سے تقدیر ہو جاتا ہے اتنا ظیہم عمل ہے اتنے آسان طریقے سے امراض کو کھینچا جاسکے تو محنت ضروری ہے تصور کاں اور بیان سے قاد ہو جاتا ہے اس عمل پر کمک ہے اور تقدیرت کے بعد صرف مریض کی تصور کا کام وے گی تصور سامنے رکھ کر اسی اصول سے عمل کریں تو مریض کا مررض کلک آتا ہے چاہے مریض یتکرکوں میں دوسری گلوں نہ ہو آخر میں البار پھر درود شرایف پیٹھیں پیٹھیں بھریں دو، نسخہ لور نوکلک اور پر بیڑے کے ایسا عمل ملنا یہ ہے عی مٹکل ہے اور اس قدر آسان کہ ہر کوئی کر سکے اور ہر چکد و مقام پر کر سکے شفاء ہے تو اسی ہے علاج ہے تو کسی ہے نسخہ بھر بہے تو کسی ہے دعا ہے تو کسی ہے اس عمل کی قدر نہ کرنا فکر ان خوب ہے۔

دروگ اعلان :-

مجنووں اور بھر کائے کے ملاوہ درود سر لور ہر حجم کے درود کے لئے علاج ہے۔ تم بار مقام درود پر لکھیں۔ (الیعذہ اللہ) اس کے بعد جس دم کر کے سانس روک کر جمن بار لکھیں پھر تم بار پڑھ کر دم کریں درود اپنی جہد سے بھاگ جائے گا۔

سوال کا جواب بد ریجہ علم انس :-

علم انس کے ذریعے سوال کا جواب دیجئے کے لئے ماہر انس کو کھلی چکہ و خدا چاہئے جس سائل انسانی سے آپا مکس اگر سائل جاری سر کتاب سے آئے اور اس سر کی طرف تکھنے جائے تو اس کے سوال کا جواب سائل کے حق میں ہو گا یعنی کام ہو گا اور اگر

سماں کے سر یعنی پہلے سر کی طرف سے آیا اور اسی جانب تینجہ گیا تو سوال کا جواب نبھی میں ہو گا لیکن سماں کا کام نہ ہو گا۔

ایک اور قاعدہ :

جب سماں ۲۳۱ کرنے تو سماں کے نام سوال اور مخالف دن کے حروف ٹھہر کرو اب اگر حروف جھٹت ہوں اور سر آپ کا شمی چل رہا ہے یا حروف طاقت ہیں اور سر قری سر چل رہا ہے تو سماں کے سوال کا جواب نبھی میں دیں دیں سماں کو نہ کہی ہو گی اور اگر حروف طاقت ہوں اور آپ کا سر شمی چل رہا ہے یا حروف جھٹت ہیں اور آپ کا سر قری چل رہا ہے تو سماں کو کامیابی کی لہاثت دے دیں اگر لس تسلیمیہ چل رہا ہے تو کامیابی دیے سے ہوئے کی شرط لگا دیں۔

فتح یا شکست کے ہو گی؟

مغل کے وقت جس حریف یا فرین کا شمی سر ہو گا اسے فتح ہو گی اور اگر دو نوں کا شمی سر ہو گا تو جو کوئی گرسے پلے لکھا ہو گا اسے فتح ہو گی قری سر والے کو شکست ہوئی ہے۔

لڑکا ہو گایا لڑکی :-

سوال کرنے والے کا اگر سماں شمی سر ہو گا تو لڑکا قری چل رہا ہو تو لڑکی انشاء

الله پیدا ہو گی۔ اگر عامل کا سر بھی شمی اور سماں کا بھی شمی ہو تو ایسے میں ضرور اور ضرور انشاء اللہ لڑکا پیدا ہو گا۔ اسی طرح دنوں کے قری سر دل میں انشاء اللہ ضرور اور ضرور مدد جسیں پیدا ہو گی۔

محبت و تغیر کا نفسی عمل :-

ثراء کے اور لائق میں مسالوں کے ساتھ منسوب سماں کا یہاں ہو چکا ہے اس میں کا اعلان سماں زبرہ سے ہے جو کہ ۲۳۱ مدت کے لئے ہوتا ہے صرف اس وقت اور ساعت کو نکاہ میں لا جیں میں اس ساعت زبرہ یعنی سماں زبرہ میں مغرب کی طرف من کر کے پانچھی مبارکہ تکہ جائیں اب جس کسی کو تغیرہ ہائی کرو اس کا تصور اسے خشوع و خشوع کے ساتھ کریں کہ گویا مطلوب کا ٹھکل د صورت آنکھوں کے سامنے کھڑا ہے اب قری سر کو اندر کی طرف کھینچیں اور ساتھ ہی ساتھ تصور ہے کہ اس سماں کے ذریعے مطلوب کو اندر کھینچ لیا ہے اور دل میں اڑکی ہے۔ میں یہی عمل ساعت زبرہ یعنی ۲۳۱ مدت چاری رکھیں جب تک لس تسلیمیہ چاری ہو کم لازم تین دن یہ عمل کریں مطلوب کا اس عمل کے اثرے چاٹھکل ہے کچھ کرائے گا اس عمل ہے پنادے مٹاڑھے بغیر کوئی نہیں رہ سکتا یکسوں اور سماں زبرہ کا ہو ضروری ہے۔

جذب القلوب کا نادرہ روزگار عمل :

جو عمل توک قلم کرہا ہوں میرے رو جالی بہاپ کو ہندوستان کے مشورہ مابر علوم فلکیات جناب شفقت رام پوری مریم حرم نے عدالت کی تھا جو کہ ان کا مجرم مل ہے

۱۶ اعداد قمری ہے کیونکہ اس کا نصف ۱۶۔ ۸۔ ۳۔ ۲۔ اگر اعداد امتحان کرنے پر ٹھیک اعداد اخذ ہوں تو عمل ہاں کریں اس طرح مطلوب کا آہا مشکل کام ہے عمل ہو گا تو افرم ہو گا حاضری نہ ہو گی اس کا معیاد تین یعنی ہے اگر امتحان کرنے پر عدد تعداد ۱۶ کے تو عمل کارگر ہو گا اور مطلوب یا محبوب دوخت کے اندر حاضر ہو گا۔ امتحان کرنے پر اعداد قمری آئے تو عمل ایک یخت کے اندر اندر اپنی وقت سے محبوب کو پاگل کر کے حاضر کر دے گا تسلیا یہ اور قمری میں عمل کی وقت کشش سے مطلوب آ جاتا ہے ٹھیک میں بھی اڑھو جاتا ہے مطلوب حاضر ٹھیک ہوتا لفت ہو جاتی ہے۔

اب آپ کے اپنے اور مطلوب ممدو والدین کے اساء کے جو اعداد حاصل کئے ہیں اپنی اعداد کے مطابق سورۃ یوسف میں سے ایک گفتہ ہم عدد اخذ کریں۔

اب بعد تماز عشاء رات کو تھامی میں بیکوئی کے ساتھ اعداد قمری یا تسلیا ہیں تو پتھی مار کر من مغرب کی جانب کر کے مصلی پر پہنچ جائیں ٹھیک اعداد کی صورت میں دوز اور ہو کر مشرق کی طرف مند کر کے پہنچ جائیں اب سالس لیں اور بھد کریں یعنی جس دم کر کیں اس دوران جس دم میں اخذ شد و آئت پڑھیں جتنی ویرا آپ سالس روک کر کے ہیں بہ بک پڑھتے جائیں اب جب سالس کر دتے باہر ہو تو سالس خانج کریں بھر اس طرح سے کریں۔ اس طرح کم از کم ۳۲ ٹھیک بند کریں۔ سورج مشرق کی جائے مغرب سے طلوع ہو سکتا ہے مگر اس عمل کے اڑھیں لفڑی ٹھیک میں ہو سکا امتحان مخصوص دنوں میں آپ کا مطلوب دیوانہ وار حاضر ہو گا۔

تیرے رو جانی باپ کا بھی دس بارہ بھگوں پر آگ مودہ اور تجربہ شدہ عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ اکیرہ ہے تو یہ چادو ہے تو یہ ہے عمل ہے تو یہ ہے اور اگر کسی عمل میں اڑھے تو اس میں ہے محبت کیلئے روزے زمین پر اس سے بھر عمل دیکھانے سنا ہو گا لاکھوں میں سے انتخاب ہے دنیا میں ایک بھوپے سے کم نہیں علم النفس کے ماہرین نے محبوب طرح سے ترتیب دیا ہے۔

سائنس کی عام طور پر تین قسمیں ہیں۔
ٹھیک قمری لور تسلیا یہ

اس لحاظ سے اعداد کی بھی تین قسمیں ہیں۔

ایک ایسے اعداد جن کا نصف آسانی سے ہوتا چلا جائے مثلاً انصاف ۸ انصاف ۱۱

نصف انصاف ۱۱

دوسرے ایسے اعداد جن کا نصف ایک بھار ہو سکے اور کے بعد بھر اس کا نصف نہ ہو سکے

مثلاً ۸ انصاف ۹، ۱۰ انصاف ۵، ۱۳ انصاف ۷

تیسرا ایسے اعداد جن کا نصف نہ ہو سکے مثلاً ۵، ۷، ۱۱، ۹، ۷، ۱۳ تو غیرہ

ایسے اعداد تسلیا یہ اعداد کہلاتے ہیں۔

اب آپ نے جس کو تجھر کرنا ہوا اس کے ہم ممدو والدہ کے اور اپنے نام ممدو والدہ کے اعداد تسلیا یہ قمری اس وقت مجع کر دی جب آپ کا قمری سر جاری ہوا ب

حاصل مجع کے اعداد کا امتحان کریں۔

مثال کل مجع شدہ اعداد ۲۴۲۶ اس کا امتحان کیا ۹ مجع ۲ مجع ۳ مجع ۲ درجے ہے

اعداد حاصل کریکا طریقہ :-

ع ر ض ب ي ك ي

|||F |* F* |* F A** F** L*

یہ اعداء صرف ایک ہام کے دینے گئے ہیں ان میں والدہ مظلوم بمع والدہ کے
حجت ہو گئے۔ اسی طرح قرآن مجید میں سورہ یوسف کی آنکھ کے اعداء کا کمال کئے ہیں۔
جس دمکپڑا یام:-

یوگا اور یوگا کی کیمی کو جس چیز ہے اسے دو جس دم ہے جس دم پر علم النہیں کو ملی فہرے یوگا میں جس دم اطمینان قلب کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ جس دم سے طبیعت کو اپنی جیزگی، سکون، راحت، خلانت، اور سرور ملکے کے انسان بارہا چاہتا ہے کہ سائنس لیاہی نہ جائے کیونکہ اس میں غیر معمول قوت زندگی مضر ہے اور یہ طرح کے غم دام سے دور ہو جاتا ہے، براہمیوں سے نظرت اور سمجھی سے غمہ کوہا لوپر سے بیزار لور پر بیز ہو جاتا ہے جس دم کا عامل عمر دراز مضبوط و قویا ہوتا ہے۔ اس عمل کو چاری رکھا جائے تو انسان کی عمر سیکنڈوں تک ہو سکتی ہے۔

یہ کوئی شرم یا اختلاف کی بات بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی حیات سائنس کے تعداد پر مترکی کیے ہے۔ اسی لئے ارشادِ ربیٰ ہے ”کل نفس زانع الموت“ ہر نفس کو موت کا لامَّا اقتَدِ چکنا، اور گا سائنس کے کاروبارِ درد کے رکھنا بھی دم ہے اب جھوڑ زیادہ دری سائنس کو روکا جائے گا اتنا تی قائد ہے ہمود بده۔ مت مغلول طبقِ فسل میں اکثریت اسے شہنشاہ سائنس گروہ کے نام میں لور کیوں نہ ہو یہ عمل انسانی حیات لور جنم کے

امجد قمری - ممکنہ قیمت

ج ط ن ک س ر

۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰ ۴۰

۵۰۰ ۴۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰

1*** 2** 3** 4** 5**

شروع میں آپ کو مشق و ریاضت ایک جگہی مشقت کی طرح گھوس ہو گا جن جوں جوں آپ قوت ارادی کے ساتھ ہوں گے تو ریاضت سے اور مشق ہر وقت کرنے کو چاہیے گا جب آپ کو سانس کی اس مشق سے لطف آن شروع ہو گا تو طبیعت کے ہاتھ سانس کے کرچوڑا تھی جائے اسی سکون میں غرق ہوں آپ سانس رونکے کے وقق کو جتنا چاہیے یہ حاکیتے ہیں دنیا میں لوگ ہیں جو گھنٹہ سانس خیں لیتے ہو گا میں یہ چیز عام ہے دوہما کی ریاضت سے ہاچڑنے دس منٹ تک سانس رونکے پر قدرت حاصل کیا مصروفیت کے باعث باری نہ کر کے سانس کر سکت اور بھیل سے متعلق کھلاڑی کے لئے سانس پر ہبور حاصل کرنا باتیچہ اخطال ہوتا ہے غیر مذاہب میں کی یہی چیز محرمان رو حیث گروہ جاتا ہے اسی مشق و ریاضت سے لفڑی افس لیتی ہو اپنی غصیت یہاں اور ہو جاتی ہے یہاں میشی غصیت ہر انسان میں موجود ہے جو غاہری غصیت سے ارض اعلیٰ اور قوی تر ہے۔

اسے اکٹ سانس میں اسکے لیے اس کا ASTRAL BODY یا INNER SLEF کہتے ہیں اس کا مظاہرہ عام غص خوب کی حالت میں خوب کرتا ہے یہ جو خواب کے عالم میں غیر ملک بکھی چلتے ہیں ظاہری حواس خسر کے بغیر چیزوں کو دیکھو پھر ہتھیے ہیں سن سکتے کہا کہتے ہیں خوشبو کا حس کر سکتے ہیں لذت دشیر کی کافیں کے ذاتی سبک گھوس کر لیتے ہیں یہ کہا ہے آپ تو اسی پر موت کی بیکن خند میں ہوتے ہیں یہ کام اسی ہاٹنی غصیت کا ہے جو ک اکٹ ہمارے حالت خواب میں یہاں ہو جاتی ہے اس غصیت کو خواب کے بغیر جسم سے نکال کر بہر سر کرنا غیر مذاہب میں رو حیث کی اتنا ہاء ہے جب کہ اسلام کی رو حانیت میں یہ مقام اول ہے فخر اور صوفیاء کرام اور ولیاء اللہ کی نظر میں یہ بکلی سر گھی ہے چہ ہر یہ سر جیسا ہیں دیگر مذاہب نے اپنے بزرگات کو لکھے عام دھڑو ہر چیز کے لئے اور جان کو رعب و اڑا دیا صرف اپنے غاہری جسم سے ہاٹنی غصیت کو بہر نکال کر ہدندور اپنے اور رو حیث کے

لئے ہر کارہ ہے اس کے صرف فوائد یا کرنے پر ٹکم سکاپ لکھی جائے تو کم ہے ارٹکار توجہ کے لئے کمال کا درج رکھتی ہے کیونکہ یکسوئی کے مشقوں میں آپ توجہ قائم رکھتے کی خود کو شش کرتے ہیں جبکہ جس دم میں مشق و ریاضت آپ کو یکسوئی اور توجہ ایک گھنٹے پر خود قائم رکھتے پر مجبراً کرتا ہے۔ سکاپ ہاٹنی میں لئے ابھی ابھی آپ اس صداقت کو پر کھ سکتے ہیں۔ جس دم سے ماریاں کو سوسوں دو رہا ہتھیں مضر صحت بر جا گیم ان کے ہام سے ذرتنے میں اندر ورنی ورنی انسانی توانا و تمنرست رہتا ہے قلبی و ذہنی سکون حاصل ہونے سے انسان ایسٹ بلکا پچکا اور ترو ہتھے طبیعت کے ساتھ رہتا ہے۔ پھرہ سرخ و سفید جسم مضبوط ہو جاتا ہے مدد و دلائل کا تجاح صیلہ رہتا۔

مر

کمال جس دم :-

جس دم کے متعلق سانس کو قید کرنا کے ہیں۔ جس دم میں سانس کو آہستہ آہستہ میٹھی گولیوں کی طرح چو سا جائے سانس کے سماں کے سماں نہ ہو جھکوں کو استعمال نہ کریں۔ جبکہ سانس کو آہستہ آہستہ اندر کھینچو اور اس قدر سانس کھینچا کر مزید کی ہمچنانشیں تو اسے قید کر لیں یعنی بطب کر لیں یہاں سکون اور اطمینان کے ساتھ جب بطب پر قدرت نہ رہے سانس کو بہر خارج کرنا شروع کریں آہستہ آہستہ سانس بہر کو نکالیں اب طبیعت کو سچھلے دسیں چھلے لئے انطاڑ کے بعد سانس کو پار سکون شوق و ذوق ریاضت اور ہمچنان کے ساتھ پھر اندر کھینچنا شروع کریں پھر ہمچنان رکھیں منہ در رکھیں۔ پھرے افیار ہونے سے پہلے آہستہ بہر نکالیں۔

آہستہ آہستہ درج بدرج سانس کو قید کرنے سے روکنے کے وقق کو بدو حالتے جائیں

مدد کے ہستیوں کے ہاتھوں کئے انسان بوجوں درج حق مسلمان ہوئے تھیں آج یہ چیز رکھتے و
آگھیں ترسی ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر کس دن کس کو تعلیم رو حاصلیت جس سے خرق
العادات مظاہر ہے ہو سکتی دی جائے تھیں قابلیت، امیت، برداشت، شوق اور چذب
کرنے کی صلاحیت رکھنے والے حالاشان رو حاصلیت کا درس خاص دیا جائے اس
کے باوجود بھی کوئی اسلامی رو حاصلیت کو سیند میں دبایے رکھتا ہے تو لوگوں کی زبان کو کوئی
ٹھیں روک سکتا اور جو لوگوں کی زبان ہو گئی وہی حقیقت ہو گئی کہ لوگوں کے زبان فلک خدا
است "رو حاصلیت کی تعلیم پوچھیدہ رکھنے کا ہوا نہ تھا لیا گیا جل و جدت سے کام لایا گیا تو ان
حضرات کو بھی صرف ان مسلمانوں میں شمار کیا جائے گا جو صرف یہ پیدا کرتے ہیں اور
اصل چیزوں میں ملاوت کرتے ہیں اور جنہوں نے اصل و قلن کا فرق مٹا دیا ہے اللہ اللہ خیر
سلام۔

مراقبہ سیرو سفر

اس امر کا ذکر ہو چکا کہ جس دم کی بریاضت سے انسان اپنے اندر کی باطنی خصیت
کو بیدار کر سکتا ہے اور اسے باہر نکال کر اپنی مرضی کا سیر و سفر کر سکتا ہے تھیں اس کے
لئے ضروری یہ ہر آپ سالوں کو روکنے پر ۵ منٹ کی قدرت دکھتے ہوں جب کپ کو جس دم
پر کم از کم پانچ منٹ تک قابو رکھ کا مٹھی ہو گا تو آپ کے لئے نکالا نکلی جوے شیر لانا نہیں ہو گا اب آپ بھی اندر کی خصیت INERSELF کو نکال
کر گھومنا بھرنا سکتی گے جب کہ آپ کا جسم آپ کے کمرے میں پڑا ہو گا یہ کوئی جن بھوت کی
کمالی نہیں حقیقت ہے مجھے جتنا علم علم نہ دیا ہے بے دریخ اور اب ہوں ایسی تعلیم لوگوں کی

معمولی درجے کی تحریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے ٹھیک کیا یہ میرے اسلاف اور
بزرگوں کی طرح
ہواں از کے ہیں ؟
اٹ میں سے گزر سکتے ہیں ؟
پالی پر ٹھل سکتے ہیں ؟
اگھے چپکے میں مقام تبدیل کر سکتے ہیں ؟
اپنی ٹھل سے کسی لور ٹھل میں آکتے ہیں ؟
جاتاں کو بند کر سکتے ہیں ؟
بے جان چیزوں کو اڑا سکتے ہیں ؟
تینیاں کا جواب لور کام ہر گز ہر گز نہیں ہو گا۔
گمراحتی افسوس اور انجانی دکھ کے ساتھ لکھا ہے رہا ہے کہ یہ خرق العادات
مظاہرے آج ہم سے بھی کوئی نہیں اگر سکتا اور نہ اسی کو دکھانے کی ہمت ہے یہ محض پاریدہ
تھے نہ چکے ہیں۔ ہمارا ماضی اور ہماری خرق العادات مظاہروں کی امتیوں سے بھر اپڑا ہے
یہیں آج ہاں میں کوئی نہیں جو اسی پر پڑے غیر مذہب کے تحریات لعلی و معمولی علم کمات
دے سکے ہم امت محمدی ﷺ کو صرف روزی کامنے کے لئے رہ گے یہیں اور ہمارا
سارا پچک بھی یہی ہے۔

اگر اس علم کو عام کیا جائے ان مظاہروں اور کرامتوں کو عوام و خواص میں اس
درس و تلقین کے ساتھ پیش کیا جائے کہ کوئی پچھے نہیں ہوتا یہ صرف اللہ کی طرف سے
ایک علم ہے تو تھنی گمراہ آجھیں درست ہو جائیں گی اسلاف اور مشور رو حاصلی ہستیوں کا
زمان در دش ہے ان

ان میں سکھتی تھیں رہی۔ ان میں اتنی قوت بھی نہیں رہی کہ حرکت میں آجائیں ان میں سوئی چیزوں تو درستک نہ ہو۔ تصور کی کرائی میں ذوب چکا تھا لہذا پاؤں کی چیزیں سن ہو پہنچے ہے تصور کی میں دہرا کر کے سناہت اپنے بدن کے اور پرچھ رہی ہے۔ گھنٹوں تک بدن سن ہے اپنے بدن اور کو لوٹوں تک سناہت آجھی ہے سناہت پہنچے میں محسوس ہو رہی ہے۔

بینے کھلائی ہے۔ تھو سن ہو پہنچے ہیں میر اپورا جسم سوچا ہے۔ مگر ہم چاگ رہائے میں اپنے جسم کو حرکت میں دے سکا تو یہ تصور اتنی جعلی افیکر کر گیا کہ چیز میر اپورا جسم خیال اتنی فانگی میں جلا ہو گیا تھا مثیل شروع کی۔ میر اپورا جسم بھی نظر کر رہا ہے پر اپورا جسم۔ یہ میر اسر ہے۔ اس کے پیچے سینہ، بیٹھ، ران، پنڈلی، پر اشاؤ گیلانی، ہو یہ شاد گیلانی اس شاد گیلانی اور لوں شاد گیلانی سنیں مودود افرقہ میں۔

لپچے میں اپنے جسم سے بالکل الگ ہو کر چارپائی پر کھڑا ہو گیا پہنچائی سے اڑوں؟ ہاں ضرور۔ جو تے کی کٹک محسوس ہو رہی تھی۔ چارپائی سے اٹھنے کے باعث چارپائی کی چڑوں میں چچڑاہٹ کی آٹو گی کر رہی تھی کہ اچاک پڑوں کا کہاں نہ ہو سے بھوٹا۔ میں تصور اتنی نیند سے اچاک پڑک اٹھا۔ وہاں ایک گھری مثیل میں ذوب پکا تھا۔ کہے کے ہو کوئی نہ اسے بھیجوڑ کریں اور کر دیں۔ مگر انہیں جسم تصور اتنی فانگی میں جلا تھا۔ اس لئے اسے جگانہ گی ضروری تھا اپنے آپ سے خطاب کیا کہ میرے بینے میں زندگی دو رہی ہے۔

ہاتھوں میں حرکت آجھی ہے۔ اور زندگی کی یہ رمق نچلے بدن کی طرف سرعت سے دوڑ رہی ہے۔ ران پنڈلیوں اور پاؤں میں خون کی حرکت جیز ہو گئی ہے۔ لپچے میرے سامنے بدن میں پھر روح زندگی کام کرنے لگی۔ میں تصور اتنی فانگی سے باہر لگا۔ میں نے کروشہلی اور کلکہ شریف پڑھ کر سو گیا۔

”وسری رات“ اختیالی سکون کے عالم میں بستر پر لیٹ گیا جس دم کرنے کے

کوہ سوں کی خدمت کے بدلتے ملتی ہے لیکن مجھے لوگوں کی نفیات سے کھلیے کا شوق نہیں لوگوں کی زندگی کا احتصال آتا نہیں جیسیں علم سے محبت ہے مجھے ان سے محبت ہے محبت کو نبھائے اور اسے کچھ دینے کی حضرت کو شش کر رہا ہوں۔

اب پچھکاپ کی بکوئی بھی غیر معمولی ہو چکے ہے اور جس دم کی مثیل نے جزیدہ یکسوں میں غرفت کر دیا ہے اب کپ تصور اتنی قد مول سے چال پر بکتے ہیں باطنی غصیت کو نہلے جمال چاہیں لے جائیں اس کا علیل پکھو یاں ہے کہ تمہائی اور خاموشی کے وقت اس کے لئے رات کا وقت النب رہتا ہے گرام دہ حالت میں یہت جائیں مذہب آسان کی طرف ہو۔ آنکھیں بند کر کے اب تمین چارپاڑ گرے گرے آہستہ سانس لیں اس کے بعد سکون کے ساتھ پانچ منٹ کے لئے جس دم کریں اب اپنے پورے جسم کا تصور کریں باطنی انکھیں کے ساتھ یعنی جیسے کپ باطنی بھارت سے رہے پاؤں تک اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں ساتھ ہی آگے کیلے طریقہ کاروڑ جسم سے باطنی غصیت کو نہالنے کے لئے میں اپنے رو حادی باپ علامہ شاد گیلانی کا میان کر دہ میں بکری روحانی رسالہ میں بھی چھپ کا تھا من و عن ہیں کرتا ہوں جا کہ کتاب کو شرف کے علاوہ رو حادی باپ کی زبانی آپ کو ناقابل فراموش سبق دے سکون۔

اکتوبر کا مہینہ۔ ایک حضرتی رات اور میں اپنے گھر کے کھلے گھن میں چارپائی پر لیٹ کر سوئے کی چیزیں تھے۔ بال ہوں کی چارپائیں قرب قریب تھیں مجھے خیال لیا کہ کیوں نہ مرا اب قبیر کی مثیل شروع کر دوں ہوں کے سو جائے کے بعد گھر میں مطلقا خاموشی چھاکی تھی۔ میں نے آنکھیں بند کر کے ایک لہاسانس کھیچا جس دم کر دیا ہے منٹ پاؤں پھیلا کر سویا تھا تصور کیا کہ میرے دونوں پاؤں سر دھوکے ہیں بالکل سردو۔

بعد تصور یہ کیا کہ میں چارپائی سے انھ کر پلٹھ گیا ہوں۔ پھر لٹکائے تھا ہوں اور جو تا پہن رہا ہوں۔ جو تجھے چارپائی کے نیچے پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ میں نے دو ٹوں پھر میں جو تے پن لے لیجئے۔ تصور کے عالم میں میں چارپائی سے انھ کر ہوں۔ میں تصور اتنی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا سب افراد خانہ گری نیز سورہ ہے تھے میں تصور اتنی قدموں سے آہستہ آہستہ چلتا ہوں۔ میں کی سبیل کو عبور کر کے گھر کے دروازے پر پہنچا تصور اتنی ہاتھ نے دروازہ کی کنڈی کھولی۔ دروازہ کھلائیں آہستہ آہستہ قدموں پر ہجاتا ہوا گلی میں داخل ہو گیا۔ تصور اتنی ہاتھ نے کھلے دروازے کے پت پھر بد کر دیئے گلی مشرق کی طرف کھلتی ہے۔ میں نے تصور اتنی آنکھوں سے فدائے کو دیکھا جاندے آہان پر چک رہا تھا اور گلی میں چاندی پہنچی ہوئی تھی۔ دیوار کا سایہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور میں نے چاند شروع کیا تصور اتنی قدموں آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں۔ انہیں شیرازی صاحب کے مکان کے دروازے پر پہنچ گیا دروازہ بند تھا۔ میرا تصور اتنی ہاتھ بھائی انہیں شیرازی کے دروازے کی کنڈی کی طرف بڑھا رکھنے کو میں نے نہ رکھ رکھنے کے بعد بھائی شروع کر دیا۔ کوئی صاف طور پر میرے کانوں میں بگری تھی کیوں میرا تصور اتنی ہاتھ متواتر کنڈی کھلکھل جاتا تھا کہ اتنے میں اندر سے انہیں شیرازی نے گواز دی کوئی ہے بھائی؟ میرے تصور اتنی جسم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں انہیں صاحب کے دروازے پر کھڑا تھا کہ حقیقت میں اپنے اس سر پر مراجعت کی حالت میں تھا اور اپنے بھرپور پڑے ہوئے بھی میں جاتا انہیں شیرازی کی کنڈی کھلکھلنا تھا جان لون ان کی گواز کو واضح طور پر سن بھی رہا تھا۔ میں نے انہیں صاحب کے کھلکھلنا نے کی گواز کو واضح طور پر سن بھی رہا تھا۔ میں نے انہیں صاحب کے کھلکھلانے کی گواز نے دروازہ پر آئے تو ان کے قدموں کی چاپ بھی سنی۔ انہوں نے دروازہ کھولائیں اور کسی دو دروازہ پر دیکھ رہا تھا لورہ دروازہ سے سر ہاہر کا لے اور اس سر جھنس بھری تھا۔

سے دیکھ رہے تھے کہ کس نے کنڈی کھھائی ہے؟ میرا تصور اتنی ہے ان کو نظر دن۔ آنکھ قاتا تھا جو جرت کے عالم میں اور حادث دیکھ رہے تھے اور جب کسی جھنس کو نہ دیکھ سکے اور بات ان کی سمجھ نہ آسکی تو زور سے انہوں نے دروازہ بند کر دیا اور اپنی آواز سے پڑھا۔ لاحول والا قوہ الابانڈ۔ ان کے دروازہ بند کرنے اور لاحول پڑھنے سے میرے تصور اتنی ہے ان نے ایک بھجن ہاتھ محسوس کی اور میں کاوس کے مریض کی طرح بدلنا کر بھر پر اپنے جسم بادی میں بھر داپس آیا۔ بکدم آنکھ کھلنے کے باعث اٹھنے کی کوش کی گرچہ تکہ جسم پر عارضی قابلی اڑات ہوئی کر کے رہا۔ اس نے اٹھنے سکا۔ ذہن نے فوراً مشورہ دیا کہ قابلی اڑات دور کرنے کے لئے جسم کو بہادت وہی چائے۔ سماجی طریق کے مطابق میں نے بہادت دے کر اپنے خواہید اعضا کو بھرپور کر دیا۔ یہ تھار و جانی پاپ کا تھر جہاں کی کنڈی باتی خصیت کو باہر نکالنے کے لئے اتنا جائی تھی کہ ضرورت ہوتی ہے اپ کا تھلیل جو کر کے لیے محسوس نہ کرے کہ اپ بھر پر پڑے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ اپنے بیکوئی کی مشقیں بھی بڑے ذوق و شوق کے ساتھ کمک قبضے کے ساتھ کمک کر لیں اور جس دم پر بھی عبور ہے اس لئے اپ کو کوئی دقت انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگی۔ البتہ جب بھی نجوبت کے دروازہ خیال ہٹ جائے اور یہ ذہن میں آئے کہ اپ بھر پر لئے ہیں تو ان دن بیارات کو مثل مخرب کریں اور اگلے دن بیارات کو بھر مضمون خیال کے ساتھ کو شش کریں یہ سارا کچھ کچھ کی بیکوئی پر محصر ہے ذہن مشرشہ ہو کمک اور خلاص تھجی میں ذہن بھس تھیں میں کمک ہو چکا ہو چکا۔ شروع شروع میں جسم سے نہیں کے بعد کسی جیز کو ازدغیرہ سے اپ کو تکلیف ہو گی اور اپ فوراً سر پر پہنچ جائے ہیں

یکین آجسٹس آہستہ عام کو اڑوں لور جیزو و کر خست کو اڑوں کے بھی آپ عادی ہو جائیں گے لور روز مرہ کی مصروفیت کی طرح پڑا رہا میں بھی ہجوم لور گاڑیوں کی پر پر شہزادوں کی فضائے میں ہمارے معاشرے کے عام انسان کی مانند گھوستے رہیں گے۔ اور پر شہزاد، ٹرینک کا اڑو حام، پے ڈنگ مو سقی، ٹکر سرکس لور گیاں، چیلڈزات، لاؤڈ آپنکر، پوپس کی سیٹیاں، دکانداروں کی فضیل گاڑیوں، آپ کے معمولات زندگی کی طرح معمولات نہ جائیں گی۔ یہ سب اڑاکان توچے کے اس مقام پر ہوئے سے ممکن ہے کہ آپ کو دنیا وہیں اس پاس کی خر سکندر ہے۔ جیسے تمام خواہی آپ کی یکسوئی میں ساگے ہوں۔ اے چنہ دل گریں چاہوں

ہر چیز مقابل گاۓ

جب آپ ان مدارج میں ترقی کرتے جائیں۔ لور روانی صلاحیت کام کرنے لگیں گوپہ من جائیں تو اپنی ان صلاحیتوں لور بھیب کاموں کے کرنے کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ ڈھنڈو وہ دن چینیں بندو و چنپ کرتے رہیں لوگوں میں شنی بھارنے سے گریز کریں ان باتوں اور خیالی راہوں کا اکابر آپ کے لئے نقصان دہ ہو گا صلاحیت سلب ہو سکتی ہے اور تمام عمر کی طرح ہاتھ ملٹے رہیں گے۔

اس سفر مرابقہ کے ساتھ ہی کتاب "خیال و سائنس" کے اختتام کے لئے الفاظ سیمیٹ رہا ہوں مدد و فیض کے کتاب میں خالصتاً مغز مقصد اور مطلب کوہاں کیا ہے۔ یہ چاہٹا لوں اور قیامتات کو تکمیل صرف کیا ہے۔ خواہ خواہ کے طوالت سے مقصد میان فوت ہو جاتا ہے کوئی پسلو و ضاحت طلب ہو گی کی بات، امر میں راہ نہماں کی ضرورت ہو ہر شانی پر بدر یہ جو جالی لفاذ اپنے سوال کے جواب لور شوق کا حق گھوڑ رکھتے ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ قارئین و شاکرین کی وعائیں لور اللہ چارک و تھانی کی رضاوار

زندگی کی وسائل حال رہی تو انہوں کی تصنیفات میں بھی نادرو ڈاپ بھلی علوم کی مخصوص خدمت کی کوشش کروں گا۔ اللہ آپ کوئی مقاصد میں سرخورد فرمائے۔

تست بالآخر
دعاوں کا طالب
ازلی گنگا
خالد خان خلیل
خطو تکمیل: یحییٰ محمد خان خلیل روڈ کوئٹہ پاکستان

دسمبر ۱۹۹۶

مرچو

بر رحم فرمائے آہین



خالد خان خلوی



کی دیگر انمول بے نقطہ تصانیف

فانوس المیز

علم المیز کے نیا بہ نادر آسان اور سلیمانی کاموں کا بیان جو ہر درجہ میں خفیہ رکھے گئے



فاذکرینی آذکر کشم (تم مجھے یاد کرو میں چیس یاد کروں گا)۔ القرآن اعظم کے سرہ دراز پر سیر حاصل بہت وحیتن، اسم اعظم استخراج کرنے کے قواعد، اپنے غرض و مقصد لور کام کے مطابق اسماعیلی کا بیان اور درود

قرآن دوکشنری

کسی بھی دینی و دینیوی معاملے میں قرآن کیا کہا ہے؟ ہر سوال اور سچتے کا جواب ایک طرح قرآن پاک کی دوکشنری جس میں پورے قرآن مجید کے مضامین ایجاد کی ترتیب سے ہر بارے اور مسئلے میں صرف اردو ترجمہ سے بیان کے گئے ہیں تاکہ مسلم اور غیر مسلم ہر کوئی اس بے نقطہ دوکشنری سے استفادہ کر سکے اس نویسیت کی دوکشنری پہلی بار آپ کی نظر وہ سے گذرے گی۔

ادارہ روحانی سائنس بیرونی مساجد خلیلی روڈ کوئٹہ پاکستان
فون: 840565